سُنَنُ النَّبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ

آیۃ اللہ علامہ سید محمد حسین طباطبائی رحمہ اللہ

مترجم: کرّار حسین اظہری مبارکپوری ہندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

102

معاونت تحقیق

سُنَنُ النَّبِی

مؤلف

آیت اللہ علامہ سید محمد حسین طباطبائی (رحمۃ اللہ علیہ)

مترجم

کرّار حسین اظہری مبارکپوری ہندی

سنن النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مؤلف: آیت اللہ سید محمد حسین طباطبائی (رحمۃ اللہ علیہ)

مترجم: کرار حسین اظہری مبارک پوری (ہندی)

ناشر: انتشارات مرکز جہانی علوم اسلامی (قم، ایران)

پہلا ایڈیشن: ۱۴۲۸ھ مطابق: ۲۰۰۷ء، ۱۳۸۶ھ شمسی.

تعداد: ۲۰۰۰

ISBN:978-964-8961-84-3

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ:

ایران: قم، بلوار بہار، جب ہتل الزہرا علیہا السلام، انتشارات مرکز جہانی علومی اسلامی.

تلفکس: 0098251\7749875

E-mail:public-relations@Qomicis.com

www.eshraaq.com

عرض ناشر

باسمہ تعالیٰ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ کوئی مسلمان اس حالت میں دنیا سے چلا جائے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام سنتوں کو چاہے ایک ہی بار سہی انجام نہ دیئے ہو''.

خداوند حکیم نے قرآن کریم میں پیغمبر اسلامؐ کے وجود مبارک کو تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ اور بہترین عملی نمونہ بتایا ہے چونکہ پورے اسلامی معاشرہ کو مختلف شخصی و شخصیتی مراحل میں آنحضرتؐ کی اقتدا کی ضرورت ہے لہٰذا آپ کی سیرت اور عملی طور طریقوں کا جاننا ضروری ولازمی ہے.

اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت علامہ طباطبائی (علیہ الرحمہ) نے کتاب ''سنن النبی'' کو تالیف فرمایا آپ نے اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے متعلق بعض احادیث کو جمع کیا اور پیغمبر اسلامؐ کی زندگی کے

مختلف گوشوں سے متعلق روایات کواس انداز سے بیان کیا ہے کہ آپ کی روزمرہ کی راہ وروش اچھی طرح معلوم ہو جائے۔

جس بات سے اس کتاب کی مزید افادیت ظاہر ہوتی ہے وہ یہ کہ خود یہ عالی قدر حکیم وعارف ایک بلند درجہ محدث اور بہت مشہور عالم ہیں اس سے اس کتاب کی روایات کا اعتبار کئی سو گنا بڑھ جاتا ہے۔

پیغمبر اسلامؐ کے کچھ دوسرے ماثورہ آداب وسنن جو اختصار کی وجہ سے اس کتاب میں نہیں بیان کئے گئے تھے انھیں "مستدرک" [ملحقات، ضمیمہ جات] کی صورت میں حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے محمد ہادی فقہی نے علامہ علیہ الرحمہ سے اجازت لے کر اضافہ کردیا اس طرح یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب بن گئی۔

جناب حجۃ الاسلام والمسلمین کرار حسین اظہری ہندوستانی جو "مرکز جہانی علوم اسلامی" کے ایک طالب علم ہیں انھوں نے کتاب "سنن النبی" کا اردو میں ترجمہ کیا موصوف اور دیگر جن حضرات نے بھی اس کتاب کو آخری مرحلہ تک پہنچانے میں تعاون کیا ہم شکریہ کے ساتھ ان تمام افراد کی قدردانی کرتے ہوئے خداوند متعال سے ان کے لئے مزید توفیق کی دعا کرتے ہیں۔

معاونت پژوہش مرکز جہانی علوم اسلامی

ادارۂ کل برنامہ ریزی وساماندہی تحقیقات

۱۳۸۵/۸/۱۱ شمسی، ۱۰/شوال ۱۴۲۷ھ قمری

فہرست عناوین

مقدمہ مولف ۱۱

پہلا باب شمائل و اخلاق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۵

دوسرا باب آداب معاشرت ۴۹

ضمیمہ آداب معاشرت ۶۲

تیسرا باب آداب نظافت و زینت ۹۱

ضمیمہ نظافت و زینت ۹۹

چوتھا باب آداب سفر ۱۰۷

ضمیمہ آداب سفر ۱۱۰

پانچواں باب آداب لباس ۱۱۵

ضمیمہ آداب لباس ۱۲۳

چھٹا باب آداب مسکن ۱۲۷

ضمیمہ آداب مسکن ۱۲۸

ساتواں باب آداب خواب و بستر ۱۳۱
ضمیمۂ آداب خواب و بستر ۱۳۲
آٹھواں باب آداب نکاح و تربیت اولاد ۱۳۷
ضمیمۂ آداب نکاح و تربیت اولاد ۱۴۰
نواں باب آداب طعام و سفرہ ۱۴۹
ضمیمۂ اطعمہ واشربہ ۱۶۵
دسواں باب آداب خلوت و بیت الخلا ۱۷۵
ضمیمۂ آداب خلوت ۱۷۸
گیارہواں باب آداب مُردگان ۱۸۱
ضمیمۂ آدابِ مُردگان ۱۸۶
بارہواں باب آداب معالجہ ۱۹۳
ضمیمۂ آداب معالجہ ۱۹۵
تیرہواں باب آداب مسواک ۱۹۹
ضمیمۂ آدابِ مسواک ۲۰۱
چودہواں باب آداب وضو ۲۰۳
ضمیمۂ آدابِ وُضو ۲۰۶
پندرہواں باب آداب غسل ۲۰۹
ضمیمۂ آداب غسل ۲۱۱
سولہواں باب آداب نماز ۲۱۳
ضمیمۂ آداب نماز ۲۳۵

سترہواں باب آداب روزہ ۲۵۳
ضمیمہ آداب روزہ ۲۵۹
اٹھارہواں باب آداب اعتکاف ۲۶۵
انیسواں باب آداب صدقہ ۲۶۷
ضمیمہ آداب صدقہ ۲۶۸
بیسواں باب آداب تلاوت قرآن ۲۷۱
ضمیمہ آداب تلاوت قرآن ۲۷۳
اکیسواں باب آداب ادعیہ واذکار ۲۷۹
ضمیمہ ادعیہ واذکار ۳۰۳
ضمیمہ آداب حج ۳۲۷
متفرق ضمیمے ۳۳۰
ضمیمہ شمائل واخلاق ۳۳۳
منابع وحواشی ۳۵۵

۲۵۹۔ مانگ نکالنا

کافی میں مروی ہے کہ عمر بن ثابت ناقل ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ سر کے بالوں میں مانگ نکالنا سنت ہے کیا یہ صحیح ہے؟ امام علیہ السلام نے تعجب سے فرمایا: کیا یہ کام بھلا سنت ہو سکتا ہے؟!

میں نے عرض کیا: لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے مانگ نکالی تھی. امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگ نہیں نکالی تھی اور کسی نبی نے بھی اپنے سر کے بالوں کو اتنا زیادہ نہیں بڑھایا تھا کہ مانگ نکالنے کی ضرورت پڑتی. [۳۲]

یہ حدیث مکارم الاخلاق میں بھی ہے. [۳۳]

۲۶۰۔ مانگ نکالنا

کافی میں مروی ہے: ایوب بن ہارون ناقل ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر کے بالوں میں مانگ نکالتے تھے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں! کیونکہ جب آنحضرتؐ کے بال بڑھ جاتے تھے تو کانوں کی لو سے آگے نہیں پہونچتے تھے. [۳۴]

مکارم الاخلاق میں بھی یہ روایت موجود ہے. [۳۵]

۲۶۱۔ سر کے بالوں کا تراشنا

صفوانی کی کتاب التعریف میں منقول ہے: سر کے بال تراشنے میں پیشانی کے حصہ سے شروع کرنا انبیاء (علیہم السلام) کی سنت ہے. [۳۶]

اس مضمون کو زید نرسی نے اپنی کتاب ''اصل'' میں امام ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے. [۳۷]

۲۶۲۔ کیا پیغمبرؐ مانگ نکالتے تھے؟

کافی میں مروی ہے: ابو بصیرؒ ناقل ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: کیا سر کے بیچ میں مانگ نکالنا سنت ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں! میں نے پھر عرض کیا: کیا آنحضرتؐ نے کبھی مانگ نکالی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: جب حضرتؐ نے مانگ نکالی تو کیا پھر یہ ممکن ہے کہ سنت نہ بنے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: جن حالات و ماحول میں آنحضرتؐ تھے اگر کوئی دوسرا ہوتا تو اسے بھی حضرتؐ کی طرح مانگ نکالنا پڑتی!

میں نے عرض کیا: آنحضرتؐ کیسے حالات میں تھے؟

۲۶۳۔ آنحضرتؐ کا وقتی عمل

امام علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ نے ہجرت کے چھٹے سال مدینہ منورہ سے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا، حج کا احرام باندھا اور قربانی کا جانور بھی اپنے ساتھ لے کر گئے لیکن کفار مکہ نے داخل ہونے سے روکا جیسا کہ قرآن میں ہے: لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ: یقیناً خدا نے اپنے نبیؐ کو سچا خواب دکھایا ہے کہ ان شاء اللہ تم لوگ ضرور مسجد الحرام میں امنیت کے ساتھ داخل ہوگے اس وقت تمھارے سر منڈے اور ناخن کٹے ہوئے ہوں تم لوگ خوف نہ کرنا۔ (فتح: ۴۸ / ۲۷)

آنحضرتؐ یہ سمجھ گئے کہ بہت جلد سلامتی کے ساتھ مکہ معظمہ میں داخل ہوں گے لہٰذا انھوں نے اپنے بالوں کو چھوٹا نہ کیا اور جس وقت سے حج کا احرام باندھا دوسرے سال تک سر کے بال ویسے ہی رہے (لہٰذا مجبوراً مانگ نکالی) لیکن مناسک

حج انجام دینے اور سر کے بال مونڈنے کے بعد پھر آنحضرتؐ نے بالوں کو بڑھنے نہ دیا اس واقعہ سے پہلے بھی حضورؐ اپنے بالوں کو اس قدر نہیں بڑھاتے تھے کہ مانگ نکالنے کی ضرورت پڑے۔[۳۸]

۲۶۴۔ سر اور داڑھی میں خضاب

اسی کافی میں ہے: حفص اعور ناقل ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا داڑھی اور سر کے بالوں میں خضاب لگانا سنت ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں![۳۹]

طبرسیؒ نے بھی مکارم میں اس معنی کی روایت کی ہے۔[۴۰]

۲۶۵۔ بدن کے سات (۷) اجزاء کو دفن کرنا

خصال میں عائشہ سے مروی ہے: آنحضرتؐ یہ حکم دیتے تھے کہ انسان کے بدن کی یہ سات (۷) چیزیں زمین کے اندر دفن کی جائیں: بال، ناخن، خون، حیض، بچہ دانی، دانت، علقہ۔ (یعنی حمل: جو خون بن کر جم گیا ہو)[۴۱]

۲۶۶۔ بغل کے بالوں کا تراشنا

کافی میں مروی ہے: عبداللہ بن ابی یعفور ناقل ہیں کہ ہم نے مدینہ میں زرارہؒ سے بغل کے بالوں کو نوچنے اور تراشنے کے متعلق بحث کی میں کہتا تھا:

تراشنا نوچنے سے بہتر ہے۔

زرارہؒ کہتے تھے: نوچنا تراشنے سے بہتر ہے۔

ہم دونوں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیت الشرف کی طرف چل پڑے

اجازت کے بعد داخل ہوئے دیکھا امام علیہ السلام حمام میں ہیں بغل کے بالوں کو صاف کرنے کے لئے نورہ لگا رکھا ہے میں نے زرارہؒ سے کہا: کیا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ نورہ لگانا تمھارے لئے (بعنوان دلیل) کافی نہیں ہے؟

زرارہؒ نے کہا: شاید یہ کام صرف امام علیہ السلام سے مخصوص ہو اور دوسرے کے لئے جائز نہ ہو.

اسی دوران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا:

''کس چیز کے متعلق بحث کر رہے تھے؟''

میں عرض کیا: ہم دونوں بغل کے بالوں کو نوچنے اور تراشنے کے متعلق بحث کر رہے تھے زرارہؒ کہتے تھے! نوچنا بہتر ہے اور میں کہتا تھا: تراشنا بہتر ہے.

امام علیہ السلام نے فرمایا: ''تمھاری بات سنت کے مطابق ہے زرارہؒ نے یہاں پر خطا کی ہے.''

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''بغل کے بالوں کا تراشنا، نوچنے سے بہتر ہے اور نورہ لگا کر صاف کرنا تراشنے سے بہتر ہے.'' [۴۲]

شیخ صدوقؒ نے بھی علل میں اس کی روایت کی ہے. [۴۳]

۲۶۷۔ایک دن چھوڑ کر عطر لگانا

اسی کافی میں نبیؐ سے مروی ہے: جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: ایک دن کا فاصلہ دے کر خوشبو لگاؤ جمعہ کو قطعاً ترک نہ کرو. [۴۴]

۲۶۸۔خوشبو کے استعمال پر حسنہ

مکارم الاخلاق میں مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

یا علی! (علیہ السلام) ہر جمعہ کو ضرور عطر لگانا کیونکہ سنت ہے، جب تک تم سے خوشبو نکلتی رہے گی تمھارے لئے نیکی لکھی جاتی رہے گی۔ [۴۵]

۲۶۹۔ زعفران کو واپس نہ کرنا

اسی مکارم میں انس بن مالک سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کو خوشبو دار پھل پیش کیا جاتا تو اسے لے کر سونگھنے کے بعد لانے والے کو واپس کر دیتے تھے لیکن مرزنجوش[۴۶] (زعفران) کو سونگھنے کے بعد اپنے پاس رکھ لیتے تھے۔ [۴۷]

۲۷۰۔ روز جمعہ کے آداب

بحار میں شہید ثانی کے رسالہ سے منقول ہے: آنحضرتؐ ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے لئے بیت الشرف سے نکلنے سے پہلے اپنے ناخن کاٹ لیتے تھے اور مونچھیں چھوٹی کر لیتے تھے۔ [۴۸]

۲۷۱۔ سب سے پسندیدہ تحفہ

منتخب میں شیخ فخر الدینؒ نے نقل کیا ہے: ایک نصرانی (مسیحی) کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا: آنحضرتؐ کو سب سے زیادہ کون سا تحفہ پسند ہے؟ انھوں نے کہا: عطر، آپ کو بہت زیادہ پسند تھا۔ [۴۹]

۲۷۲۔ سر اور بدن کی پانچ پانچ سنتیں

خصال میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے: سر اور بدن میں پانچ پانچ چیزیں سنت ہیں سر والی پانچ (۵) چیزیں یہ ہیں: مسواک کرنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، مانگ نکالنا، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

بدن والی پانچ (۵) چیزیں یہ ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کا صاف کرنا،

بغل کے بالوں کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا، استنجاء. (طہارت، آبدست لینا، مخرج کو پانی سے پاک کرنا). [۵۰]

۲۷۳۔ جمعہ کی سات (۷) سنتیں

فقہ الرضا علیہ السلام میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے: جمعہ کے دن سات (۷) چیزیں سنت ہیں انھیں انجام دو: عورتوں سے ہمبستری، گل ختمی سے سر اور داڑھی کو دھونا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن کاٹنا، لباس تبدیل کرنا اور عطر لگانا. [۵۱]

۲۷۴۔ روز جمعہ کی نظافت

شہید ثانیؒ نے رسالۂ اعمال روز جمعہ میں لکھا ہے: آنخضرتؐ جمعہ کے دن نماز کے لئے ناخن کاٹتے اور مونچھیں چھوٹی کرتے تھے. [۵۲]

۲۷۵۔ جمعہ کے دن عطر لگانا

کتاب العروس میں جعفر بن احمد نے آنخضرتؐ سے روایت کی ہے: میرے دوست جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے تاکید کی ہے کہ ایک دن فاصلہ دے کر عطر لگاؤں اور جمعہ کے دن اسے ترک نہ کروں. [۵۳]

۲۷۶۔ صلوات، جمعہ کی ایک سنت ہے

اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ہر جمعہ کو محمد وآل محمد علیہم السلام پر ایک ہزار مرتبہ اور جمعہ کے علاوہ دوسرے دنوں میں سو مرتبہ صلوات بھیجنا سنت ہے. [۵۴]

یہ روایت، تہذیب میں بھی ہے. [۵۵]

باب ۴
آداب سفر

سفر سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن و آداب

۲۷۷۔ جمعرات کا سفر
فقیہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جمعرات کے دن سفر کرتے تھے۔[۱]

۲۷۸۔ سفر میں پانچ چیزوں کی تاکید
امان الاخطار اور مصباح الزائر میں ابن طاؤسؒ سے مروی ہے: آنحضرتؐ مسافرت میں پانچ (۵) چیزیں اپنے ساتھ رکھتے تھے: آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، مسواک، دوسری روایت میں قینچی کا بھی اضافہ ہے۔[۲]

۲۷۹۔ نشاط وخوشی سے قدم اٹھانا

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرتؐ اس طرح نشاط وخوشی سے قدم بڑھاتے تھے کہ ناتوانی ظاہر نہیں ہوتی تھی۔[۳]

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: بہت سی روایات میں یہ بات گزر چکی ہے کہ راستہ چلتے وقت آنحضرتؐ تھوڑا سا آگے کی طرف جھکے ہوئے ہوتے تھے اس شخص کے مانند جو کسی نشیب میں اترتا ہے۔

۲۸۰۔ پالان دار گدھے کی سواری

اسی کتاب میں مذکور ہے: آنحضرتؐ صرف پالان دار گدھے پر سوار ہونا پسند فرماتے تھے۔[۴]

۲۸۱۔ ایک راستہ سے جانا دوسرے سے آنا:

کافی میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ صبح کے وقت جب ''منیٰ'' سے روانہ ہوتے تھے تو ''ضَب'' کے راستہ سے آتے اور مشعر وعرفہ کے راستے سے واپس جاتے تھے اور عام طور سے آپ جس راستہ سے جاتے واپسی میں دوسرے راستہ سے آتے تھے۔[۵]

۲۸۲۔ مقصد وسفر جنگ کو چھپانا

بحار میں مروی ہے: جب آنحضرتؐ کسی جنگ کا ارادہ فرماتے تو لوگوں سے اپنا مقصد پوشیدہ رکھتے صرف کنایہ واشارہ فرماتے تھے۔[۶]

۲۸۳۔ بلندی و پستی کے اذکار

فقیہ میں مروی ہے: آنحضرتؐ سفر کے دوران جب کسی بلندی سے پستی کی طرف آتے تو یہ ذکر پڑھتے تھے: سُبْحَانَ اللّٰہِ اور جب بلندی پر چڑھتے تو یہ ذکر پڑھتے تھے: اَللّٰہُ اَکْبَر۔ [۷]

۲۸۴۔ نماز کے لئے زمین کی گواہی

لُبّ اللباب میں مروی ہے: جب آنحضرتؐ ایک منزل (جگہ) سے دوسری منزل کی طرف کوچ کرتے تو دو رکعت نماز پڑھ کر فرماتے تھے: ''میں سوچتا ہوں کہ یہ زمین میری نماز کی گواہی دے۔'' [۸]

۲۸۵۔ توشۂ تقویٰ

فقیہ میں منقول ہے: جب آنحضرتؐ سفر پر جانے والے مومنین کو رخصت کرتے تو فرماتے تھے: زَوَّدَکُمُ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَ وَجَّھَکُمْ اِلٰی کُلِّ خَیْرٍ وَّ قَضٰی لَکُمْ کُلَّ حَاجَۃٍ وَّ سَلَّمَ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ دُنْیَاکُمْ وَ رَدَّکُمْ اِلَیَّ سَالِمِیْنَ : خداوند عالم تمھارے لئے تقویٰ کو زادراہ قرار دے، تمھیں ہر بھلائی نصیب کرے، حاجات پوری کرے، تمھارے دین و دنیا کی حفاظت کرے، تمھیں صحیح و سلامت میرے پاس واپس لوٹائے۔'' [۹]

۲۸۶۔ دعائے وداع

محاسن میں ہے: آنحضرتؐ نے ایک آدمی کو رخصت کیا تو اس کے لئے اس طرح دعا کی: اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَ زَوَّدَکَ زَادَ التَّقْوٰی وَ

مقدمہ مؤلف

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سیدنامحمد و آلہ الطاھرین اجمعین.

علامہ سید محمد حسین طباطبائیؒ اپنی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

یہ خدا کا لطف اور اس کی عنایت ہے کہ اس نے اس کتاب کی تالیف کے اسباب فراہم کئے مسلمان راویوں نے ہمارے آقا و مولا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب وسنن کو بیان کیا ہے ہم نے اپنی فرصت کے مطابق انھیں انتخاب کر کے جمع کیا ہے خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آنحضرتؐ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے.

قرآن میں خدا کا ارشاد ہے:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ.(احزاب:۳۳/۲۱)

خود آنحضرتؐ نے اپنی وصیت میں حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

وَالسَّادسة الاخذ بسنّتی فی صلاتی وصیامی وصدقتی: میری

وَجّھکَ لِلْخَیرِ حَیثُ تَوَجّھتَ: میں نے تمھارے دین اور امانت کو خدا کے حوالہ کیا، خدا تمھارے لئے تقویٰ کو توشہ قرار دے اور بھلائی نصیب کرے.

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہماری طرف توجہ کی اور فرمایا: ''آنحضرتؐ حضرت علی علیہ السلام کو اسی طرح رخصت کرتے تھے پھر روانہ کردیتے تھے.'' [۱۰]

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: سفر کے لئے رخصت کے وقت آنحضرتؐ جو دعائیں پڑھتے تھے اس کے متعلق بہت سی روایات ہیں اور سب میں زبردست اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود بھی کہا جا سکتا ہے کہ خدا سے پیغمبر اکرمؐ کی یہ دعا ہوتی تھی کہ سلامت رہ کر غنیمت کے ساتھ پلٹو.

۲۸۷۔ حاجیوں کے لئے دعا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: مکہ سے واپس ہونے والوں کے لئے آنحضرتؐ اس طرح دعا فرماتے تھے: تَقَبَّلَ اللّٰهُ نُسُکَکَ وَغَفَرَ ذَنبَکَ وَاَخلَفَ عَلَیکَ نَفَقَتَکَ: خداوند عالم تمھارے حج کے اعمال قبول فرمائے، گناہوں کو بخش دے اور جو کچھ خرچ کیا ہے اس کا معاوضہ دے. [۱۱]

ضمیمۂ سفر

۲۸۸۔ جمعرات کا سفر

محاسن میں ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن ابی کرام سے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ تم جمعرات کو سفر کے لئے اپنے گھر سے نکلو کیونکہ جب آنحضرتؐ دشمن

سے جنگ کے لئے نکلتے تھے تو جمعرات کا دن ہوتا تھا۔ [۱۲]

۲۸۹۔ زوجہ کو ساتھ لے جانا

مجموعہ ورّامؒ میں مروی ہے: جب آنحضرتؐ سفر کے لئے جاتے تو اپنی تمام بیویوں کے نام قرعہ نکالتے جس زوجہ کے نام قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ [۱۳]

یہ روایت، مجمع البیان اور اختصاص میں بھی ہے۔ [۱۴]

۲۹۰۔ ساتھی کے ساتھ مسافرت:

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ کوئی شخص بھی بغیر کسی ساتھی کو لئے سفر کرے۔ [۱۵]

۲۹۱۔ زادِ راہ، نفس کی پاکیزگی کا باعث

محاسن میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: سفر کی ایک سنت یہ ہے کہ جب کچھ لوگ سفر پر جائیں تو سفر کے اخراجات اور غذا اپنے ساتھ لے کر جائیں کیونکہ یہ عمل ان کے نفس کی پاکیزگی اور اخلاق کی اچھائی کا باعث ہے۔ [۱۶]

یہ روایت، فقیہ میں بھی ہے۔ [۱۷]

۲۹۲۔ لوازمات سفر

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرتؐ سفر میں یہ چیزیں اپنے ساتھ رکھتے تھے: بدن پر مالش کے لئے ایک شیشی میں تیل، سرمہ دانی، قینچی، مسواک، کنگھی۔

دوسری حدیث میں یہ اضافہ ہے: دھاگہ، کپڑے کے لئے مخصوص سوئی، نعلین

کے لئے مخصوص سوئی.[۱۸]

۲۹۳۔دعائے سفر

اسی کتاب میں ہے:انس ناقل ہیں کہ آنحضرتؐ یہ دعا پڑھے بغیر سفر شروع نہیں کرتے تھے:اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ، اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَآاَھَمَّنِیْ وَمَااَھْتَمُّ لَہٗ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ،اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ وَوَجِّھْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ حَیْثُمَا تَوَجَّھْتُ.[۱۹]

۲۹۴۔سفر میں تیزی

معانی الاخبار میں ہے:آنحضرتؐ سفر میں تیزی کے ساتھ چلتے تھے جب وسیع بیابان میں پہنچتے تو اپنی رفتار اور زیادہ بڑھا دیتے تھے.[۲۰]

یہ روایت، اختصاص میں بھی ہے.[۲۱]

۲۹۵۔رخصت کے وقت ہاتھ پکڑنا

محاسن وفقیہ اور مکارم میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے:آنحضرتؐ جب کسی مسافر کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر دعا کرتے تھے.[۲۲]

۲۹۶۔آنحضرتؐ کا عصا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے:آنحضرتؐ کے پاس ایک عصا تھا جس کا نچلا حصہ نوکدار لوہے کا تھا اس پر ٹیک لگاتے تھے اسی کو لے کر نماز عید پڑھاتے اور سفر میں نماز پڑھتے وقت اسے اپنے آگے رکھتے تھے.[۲۳]

۲۹۷۔ مومن کی علامت، سنت پر عمل کرنا ہے

کتاب مکارم میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: حَمْلُ الْعَصَاءِ عَلامَةُ الْمُومِنِ وَ سُنَّةُ الْاَنْبِيَآءِ : اپنے ساتھ عصا رکھنا مومن کی علامت اور انبیاء (علیہم السلام) کی سنت ہے. [۲۴]

اس مضمون کی روایت عوارف المعارف میں بھی ہے. [۲۵]

۲۹۸۔ عصا پر ٹیک لگانا

عوارف میں مروی ہے: عصا پر ٹیک لگانا اخلاق انبیاء (علیہم السلام) ہے. [۲۶]

فقیہ اور محجۃ البیضاء میں بھی اس مضمون کی روایت ہے. [۲۷]

۲۹۹۔ سفر سے واپسی

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ دن میں چاشت کے وقت (ظہر سے پہلے) سفر سے واپس آتے تھے. [۲۸]

۳۰۰۔ گرم ہوا میں استراحت

محجۃ البیضاء میں منقول ہے: آنحضرتؐ سفر میں ہوا گرم ہوتے وقت اسراحت کے لئے سواری سے اتر جاتے تھے پس یہ سنت ہے آنحضرتؐ اکثر رات میں سفر کرتے تھے. [۲۹]

۳۰۱۔ سفر میں سونا

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ سفر میں جب رات کے ابتدائی حصہ میں سوتے تھے تو اپنے داہنے ہاتھ پر سر رکھ کر سوتے تھے اور اگر رات کے آخری حصہ میں سوتے تھے تو اپنے ہاتھ کو بلند کرتے تھے اور سر مبارک کو ہتھیلی پر رکھ کر سوتے تھے. [۳۰]

۳۰۲۔صبح سویرے سفر کا آغاز

عوارف میں منقول ہے: سنت یہ ہے کہ انسان صبح سویرے سفر کا آغاز کرے اور دن جمعرات کا ہو. [۳۱]

۳۰۳۔سفر میں پانی رکھنے کی تاکید

اسی کتاب میں ہے: سفر میں مشک رکھنا سنت ہے. [۳۲]

۳۰۴۔حج سے واپسی کی دعا

عوارف میں ہے: جب آنحضرتؐ سفر حج یا جنگ سے لوٹتے تو ہر بلند زمین پر پہنچ کر تین (۳) مرتبہ اللہُ اَکْبر کہتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. [۳۳]

محجۃ البیضاء میں بھی اس مضمون کی روایت ہے. [۳۴]

۳۰۵۔گھر سے پہلے مسجد میں جانا

اسی کتاب میں ہے: جب آنحضرتؐ سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اس کے بعد گھر جاتے تھے. [۳۵]

فیض کاشانیؒ نے بھی اس مضمون کی روایت کی ہے. [۳۶]

باب ۵

آداب لباس

لباس وغیرہ پہننے کے سلسلہ میں آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۳۰۶۔ سبز لباس پسند کرنا

احیاء العلوم میں مروی ہے: آنحضرتؐ کے لئے لنگی، اور پیراہن اور جبہ وغیرہ جیسا بھی لباس مہیا ہو جاتا تھا پہن لیتے تھے لیکن سبز رنگ کا لباس پسند فرماتے تھے.

۳۰۷۔ سفید لباس کی تاکید

آنحضرتؐ کا اکثر لباس سفید ہوتا آپ فرماتے تھے: اَلْبِسُوْهَا اَحْيَاكُمْ وَ كَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ: زندہ لوگوں کو سفید لباس پہناؤ اور اپنے مُردوں کو بھی سفید کپڑوں کا کفن دو!

آنحضرتؐ جنگ اور دیگر حالات میں بھی ایسی قبا پہنتے تھے جو لایہ دار (اندر سے بھری ہوئی) رہتی تھی حضورؐ کے پاس سندس (دیبا) کی ایک سبز قبا تھی جب آپ اسے زیب تن فرماتے تو آپ کے سفید رنگ پر خوب بھاتی تھی.

۳۰۸۔ پیراہن کے اوصاف

آنحضرتؐ کے سارے لباس کی لمبائی ٹخنوں کے اوپر تک ہوتی تھی، لنگی اس سے بھی اوپر آدھی پنڈلی تک کی ہوتی تھی، حضرتؐ کا پیراہن مشدود الازار (کمر کے پٹکے سے بندھا ہوا) ہوتا تھا اکثر نماز وغیرہ میں لنگی کھول دیتے تھے جو پیراہن تمام لباسوں کے اوپر پہنتے تھے وہ زعفران سے رنگا ہوا تھا اکثر اوقات صرف اسی ایک لباس کو پہن کر نماز جماعت پڑھاتے تھے اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ کے جسم مبارک پر صرف ایک ہی چادر ہوتی تھی.

۳۰۹۔ لباس میں سادگی

آنحضرتؐ کے پاس ایک پرانی پیوند لگی ہوئی چادر تھی اسے اوڑھ کر فرماتے تھے: میں ایک غلام ہوں اور غلاموں جیسا لباس پہنتا ہوں حضرتؐ کے پاس جمعہ کے لئے دو مخصوص لباس تھے یہ دونوں ان لباسوں کے علاوہ تھے جنھیں آپ جمعہ کے علاوہ دیگر ایام میں زیب تن فرماتے تھے، کبھی صرف ایک لنگی پہنتے تھے اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا لباس نہیں ہوتا تھا اور اس کے دونوں سروں کو دونوں شانوں کے درمیان گرہ دے دیتے تھے اکثر اسی حالت میں نماز جنازہ بھی پڑھاتے تھے، اکثر بیت الشرف کے اندر ایک لنگی لپیٹ کر نماز پڑھ لیتے تھے اسی لباس کو مجامعت کے لئے بھی استعمال کرتے تھے، اکثر لنگی پہن کر نماز شب پڑھتے تھے اور کبھی لباس (چادر) کے ایک

کنارے کو اپنے تن پر لپیٹ کر دوسرے کنارے کو اپنی کسی بیوی کے اوپر ڈال دیتے اور راسی حالت میں نماز پڑھتے تھے.

۳۱۰۔ خوبصورت لباس کو بخش دینا

آنحضرتؐ کے پاس ایک کالی عبا تھی جسے آپ نے کسی کو بخش دیا ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر فدا ہو جائیں وہ عبا کیا ہو گئی؟

فرمایا: میں نے بخش دی.

ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: آپ کے سفید بدن پر وہ کالی کالی بہت بھلی لگتی تھی.

۳۱۱۔ معمولی لباس

انس بن مالک کا بیان ہے: میں نے آنحضرتؐ کو اکثر دیکھا کہ جب انھوں نے ہمیں نماز ظہرین پڑھائی تو ان کے جسم مبارک پر صرف ایک عبا تھی جس کے دونوں طرف کا حصہ گرہ لگا ہوا تھا.

۳۱۲۔ خط پر مہر لگانا تہمت سے بہتر ہے

آنحضرتؐ کے پاس ایک انگوٹھی تھی اسی سے خطوط پر مہر لگاتے اور فرماتے تھے: اَلْخاتَمُ عَلَی الْکِتابِ خَیْرٌ مِنَ التُّهَمَةِ: خط پر مہر لگانا تہمت سے بہتر ہے.

۳۱۳۔ عرقچین (ٹوپی)

آنحضرتؐ کبھی عمامہ کے نیچے اور کبھی بغیر عمامہ کے عرقچین (معمولی، سادی ٹوپی) لگاتے تھے کبھی ٹوپی کو سر مبارک سے اتار کر اسے اپنے سامنے آڑ کے طور پر رکھ کر نماز پڑھتے

اور جب عمامہ نہیں ہوتا تو سر مبارک اور پیشانی پر عِصابہ (رومال) باندھ لیتے تھے.

۳۱۴۔سحاب نامی عمامہ کی بخشش

آنحضرتؐ کے پاس ''سحاب'' نام کا ایک عمامہ تھا جسے آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو بخش دیا جب حضرت علی علیہ السلام وہ عمامہ لگا کر تشریف لاتے تو آپ فرماتے تھے: علی (علیہ السلام) تمھارے پاس ''سحاب'' کے ساتھ آئے ہیں.

۳۱۵۔لباس پہننے کی دعا

آنحضرتؐ لباس کو ہمیشہ داہنی طرف سے پہنتے تھے اور اس وقت یہ دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَااُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ: آپ لباس کو بائیں طرف سے اتارتے تھے.

۳۱۶۔پرانا لباس بخشنا

آنحضرتؐ جب نیا لباس زیب تن فرماتے تو اپنا پرانا لباس مسکین کو دے دیتے تھے اور فرماتے تھے: جو مسلمان خدا کی خوشنودی کے لئے اپنا پرانا لباس کسی مسلمان کو دے دے گا تو جب تک اس فقیر کے بدن پر لباس رہے گا وہ خدا کی ضمانت، حفاظت وبھلائی میں رہے گا خواہ لباس دینے والا زندہ رہے یا مر چکا ہو.

۳۱۷۔آنحضرتؐ کی گدّی

آنحضرتؐ کے پاس چمڑے کا ایک گدا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اس کی لمبائی تقریباً دو ہاتھ اور چوڑائی تقریباً ایک ہاتھ، ایک بالشت تھی.

۳۱۸۔ آنحضرتؐ کی عبا

آنحضرتؐ کے پاس ایک عبا تھی جو دہری کر کے بچھا دی جاتی تھی آپ اسی پر نماز نافلہ ادا کرتے تھے، آپ چٹائی پر سوتے تھے اس پر کوئی چادر وغیرہ نہیں ہوتی تھی.

۳۱۹۔ ہر چیز کا نام رکھنا

آنحضرتؐ کی عادت تھی کہ حیوانات، اسلحے اور دوسری چیزوں کے نام رکھ دیتے تھے چنانچہ آپ کے علم و پرچم کا نام ''عقاب''؛ تلوار کا نام ''ذوالفقار'' تھا اور دوسری تلواروں کے یہ نام تھے: مِخذَم، رَسُوب، قضیب؛ تلوار کا دستہ چاندی کا تھا؛ کمر بند چمڑے کا تھا اس میں چاندی کے تین حلقے آویزاں تھے؛ کمان کا نام کَتُوم اور ترکش کا نام کافور تھا؛ ناقہ کا نام قُصوٰی تھا جسے عَضباء کہا جاتا تھا، خچر کا نام دلدل؛ گدھے کا نام یعفور اور جس بکری کا دودھ نوش فرماتے تھے اس کا نام عَینہ تھا.

۳۲۰۔ آب وضو سے تبرک و تیمن

آنحضرتؐ کے پاس مٹی کا ایک لوٹا تھا جس سے وضو کرتے اور پانی نوش فرماتے تھے لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو بھیجتے وہ بیت الشرف کے اندر داخل ہو کر لوٹے کا پانی پیتے، اپنے جسموں اور چہروں پر ملتے تھے تاکہ برکت حاصل ہو ان کے لئے کوئی روک ٹوک نہ تھی. [۱]

۳۲۱۔ سر پر عمامہ باندھنا

مروی ہے کہ آنحضرتؐ کے عمامہ کا کپڑا اتنا بڑا تھا کہ اسے تین یا پانچ بار لپیٹنا پڑتا تھا. [۲]

چھٹی وصیت یہ ہے کہ نماز، روزہ اور صدقہ میں میری پیروی کرنا اور میری سنت پر عمل کرنا.[۱]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ومن تادّب بادب اللہ اداہ ذالک الی الفلاح الدائم: جو شخص اپنے کو آداب الٰہی کے زیور سے آراستہ کرے خداوند عالم دائمی نجات کی طرف اس کی ہدایت فرماتا ہے.[۲]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی مسلمان دنیا سے اس حالت میں رحلت کر جائے کہ آنحضرتؐ کی سنتوں میں سے کوئی ایک سنت بھی باقی رہ گئی ہو وہ اسے ایک ہی بار سہی انجام نہ دے سکا ہو![۳]

یقیناً اصل مقصد تک انسان اسی وقت پہنچ سکتا ہے جب اپنے تمام اعمال میں آنحضرتؐ کی پیروی کرے اور اپنے کو حضرتؐ کے ظاہری و باطنی آداب سے آراستہ کرے صرف اسی صورت میں دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہو سکتی ہے.

اس کتاب میں مکروہات سے متعلق کوئی بات نہیں ہے کیونکہ حضورؐ نے کوئی مباح و مکروہ کام ہی انجام نہیں دیا اس پر عقلی و نقلی دلیلیں قائم ہیں.

ہم نے اس کتاب میں اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے احادیث کے اسناد کو حذف کر دیا ہے مسند و مرسل روایات میں تمیز دی ہے مراجعین کی آسانی کے لئے کتابوں اور مصنفین کے نام کو بھی بیان کر دیا ہے تا کہ اصل نقل شدہ روایات کی طرف رجوع کیا جا سکے.

ہم نے اس کتاب میں آنحضرتؐ کے شمائل کو بھی تبرکاً ذکر کیا ہے جب کہ یہ موضوع سے خارج ہے اس کو اس لئے بیان کیا ہے کہ اس میں حضورؐ کے کچھ اخلاق و آداب کی

۳۲۲۔عمامہ کے ساتھ نماز

غوالی میں مروی ہے: آنحضرتؐ سیاہ عمامہ لگا کر نماز پڑھتے تھے. [۳]

۳۲۳۔زرہ کا نام

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے: آنحضرتؐ دھاری دار ٹوپی لگاتے تھے آپ کی زرہ کا نام ''ذات الفضول'' تھا جس میں چاندی کے تین حلقے تھے ایک آگے تھا اور دو پیچھے تھے. [۴]

۳۲۴۔لباس شملہ ونمرہ

مکارم الاخلاق میں آنحضرتؐ کے لباس کے متعلق لکھا ہے: آپ شَمْلہ (بالدار بڑا تولیہ) اور نَمرہ (پشمی لباس جس پر سیاہ وسفید دھاریاں ہوں) کو لنگی کے طور پر استعمال کرتے تھے چونکہ نمرہ کالا تھا لہٰذا وہ آپ کی سفید پنڈلیوں اور پیروں پر بڑا خوشنما لگتا تھا. [۵]

۳۲۵۔لباس نماز

غوالی میں منقول ہے: آپ صرف ایک لباس میں نماز پڑھتے تھے جو ڈھیلا ڈھالا ہوتا تھا. [۶]

۳۲۶۔صفائی کی تاکید

کنز الفوائد میں منقول ہے: آنحضرتؐ کے پاس دو بنی ہوئی چادریں تھیں جنھیں صرف نماز میں استعمال کرتے تھے آپ امت کو صفائی کی تشویق وتاکید فرماتے اور اس کا حکم دیتے تھے. [۷]

۳۲۷۔ آنحضرتؐ کا لباس
کافی میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: اِلْبَسُوا ثِيَابَ الْقُطْنِ فَإِنَّهُ لِبَاسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه و آله وسلم وَهُوَ لِبَاسُنَا: سوتی لباس پہنو کیونکہ یہ آنحضرتؐ کا اور ہمارا لباس ہے. [۸]

۳۲۸۔ سوتی کپڑے پہنو
خصال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے سوتی کپڑے پہنو کیونکہ آنحضرتؐ سوتی کپڑے پہنتے تھے حضورؐ نے کسی مجبوری کے تحت بالدار اور ریشمی کپڑے پہنے تھے. [۹]

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: اس حدیث کو صدوقؒ نے خصال میں بطور مرسل اور صفوانی نے کتاب التعریف [۱۰] میں نقل کیا ہے اس کے پیش نظر باب معاشرت میں جو حدیث گزر چکی ہے اس کے معنی ظاہر ہو جاتے ہیں وہ یہ کہ حضورؐ پشمی لباس پہنتے تھے یعنی پشمی لباس ضرورت اور خارجی علت کے تحت پہنتے تھے بنا برایں ان دونوں حدیثوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے.

۳۲۹۔ چمڑے کا کمر بند
مناقب میں منقول ہے: آنحضرتؐ کے پاس دباغی کئے ہوئے چمڑے کا ایک کمر بند تھا جس کے اوپر ایک گرہ تھی اور دوسری طرف چاندی تھی اس میں چاندی کے تین حلقے آویزاں تھے حضورؐ کے پاس ایک ایسا پیالہ تھا جو چاندی کے تین ٹکڑوں سے آراستہ تھا. [۱۱]

۳۳۰۔آنحضرتؐ کی شمشیر

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی تلوار کے غلاف کا سرا چاندی کا تھا اور اس کا دستہ بھی چاندی کا تھا ان دونوں کے درمیان چاندی کے کئی حلقے تھے.[۱۲]

۳۳۱۔بروز عید عصا پر تکیہ

فقیہ میں منقول ہے: آنحضرتؐ کے پاس ایک چھوٹا سا عصا تھا جس کا نچلا حصہ آہنی تھا آپ اس پر تکیہ دیتے تھے عید فطر اور عید قربان کے موقع پر اسے بیت الشرف سے باہر نکالتے اور نماز پڑھاتے تھے.[۱۳]

۳۳۲۔آنحضرتؐ کی انگوٹھی

مکارم الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی انگوٹھی چاندی کی تھی.[۱۴]

۳۳۳۔انگوٹھی کا نگینہ گول ہو

اسی کتاب مکارم[۱۵] میں مروی ہے: انگوٹھی کا نگینہ مدوّر (گول) ہونا چاہئے آنحضرتؐ کی انگوٹھی کا نگینہ گول تھا.

۳۳۴۔انگوٹھی کا نقش

نیز اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰه (صلّی اللّٰه علیه و آله و سلّم).[۱۶]

۳۳۵۔ انگوٹھیوں کے نقوش

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے پاس دو انگوٹھیاں تھیں ایک پر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور دوسری پر صَدَقَ اللّٰهُ نقش تھا. [۱۷]

۳۳۶۔ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنو

کافی میں حضرت امام ابوالحسن ثانی (رضا) علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ، امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام اور بقیہ ائمہ علیہم السلام داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے. [۱۸]

۳۳۷۔ پاجامہ سے پہلے پیراہن پہننا

مکارم الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: تمام انبیائے کرام علیہم السلام پاجامہ سے پہلے قمیص (پیراہن) پہنتے تھے. [۱۹]

ضمیمۂ لباس

۳۳۸۔ میری سنت سے روگردانی کرنے والا مجھ سے نہیں

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرتؐ نے جناب ابوذر رضی اللہ عنہ سے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یَآ اَبَا ذَرٍّ!... فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ: ابوذر! (رضی اللہ عنہ)... میں موٹے لباس پہنتا ہوں، زمین پر بیٹھتا ہوں (کھانے کے بعد) اپنی انگلیاں چاٹتا ہوں، بغیر پالان کے گدھے پر سوار ہوتا ہوں اپنے پیچھے دوسرے کو بھی

بیٹھ لیتا ہوں پس جو میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں ہے. [۲۰]

۳۳۹۔ جنگی عرقچین (ٹوپی)

اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سفید دھاری دار ٹوپی سر مبارک پر لگاتے تھے اور جنگ میں ایسی ٹوپی لگاتے تھے جس کے دو کان تھے. [۲۱]

۳۴۰۔ سیاہ لباس کی کراہت

خصال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کو کالا لباس ناپسند تھا البتہ عمامہ، جوتے اور عبا یہ تینوں چیزیں سیاہ تھیں. [۲۲]

یہ روایت، کافی وفقیہ اور علل میں بھی ہے. [۲۳]

۳۴۱۔ جوتے پہننے کا طریقہ

مکارم الاخلاق میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: جوتے پہننے میں سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے پیر میں جوتا پہنے اور جب اتارے تو اس کے برعکس کرے یعنی پہلے بائیں پیر سے جوتا اتارے. [۲۴]

۳۴۲۔ کھاتے وقت جوتے اتارنا

اسی کتاب میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کھاتے وقت جوتے اتارو کیونکہ یہ پیروں کے لئے راحت اور ایک بہترین سنت ہے. [۲۵]

۳۴۳۔ جوتے اور نعلین کا رنگ

اسی مکارم الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جوتوں کا رنگ سیاہ اور نعلین کا زرد ہونا سنت ہے. [۲۶]

۳۴۴۔انبیاء کی پوشاک
مذکورہ کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: انبیاء علیہم السلام کا لباس کتان کا ہوتا تھا. [۲۷]

۳۴۵۔سرخ لباس کی کراہت
دعائم الاسلام میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سرخ لباس پہننے سے کراہت کرتے تھے. [۲۸]

۳۴۶۔آنحضرتؐ کا خیمہ
فقیہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے پاس ''کِنّ'' نام کا ایک خیمہ تھا. [۲۹]

۳۴۷۔جمعہ کے دن کا لباس
مناقب میں مروی ہے: آنحضرتؐ جمعہ کے دن سرخ چادر پہنتے تھے، سحاب نامی عمامہ باندھتے تھے جب فتح مکہ کے دوران آپ مکہ معظّمہ میں وارد ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا آنحضرتؐ اپنی عاج کی کنگھی، سرمہ دانی، قینچی اور مسواک کو ایک جُعبہ (چرمی بیگ) میں رکھتے تھے جس وقت آپ دنیا سے رخصت ہوئے آپ کے جسم مبارک پر ایک موٹی یمنی لنگی اور مِلبدۃ نام کی عبا تھی.
حضورؐ کے پاس ایک تخت تھا جسے اسعد بن زرارہ نے پیش کیا تھا، جس منبر پر آپ بیٹھتے تھے اس کے تین زینے تھے جسے ''طرفا'' نام کے درخت کی لکڑی سے بنایا گیا تھا اور ایک خاتون نے اسے اپنے ''میمون'' نامی غلام (لڑکے یا نوکر) سے

تیار کرایا تھا، آپ کی مسجد میں منارہ نہیں تھا جناب بلال ؓ زمین ہی پر اذان دیتے تھے. [۳۰]

۳۴۸۔ لباس کا رنگ

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے پاس ایک رنگین لنگی تھی جو زعفران سے مشابہ ایک گیاہ سے رنگی ہوئی تھی آپ بیت الشرف کے اندر اسے پہنتے تھے آپ کے جسم مبارک پر رنگ چھوٹ کر اثر انداز ہو گیا تھا. [۳۱]

۳۴۹۔ گھریلو لباس کا رنگ

اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: ہم گھر کے اندر زرد رنگ کے لباس پہنتے ہیں. [۳۲]

باب ۶
آداب مسکن

مکان (رہائش، گھر) سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۳۵۰۔ آنحضرتؐ کی سادی زندگی
ابن فہدؒ سے کتاب التحصین میں مروی ہے: آنحضرتؐ دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہ رکھی یعنی نہ اپنے لئے کچھ ذخیرہ کیا نہ کچھ بنایا.[۱]

۳۵۱۔ پیغمبروں کی بزم
کتاب لُبّ اللباب میں منقول ہے: تمام مسجدیں انبیائے کرام علیہم السلام کی نشستگاہیں ہیں.[۲]

۳۵۲۔ جمعرات کو گھر کے باہر جانا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب گرمی کے موسم میں گھر سے باہر نکلتے تھے تو جمعرات کے دن نکلتے اور جاڑے کے موسم میں داخل ہوتے تو جمعہ کے دن پلٹتے تھے۔ [۳]

۳۵۳۔ سونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا

علامہ حلیؒ کے بھائی شیخ علیؒ کی کتاب العُدد القویۃ میں جناب خدیجہ (علیہا السلام) سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب بیت الشرف میں داخل ہوتے تو پانی کا ظرف طلب فرماتے وضو کے بعد دو رکعت مختصر طور پر نماز پڑھتے اس کے بعد سونے کے لئے بستر پر چلے جاتے تھے۔ [۴]

۳۵۴۔ دشمن پر رات میں حملہ نہ کرنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے کبھی بھی دشمن پر رات میں چھاپہ نہیں مارا۔ [۵]

ضمیمہ، مسکن

۳۵۵۔ سفید مرغا پالنا

مکارم میں انس نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے: سفید مرغا میرا دوست ہے اس کا دشمن، خدا کا دشمن ہے وہ اپنے مالک کی حفاظت کرتا ہے اور سات دوسرے گھروں کی بھی حفاظت کرتا ہے آنحضرتؐ رات کے وقت اپنے گھر کے اندر مرغ رکھتے تھے۔ [۶]

۳۵۶۔سفید مرغ کے پانچ (۵) صفات

خصال میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے: سفید مرغ کے اندر انبیاء علیہم السلام کے پانچ (۵) صفات ہیں: ا۔اوقات نماز کی معرفت ۲۔غیرت ۳۔سخاوت ۴۔شجاعت ۵۔کثرت طروقت. (نزدیکی) [۷]

یہ روایت، عیون میں بھی ہے. [۸]

۳۵۷۔گھر میں کبوتر پالنا

مکارم میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ہر پیغمبر کے گھر میں کبوتر پالا جاتا تھا کیونکہ نادان جن گھر کے اندر چھوٹے بچوں سے بازی کرتے ہیں جب گھر میں کبوتر ہوتا ہے تو اس سے بازی کرتے ہیں گھر کے لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں. [۹]

۳۵۸۔ایک جوڑا سرخ کبوتر

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے بیت الشرف میں سرخ رنگ کا ایک جوڑا کبوتر پلا ہوا تھا. [۱۰]

۳۵۹۔تاریک گھر میں نہیں جانا چاہئے

اسی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کو یہ پسند نہیں تھا کہ کسی اندھیرے گھر کے اندر بغیر چراغ کے داخل ہوں. [۱۱]

۳۶۰۔جاڑے میں گھر سے نکلنا اور داخل ہونا

اسی کتاب میں انھیں امام علیہ السلام سے مروی ہے: جاڑے کے موسم میں آنحضرتؐ کو یہ پسند تھا کہ گھر میں داخل ہونا اور باہر نکلنا شب جمعہ میں انجام پائے. [۱۲]

طرف اشارہ ہے جزئی واقعات کو ذکر نہیں کیا ہے صرف حضرتؐ کے کلّی اخلاق کو بیان کیا ہے آخر میں ہم خدا سے مدد کے طلبگار ہیں.

سید محمد حسین طباطبائیؒ

نوٹ: ہم نے علامہ طباطبائیؒ سے اجازت لے کران کے مقدمہ سے کچھ ایسی باتوں کو حذف کر دیا ہے جن کا بیان کرنا ضروری نہیں تھا.

۳۶۱۔ قبلہ رخ بیٹھنا

دعائم میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: مسجد میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھو! یہ سنت ہے۔[۱۳]

۳۶۲۔ چھت کی نقاشی کی ممانعت

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: گھر کی چھتوں پر تصویریں نہ بناؤ کیونکہ آنحضرتؐ کو یہ بات پسند نہیں تھی۔[۱۴]

باب ۷

آداب خواب وبستر

سونے اور بستر کے متعلق آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۳۶۳۔آنحضرتؐ کا بستر

مکارم میں مروی ہے: آنحضرتؐ کا بستر ان کی عبا تھی، تکیہ ایک کھال تھی جس میں کھجور کی باریک چھال بھری ہوئی تھی ایک رات اسی بستر کو دُہرا کر کے بچھا دیا گیا تو صبح کے وقت بیدار ہو کر فرمایا: ''اسی بستر نے آج مجھے نماز شب نہیں پڑھنے دیا!''

اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ اسے اکہرا ہی بچھایا جائے ایک دوسرا بستر بھی تھا جو چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی باریک چھال بھری ہوئی تھی اور ایک دوسری عبا بھی تھی جب آپ دوسری جگہ منتقل ہوتے تو وہ دُہری کر کے بچھا دی جاتی تھی.[۱]

نوٹ: کتاب مکارم کی اِس روایت میں دِقت کی ضرورت ہے کیونکہ وجوب کی صورت میں

ترک پر تعجب ہے!

۳۶۴۔ چٹائی پر سونا

اسی مکارم میں ہے: آنحضرتؐ چٹائی پر سوتے تھے اس کے نیچے کوئی دوسری چیز نہیں ہوتی تھی.[۲]

۳۶۵۔ بیداری کے بعد سجدہ

اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب بھی نیند سے بیدار ہوتے فوراً خدا کا سجدہ بجالاتے تھے.[۳]

ضمیمہ، خواب و بستر

۳۶۶۔ پشت کے بل سونا

خصال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: تمام انبیاء علیہم السلام پشت کے بل سوتے تھے.[۴]

۳۶۷۔ آنحضرتؐ کا لحاف

مجموعۂ ورّامؒ میں مروی ہے: آنحضرتؐ کے نو(۹) بیویاں تھیں سب کے لئے صرف ایک لحاف تھا جو ''ورس'' [۵] گیاہ یا زعفران سے رنگا ہوا تھا جس بیوی کی نوبت ہوتی تھی اس کے پاس بھیج دیا جاتا تھا اس پر تھوڑا سا پانی چھڑکا جاتا تھا اس کی خوشبو سے کمرہ کی پوری فضا معطر ہو جاتی تھی.[۶]

۳۶۸۔رات میں عبادت کے فوائد

خصال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: رات کے آخری حصہ میں بیدار ہونا تندرستی اور خدا کی خوشنودی و رحمت کا باعث ہے اس کے علاوہ اخلاق انبیاء علیہم السلام سے تمسک بھی ہے۔ [۷]

۳۶۹۔دعائے خواب و بیداری

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے بستر پر تشریف لیجاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَحْیَاوَبِاسْمِکَ اَمُوْتُ: خدایا! میں تیرے نام سے زندہ رہتا ہوں اور تیرے ہی نام سے مروں گا۔

جب سو کر اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ: اس خدا کا شکر جس نے مجھے موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی بارگاہ میں محشور ہونا ہے۔ [۸]

۳۷۰۔سوتے وقت کی دعا

کافی میں مروی ہے کہ محمد بن مروان ناقل ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تمھیں بتاؤں کہ آنحضرتؐ جب بستر پر جاتے تو کیا فرماتے تھے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! ارشاد فرمایئے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ آیت الکرسی پڑھتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے: "بِسْمِ اللّٰہِ آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ کَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَ فِیْ یَقْظَتِیْ۔ [۹]

۳۷۱۔آنحضرتؐ کا تکیہ

مکارم میں مروی ہے: آنحضرتؐ اکثر اوقات جو تکیہ لگاتے تھے وہ چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی باریک چھال بھری ہوئی تھی آپ اسی پر بیٹھتے بھی تھے. [۱۰]

۳۷۲۔بُرا خواب دیکھنے کے وقت کا ذکر

اسی کتاب میں ہے: جب آنحضرتؐ وحشتناک خواب دیکھتے تو فرماتے تھے: هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاشَرِیْکَ لَهُ.

جب نمازِ شب کے لئے اٹھتے تو یہ پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نُوْرِ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَیُّومِ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَ لِقَآؤُکَ الْحَقُّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْکَ اُنِیْبُ وَ بِکَ خَاصَمْتُ وَ اِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَ مَآاَخَّرْتُ وَ مَآاَسْرَرْتُ وَ مَآاَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ. پھر وضو سے پہلے مسواک کرتے تھے. [۱۱]

نوٹ: یہاں پر کچھ دوسری روایات بھی ہیں جو دعاؤں کے باب میں ذکر کی جائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ.

۳۷۳۔سوتے وقت دس (۱۰) چیزوں کی رعایت

فلاح السائل میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے: ہم اہل بیت علیہم السلام سوتے وقت دس (۱۰) چیزوں کی رعایت کرتے ہیں:

۱۔طہارت (وضو).

۲۔ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر چہرہ رکھنا۔

۳۔ تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبحَانَ اللہ کہنا۔

۴۔ تینتیس (۳۳) مرتبہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہنا۔

۵۔ چونتیس (۳۴) مرتبہ اَللّٰہُ اَکبَر کہنا۔

۶۔ قبلہ رخ ہونا۔

۷۔ سورۂ حمد پڑھنا۔

۸۔ آیت الکرسی پڑھنا۔

۹۔ آیت شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہُ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَ آخر تک پڑھنا پس جو اس دستور پر عمل کرے گا وہ رات سے حظ و بہرہ حاصل کرے گا۔ [۱۲]

نوٹ: متن عربی اور ترجمۂ فارسی (عزیزی: ص ۱۹۲، ۱۹۳، نمبر ۳۷۸ و راشدی: ص ۱۹۶، **نمبر ۱۵۵**) نیز اصل منبع ''فلاح'' مطبوعہ تہران ۱۳۸۲ھ ق، صفحہ ۲۸۰ پر ان تینوں میں ایک (دسویں) چیز کم ہے!۔ مترجم اردو

۳۷۴۔ نماز شب، نبی کی سنت ہے

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: عَلَیکُم بِصَلٰوۃِ اللَّیلِ فَاِنَّھَا سُنَّۃُ نَبِیِّکُم: تم لوگ نماز شب ضرور پڑھو کیونکہ یہ تمھارے نبی کی سنت ہے۔ [۱۳]

باب ۸

آداب نکاح وتربیت اولاد

نکاح اور تربیت اولاد کے متعلق آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۳۷۵۔شادی کرنا پیغمبرؐ کی سنت ہے

خصال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: شادی کرو کیونکہ یہ آنحضرتؐ کی سنت ہے وہ فرماتے تھے: جو میری سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے وہ شادی کرے. [۱]

۳۷۶۔انبیاء علیہم السلام کی سنتیں

کافی میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے: عطر لگانا، بدن کے زائد بالوں کا صاف کرنا اور عورتوں سے بکثرت مباشرت کرنا پیغمبروں کی سنت ہے. [۲]

۳۷۷۔ عورتوں سے معاشرت

سید مرتضیٰؒ کے رسالہ المحکم والمتشابہ میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے:
آنحضرتؐ کے بعض اصحاب نے عورتوں سے ہمبستری، دن میں کھانا اور رات میں سونا اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا جناب ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے اس قصہ کو حضورؐ سے بیان کیا پیغمبرؐ ان اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا:

''کیا تم لوگ عورتوں سے بالکل بے رغبت ہو گئے ہو؟! میں نبیؐ ہو کر عورتوں کے ساتھ ہمبستری کرتا ہوں، دن میں کھانا کھاتا ہوں اور رات میں سوتا بھی ہوں پس جو بھی میری سنت سے روگردانی کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا.'' [۳]

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا:

یہ روایت شیعہ وسنی دونوں کی کتابوں میں بہت سے طریقوں سے مروی ہے.[۴]

۳۷۸۔ خواتین سے محبت

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: عورتوں سے محبت کرنا انبیاء (علیہم السلام) کا اخلاق ہے.[۵]

۳۷۹۔ نور چشم ولذت دنیا

اسی کتاب میں انھیں امام علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں اور میری (دنیاوی) لذت عورتوں میں ہے.[۶]

۳۸۰۔شادی سے پہلے عورت کو دیکھنا

فقیہ میں مروی ہے: جب آنحضرتؐ کسی خاتون سے شادی کرنا چاہتے تھے تو کسی کو دیکھنے کے لئے اس کے پاس بھیج دیتے تھے.[۷]

۳۸۱۔انسان کا چین وسکون

تفسیر عیاشیؒ میں حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے مروی ہے: خداوند عالم نے رات اور عورت کو چین وسکون کا ذریعہ بنایا ہے رات میں شادی کرنا اور کھانا کھلانا سنت ہے.[۸]

۳۸۲۔سر مونڈنے کی سنت

فقیہ میں ہارون بن مسلم سے مروی ہے: میں نے صاحبُ الدار علیہ السلام کے پاس لکھا: ''میرے ہاں ایک بچہ کی ولادت ہوئی ہے میں نے اس کا سر مونڈا بالوں کے ہموزن درہم صدقہ دیا.''

حضرت نے جواب میں فرمایا: بچہ کے بالوں کے وزن کے برابر صرف سونا یا چاندی دینا جائز ہے، سنت یہی ہے.[۹]

توضیح: محقق بزرگوار علی اکبر غفاریؒ نے اپنی تحقیق میں کتابِ ''فقیہ'' کے حاشیہ میں لکھا ہے:

ظاہراً ''صاحب الدار'' سے مراد ''صاحب الامر'' علیہ السلام ہیں نیز احتمال ہے کہ ابومحمد [امام حسن عسکری] اور ابوالحسن [امام علی نقی] علیہما السلام مراد ہوں کیونکہ آپ دونوں حضرات ''سامرا'' کے دار (گھر) میں قیدی تھے جہاں آپ کے مزار ہیں.(مَنْ لایَحْضُرُہُ الْفَقِیہ: ۴۸۹/۳، ۴۷۲۷، کتابُ النّکاح)۔مترجم اردو.

۳۸۳۔نومولود کا عقیقہ

خصال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: بچہ کی ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کرو اس کے سر کے بالوں کے ہموزن چاندی مسلمانوں کو بطور صدقہ دو کیونکہ آنحضرتؐ نے حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام اور دوسری اولادوں کے متعلق ایسا ہی کیا تھا. [۱۰]

ضمیمہ ٔنکاح وتربیت اولاد

۳۸۴۔بہترین آدمی

فقیہ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: آگاہ رہو! تم میں سب سے اچھا وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے لئے سب سے اچھا ہے اور میں اپنی عورتوں کے لئے تم میں سب سے اچھا ہوں. [۱۱]

۳۸۵۔ابراہیمؑ سے زیادہ غیرت دار

کافی میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: كَانَ اِبْرَاهِيمُ علیہ السلام غَيُوراً وَّ اَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ: حضرت ابراہیم علیہ السلام غیور تھے میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں. [۱۲]

یہ روایت، فقیہ اور مکارم میں بھی ہے. [۱۳]

۳۸۶۔راہ طے کرنے کا ادب

کتاب دعائم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دختر شعیب علیہ السلام سے فرمایا: تم میرے پیچھے پیچھے چلو

مجھے راستہ بتاتی رہو کیونکہ ہم تمام پیغمبران الٰہی عورتوں کے پیچھے نظر نہیں کرتے ہیں. [۱۴]

۳۸۷۔ متعہ کی سنت

فقیہ میں بکر بن محمد سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: مجھے کسی مسلمان کے لئے یہ پسند نہیں کہ وہ دنیا سے چلا جائے جب کہ رسول کی کوئی ایک سنت بھی باقی رہ جائے اور وہ اسے نہ بجالایا ہو. [۱۵]

۳۸۸۔ ولیمہ کی سنت

محاسن میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے: نجاشی نے ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ کی خواستگاری آنحضرتؐ کے لئے کی اور جب شادی کردی تو لوگوں کی دعوت کی اس وقت کہا: شادی کے وقت ولیمہ کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے. [۱۶]

۳۸۹۔ زوجات کے درمیان تقسیم اوقات

مجمع البیان میں مروی ہے: جب آنحضرتؐ اپنی زوجات کے درمیان اوقات کی تقسیم کرتے تو دعا کے طور پر فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ قِسْمَتِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِکُ وَلَا اَمْلِکُ: خدایا! وقت کا میرا یہ وہ حصہ ہے جو میرے اختیار میں تھا پس تو اس چیز میں میری ملامت نہ کرنا جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں. [۱۷]

۳۹۰۔ زوجات کے درمیان عدالت

امالی طوسیؒ میں جناب ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے: آخری حج میں آنحضرتؐ اپنی تمام زوجات کو بھی ساتھ لے کر گئے تھے اس دوران ہر ایک کے پاس

ایک شبانہ روز رہتے تھے اس طرح عدالت کی رعایت فرماتے تھے.[۱۸]

۳۹۱۔زوجات کا دیدار

مجمع البیان میں مروی ہے: آنحضرتؐ نماز صبح کے بعد اپنی ایک ایک بیوی کے پاس ملاقات کے لئے جاتے تھے.[۱۹]

۳۹۲۔تین حلال کھیل وتفریح

جعفریات میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: ہر لہو وکھیل حرام وباطل ہے صرف یہ تین (۳) کھیل جائز ہیں: کمان کے ساتھ کھیل، تربیت وتعلیم دینے کے لئے گھوڑے کے ساتھ کھیل اور عورتوں کے ساتھ ملاعبہ وبازی یہ سب سنت ہیں.[۲۰]

۳۹۳۔وقت کی رعایت

مجمع البیان میں مروی ہے: آنحضرتؐ بیماری کی حالت میں بھی وقت ونوبت کی رعایت فرماتے تھے چنانچہ جس بیوی کی نوبت ہوتی تھی آپ کو اس کے کمرہ میں پہنچایا جاتا تھا.[۲۱]

۳۹۴۔میمونہ کا کلام

فقیہ میں مروی ہے: آنحضرتؐ کی زوجہ "میمونہ" کا بیان ہے کہ ایام حیض میں آنحضرتؐ مجھے یہ حکم دیتے تھے کہ کوئی کپڑا لنگی کے طور پر لپیٹ لوں اس کے بعد حضرت کے ساتھ بستر پر سوؤں.[۲۲]

۳۹۵۔مقدار مہر

کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے اپنی بیٹیوں اور

بیویوں کے لئے بارہ (۱۲) اوقیہ اور ایک "نش" سے زیادہ مہر قرار نہیں دیا اس کے بعد فرمایا: اوقیہ: چالیس (۴۰) درہم اور نش: بیس (۲۰) درہم کے برابر ہے. [۲۳]

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: کلینیؒ نے اسی معنی کو دوسرے اسناد کے ذریعہ نقل کیا ہے صدوقؒ نے بھی معانی [۲۴] میں شیخ طوسیؒ نے تہذیب [۲۵] میں اور ابن شہر آشوبؒ نے مناقب [۲۶] میں اس کی روایت کی ہے.

۳۹۶۔ نیک اولاد اور بیوی کی دعا

آنحضرتؐ اپنی دعا میں خدا سے اس طرح عرض کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّلَدٍ یَکُوْنُ عَلَیَّ رَبّاً وَمِنْ مَّالٍ یَکُوْنُ عَلَیَّ ضَیَاعاً وَمِنْ زَوْجَۃٍ تُشَیِّبُنِیْ قَبْلَ اَوَانِ مَشِیْبَتِیْ: خدایا! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسی اولاد سے جو مجھ پر حکومت کرے اور ایسے مال سے پناہ مانگتا ہوں جو میری تباہی وبربادی کا سبب بنے اور ایسی بیوی سے پناہ مانگتا ہوں جو بڑھاپا آنے سے پہلے ہی مجھے بڈھا بنا دے. [۲۷]

کلینیؒ نے کافی میں سکونی سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دوسرے معنی کی روایت کی ہے. [۲۸]

۳۹۷۔ مولود کا محمد نام رکھنا

عدۃ الداعی میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے: جب ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہم سات (۷) دنوں تک اسے محمد کہتے ہیں سات (۷) دنوں کے بعد اگر چاہتے ہیں تو نام کو بدل دیتے ہیں ورنہ وہی محمد ہی رہنے دیتے ہیں. [۲۹]

۳۹۸۔ دست شفقت پھیرنا

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ صبح کے وقت اپنی تمام اولاد کے سروں پر دست شفقت پھیرتے تھے۔ [۳۰]

۳۹۹۔ شادی میں تکبیر کی صدا

مدینۃ المعاجز میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اور حضرت علی علیہ السلام کی شادی کی رات جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل (علیہم السلام) آسمان سے نازل ہوئے جب انھوں نے تکبیر کی صدائیں بلند کیں تو دوسرے فرشتوں نے بھی اَللّٰہُ اَکْبَر کہا اسی لئے قیامت تک کے لئے شادی کی رات اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنت ہو گیا۔ [۳۱]

یہ روایت فقیہ و امالی طوسیؒ میں بھی ہے بعض کتابوں میں یہ اضافہ ہے: تمام مسلمانوں نے بھی اس وقت تکبیر کہی شادی کے موقع پر یہ پہلی تکبیر تھی جو سنت بن گئی۔ [۳۲]

۴۰۰۔ کھجور سے دہن کھولنا

خصال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: اپنی اولاد کے تالو کھجور سے اٹھاؤ کیونکہ آنحضرتؐ نے حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا تالو کھجور سے اٹھایا تھا۔ [۳۳]

یہ روایت، مکارم الاخلاق اور تحف العقول میں بھی ہے۔ [۳۴]

۴۰۱۔سات (۷) سنتیں

مکارم الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: نومولود کے لئے سات (۷) چیزیں سنت ہیں: ۱۔نام رکھنا ۲۔سر مونڈنا ۳۔اگر ممکن ہو تو بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی بطور صدقہ دینا ۴۔عقیقہ کرنا ۵۔سر پر زعفران ملنا ۶۔ختنہ کرنا ۷۔عقیقہ کر کے پڑوسیوں کو کھانا کھلانا۔[۳۵]

۴۰۲۔ختنہ کی سنت

اسی کتاب میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: ختنہ کرنا مردوں کے لئے سنت اور عورتوں کے لئے کرامت ہے۔[۳۶]

۴۰۳۔کان میں سوراخ کی سنت

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: لڑکے کے کان میں سوراخ کرنا سنت ہے اسی طرح ساتویں دن اس کا ختنہ کرنا بھی سنت ہے۔[۳۷]
علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: کلینیؒ ہی نے دوسری سند کے ذریعہ بھی اس کی روایت کی ہے اور یہ روایت، مکارم الاخلاق میں بھی ہے۔[۳۸]

۴۰۴۔اولاد ائمہ کی طہارت، ختنہ کی عجیب سنت

اِکمال الدین میں محمد بن زیاد سے مروی ہے: جب حضرت امام علی رِضا علیہ السلام پیدا ہوئے تو میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میرا یہ فرزند مختون اور پاک و پاکیزہ پیدا ہوا ہے اسی طرح تمام ائمہ معصومین علیہم السلام مختون اور پاک و پاکیزہ پیدا ہوئے ہیں لیکن صرف سنت پر عمل کرنے اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرتے ہوئے ہم ختنہ کی جگہ چھرا پھیر دیتے ہیں۔ [۳۹]

مکارم الاخلاق میں بھی یہ مضمون مروی ہے۔ [۴۰]

۴۰۵۔ بچہ کی بہترین کنیت

کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: ہم اہل بیت (علیہم السلام) اپنی اولاد کے لئے بچپن ہی سے بہترین کنیت رکھ دیتے ہیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ برے نام رکھے جائیں۔ [۴۱]

۴۰۶۔ کنیت کی سنت

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: سنت اور نیکی یہ ہے کہ آدمی کی کنیت اس کے باپ کے نام پر ہو۔

بعض نسخوں میں اس طرح وارد ہے: کنیت بیٹے کے نام پر ہو۔ [۴۲]

۴۰۷۔ نماز اور روزہ کی تاکید

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے بچے پانچ (۵) سال کے ہو جاتے ہیں تو ہم انھیں نماز کا حکم دیتے ہیں پس جب تمھارے بچے سات (۷) سال کے ہو جائیں تو انھیں نماز کا حکم دو! ہم اپنے سات سالہ بچوں کو حکم دیتے ہیں کہ روزہ رکھیں چاہے آدھے دن تک وہ رکھ سکیں یا اس سے بھی کچھ کم یا زیادہ، جب انھیں بھوک اور پیاس کا غلبہ ہوتا ہے تو ہم انھیں روزہ توڑنے کا حکم دے دیتے ہیں تا کہ انھیں روزہ رکھنے کی عادت پڑے تم اپنے بچوں کو

نو(۹) سال کی عمر میں ان کی توانائی کے مطابق روزہ رکھنے کا حکم دو! اگر پیاس کا غلبہ ہو جائے تو وہ روزہ توڑ دیں.[۴۳]

فقیہ میں شیخ (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی روایت کی ہے.[۴۴]

۴۰۸۔ سختی میں نماز کا حکم

مجموعہ ورّامؒ میں مروی ہے جب آنحضرتؐ کے اہل بیت (علیہم السلام) پر سختی و پریشانی کا وقت آتا تھا تو آپ فرماتے تھے: اٹھو نماز پڑھو کیونکہ میرے پروردگار نے مجھے یہی حکم دیا ہے: وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْأَلُکَ رِزْقاً نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی: نبیؐ! اپنے اہل بیت کو نماز کا حکم دو اور تم خود اس پر صبر کرو ہم تم سے رزق کا سوال ومطالبہ نہیں کرتے ہیں ہم تو خود ہی تم کو رزق دیتے ہیں عاقبت وانجام پرہیز گاروں کے لئے ہے. (سورۂ طٰہٰ: ۱۳۲/۲۰) [۴۵]

۴۰۹۔ گردن کو سونگھنا

مقنع میں مروی ہے: جب آنحضرتؐ کسی عورت سے شادی کرنا چاہتے تو کسی عورت کو بھیجتے کہ جا کر اس کی گردن سونگھے اس کے بعد فرماتے: اگر اس کی گردن سے اچھی بو آئے گی تو اس کا پسینہ بھی اچھا ہو گا.[۴۶]

۴۱۰۔ حضرت خدیجہؓ کا ذکر

آنحضرتؐ جب بھی حضرت خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو یاد کرتے تھے تو ان کی تعریف کرتے اور ان کے لئے بخشش کی دعا بھی کرتے تھے.[۴۷]

۴۱۱۔اہل بیت علیہم السلام کے لئے خدا کے مخصوص عطیے

نوادر راوندیؒ میں آنحضرتؐ سے منقول ہے ہم اہل بیت (علیہم السلام) کو سات (۷) ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو نہ ہم سے پہلے کسی کو عطا کی گئیں اور نہ بعد میں عطا کی جائیں گی:
صباحت (خوبصورتی) فصاحت، سماحت (جوانمردی، فیاضی و بخشش) شجاعت، علم، حلم (بردباری) عورتوں سے محبت.[۴۸]

باب ۹

آداب طعام وسُفرہ

کھانے پینے کی چیزوں اور دسترخوان کے متعلق آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۴۱۲۔سب سے زیادہ پسندیدہ چیز

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چیز یہ تھی کہ ہمیشہ بھوکے رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں. [۱]

۴۱۳۔گیہوں یا جَو کی روٹی

امالی صدوقؒ میں عیص بن قاسم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپ کے پدر بزرگوار کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی

باب ا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل واخلاق

درج ذیل امور کا تعلق گھر، لباس، کھانے پینے، نکاح اور آنحضرتؐ کی عبادات سے ہے.

ا۔ چہرۂ مبارک کے اوصاف

ابن شہر آشوبؒ نے مناقب میں، ترمذی نے شمائل میں، طبری نے تاریخ میں، زمخشری نے فائق میں اور فتالؒ نے روضہ میں اس سلسلہ میں بہت سی روایات کو نقل کیا ہے ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام ابن عباس رضی اللہ عنہ ابوہریرہ، جابر بن سمرہ اور ہند بن ابو ہالہ سے منقول ہے:

جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دیکھنے والے کی نظر میں بہت بزرگ اور باوقار لگتے تھے، لوگوں کے دلوں میں گھر کیے ہوئے تھے، چہرۂ مبارک چودہویں کے چاند کے مانند منور تھا اور اس کا رنگ سفید مائل بسرخی تھا.

جاتی ہے کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ جس میں انھوں نے فرمایا: ''آنحضرتؐ کبھی گیہوں کی روٹی سے شکم سیر نہ ہوئے!''

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہیں! کیونکہ آنحضرتؐ نے کبھی گیہوں کی روٹی نوش ہی نہیں فرمائی اور جو کی روٹی کو بھی سیر ہو کر نہ کھایا۔[۲]

۱۴۔ آنحضرتؐ کا زہد

احتجاج طبرسیؒ میں مروی ہے: ایک شامی یہودی نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا: لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام ایک زاہد انسان تھے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: صحیح ہے لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے زیادہ زاہد تھے کیونکہ کنیزوں کے علاوہ آپ کے تیرہ (۱۳) بیویاں تھیں اس کے باوجود بھی کبھی ایسا نہ ہوا کہ دستر خوان اٹھایا گیا ہو اس میں کھانا رہ گیا ہو آپ نے کبھی گیہوں کی روٹی نوش نہ فرمائی اور کبھی متواتر تین راتوں تک جو کی روٹی سے بھی سیر نہ ہوئے۔[۳]

۱۵۔ آنحضرتؐ کی سادگی

نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنے اطیب و اطہر نبیؐ کی تاسی کرو۔ اہل دنیا میں آنحضرتؐ سب سے زیادہ بھوکے رہتے تھے، ان کا شکم مبارک سب سے زیادہ خالی رہتا تھا یہاں تک کہ وہ دنیا سے خالی پیٹ اٹھ گئے اور صحیح و سالم آخرت میں وارد ہو گئے۔[۴]

۴۱۶۔آنحضرتؐ کا استغفار

قطب الدینؒ کی کتاب دعوات میں مروی ہے: آنحضرتؐ نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا نوش نہ فرمایا صرف ایک مرتبہ ایسا کیا تو بیٹھ کر فرمایا: اَللّٰھُمَّ اِنِّی عَبۡدُکَ وَ رَسُوۡلُکَ: خدایا! میں تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں. [۵]

حسین بن سعید نے بھی کتاب الزہد میں اس کی روایت کی ہے. [۶]

۴۱۷۔غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھانا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جس دن سے خدا نے آنحضرتؐ کو مبعوث برسالت کیا دنیا سے رحلت تک کبھی آپ نے ٹیک لگا کر کھانا نوش نہ فرمایا ہمیشہ غلاموں کی طرح کھاتے رہے اور غلاموں کی طرح بیٹھتے رہے.

زید بن شحام راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: کیوں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی بارگاہ میں تواضع وفروتنی کی وجہ سے ایسا کرتے تھے. [۷]

۴۱۸۔ٹیک دے کر کھانا نہ کھایا

کافی میں ابوخدیجہ سے مروی ہے: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بزم میں حاضر تھا بشیر بن دہّان نے پوچھا: کیا آنحضرتؐ داہنے یا بائیں ہاتھ پر ٹیک دے کر کھانا نوش فرماتے تھے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ نے کبھی داہنے یا بائیں ہاتھ پر ٹیک دے کر کھانا نوش نہ فرمایا وہ غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے. راوی کا بیان ہے میں نے عرض کیا: کیوں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی بارگاہ میں تواضع وفروتنی کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔[۸]

۴۱۹۔سادی زندگی

اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ غلاموں کی طرح کھانا نوش فرماتے تھے، غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے، خاک پر بیٹھتے اور اسی پر سوتے تھے۔[۹]

۴۲۰۔آداب غذا

احیاء العلوم میں مروی ہے: آنحضرتؐ کھانا کھاتے وقت دوزانو ہو کر بیٹھتے تھے، دونوں پیروں کو سمیٹ لیتے تھے جس طرح نماز پڑھنے والا (تشہد وسلام کی حالت میں) بیٹھتا ہے صرف اتنا فرق تھا کہ ایک گھٹنے کو دوسرے گھٹنے پر اور ایک قدم کو دوسرے قدم پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے: میں غلام ہوں، غلاموں ہی کی طرح کھاتا ہوں اور انھیں کی طرح بیٹھتا بھی ہوں۔[۱۰]

۴۲۱۔بندوں کی طرح بیٹھنا

صفوانی کی کتاب التعریف میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ دسترخوان پر بیٹھتے تو غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے بائیں ران پر ٹیک لگاتے تھے۔[۱۱]

۴۲۲۔غلاموں کی دعوت کو قبول کرنا

مکارم میں مروی ہے: آنحضرتؐ زمین پر بیٹھتے تھے، گوسفندوں کو خود باندھتے اور جَو کی روٹی کھانے کے لئے غلاموں کی دعوت کو قبول فرماتے تھے۔[۱۲]

۴۲۳۔غلاموں کے ساتھ کھانا

محاسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے، اپنا دست مبارک زمین پر رکھتے اور تین انگلیوں سے کھانا نوش فرماتے تھے امام علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ کے کھانے کا طریقہ یہی تھا آپ متکبر لوگوں کی طرح نہیں کھاتے تھے. [۱۳]

اس کے بعد علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ گزشتہ حدیثوں میں جو یہ بیان کیا گیا کہ آنحضرتؐ کھاتے وقت ٹیک نہیں لگاتے تھے مراد یہ ہے کہ زمین کے علاوہ دوسری چیزوں مثلاً تکیہ، گداوغیرہ پر ٹیک نہیں دیتے تھے جب کہ بادشاہوں اور متکبر لوگوں کا یہی طریقہ تھا کہ وہ تکیہ وغیرہ پر ٹیک دیتے تھے.

ہمارے مدعیٰ پر ایک شاہد ودلیل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول ہے کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام کو زمین پر ٹیک لگانے سے روکا تھا تو تیسری مرتبہ امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! آنحضرتؐ نے قطعاً اس طرح کھانے سے نہیں روکا ہے. [۱۴]

۴۲۴۔انگلیاں چاٹنا

اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کھانا نوش فرما کر فارغ ہوجاتے تھے تو اپنی انگلیاں چاٹتے تھے. [۱۵]

۴۲۵۔انار کو اکیلے کھانے کی تاکید

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: جب بھی آنحضرتؐ انار تناول فرماتے تھے اس میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرتے تھے. [۱۶]

۴۲۶۔ ہر قسم کا کھانا نوش فرمانا

مکارم میں مروی ہے: آنحضرتؐ ہر قسم کا کھانا نوش فرماتے تھے خدا نے جن طعام کو حلال قرار دیا تھا اپنے اہل وعیال اور غلاموں کے ساتھ مل کر نوش فرماتے تھے اور مسلمانوں میں سے جو کوئی آپ کو دعوت دے دیتا تھا اس کے ساتھ یا زمین پر بیٹھ کر کھاتے تھے یا وہ جس پر بیٹھ کر کھاتا تھا آپ بھی اسی پر بیٹھ جاتے تھے اور وہ جو کچھ بھی کھاتا تھا آپ بھی اس کے ساتھ مل کر وہی چیز کھانے لگتے تھے.

ہاں! اگر آپ کے پاس کوئی مہمان آجاتا تو آپ اس کے ساتھ کھانا نوش فرماتے تھے (پھر گھر والوں اور نوکروں کے ساتھ نہیں کھاتے تھے) آنحضرتؐ کے نزدیک سب سے بہترین کھانا وہ ہوتا تھا جس میں کھانے والے زیادہ لوگ شریک ہوں. [۱۷]

۴۲۷۔ کھانے کے آداب

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ لوگوں کے ساتھ کھانا نوش فرماتے تھے تو سب سے پہلے شروع کرتے اور سب سے آخر میں ہاتھ روکتے تھے تاکہ لوگ اچھی طرح سیر ہو کر کھا سکیں. [۱۸]

۴۲۸۔ افطار کی دعا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کسی کے گھر روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: **اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْاَخْیَارُ:** تمہارے ہاں روزہ داروں نے افطار کیا، نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور اچھے لوگوں نے تم پر درود بھیجا. [۱۹]

۴۲۹۔رات کا کھانا ترک نہ کرو

کافی میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: انبیائے کرام علیہم السلام نماز عشا کے بعد کھانا کھاتے تھے پس تم لوگ بھی رات کا کھانا ترک نہ کرو کیونکہ اس کا ترک کرنا بدن کی خرابی کا باعث ہے. [۲۰]

۴۳۰۔سب سے پہلے کھجور کھانا

اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کی خدمت میں کھجور کے ساتھ کوئی کھانا پیش کیا جاتا تھا تو آپ سب سے پہلے کھجور نوش فرماتے تھے. [۲۱]

۴۳۱۔ہر دو لقموں کے درمیان حمد

اقبال میں مروی ہے: آنحضرتؐ ہر دو لقموں کے درمیان خداوند عالم کی حمد بجالاتے تھے. [۲۲]

۴۳۲۔کھجور کی گٹھلیوں کو بعد میں پھینکنا

صحیفۃ الرضا علیہ السلام میں مروی ہے: آنحضرتؐ جب کھجور نوش فرماتے تو گٹھلیوں کو ہتھیلی کی پشت پر رکھتے جاتے تھے پھر بعد میں انھیں پھینک دیتے تھے. [۲۳]

۴۳۳۔دودھ میں چربی ہوتی ہے

اسی کتاب میں مروی ہے: آنحضرتؐ دودھ پینے کے بعد کلی کرتے تھے اور فرماتے تھے: دودھ میں چربی ہوتی ہے. [۲۴]

۴۳۴۔ خلال سے منہ کی خوشبو

کافی میں وہب بن عبدربہ سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو خلال کرتے ہوئے دیکھا جب حضرت کی طرف دیکھا تو فرمایا: آنحضرتؐ اپنے دانتوں میں خلال کرتے تھے، خلال سے منہ خوشبودار ہو جاتا ہے۔ [۲۵]

۴۳۵۔ ہر چیز سے خلال کرنا

مکارم میں مروی ہے: آنحضرتؐ تمام چیزوں سے خلال کرتے تھے صرف کھجور کے پتے اور نرسل و بانس (جس کا بھی اندرونی حصہ خالی ہو) سے خلال نہیں کرتے تھے۔ [۲۶]

۴۳۶۔ پانی پینے کا طریقہ

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ پانی پیتے وقت بسم اللہ کہتے تھے پانی کو چوس کر پیتے تھے ایک سانس میں نہیں پیتے تھے اور فرماتے تھے: ایک سانس میں پانی پینے سے جگر میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ [۲۷]

۴۳۷۔ شروع میں بسم اللہ آخر میں شکر خدا

اسی مکارم میں ہے: آنحضرتؐ تین سانس میں پانی پیتے تھے اور ہر مرتبہ بسم اللہ کہتے اور بالکل آخر میں شکر خدا بجالاتے تھے۔ [۲۸]

۴۳۸۔ دو سانس میں پانی پینا

اسی کتاب میں ابن عباسؓ سے مروی ہے: میں نے آنحضرتؐ کو دو سانس میں پانی پیتے ہوئے دیکھا۔ [۲۹]

۴۳۹۔درد سے نجات

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: میں نے بارہا آنحضرتؐ کو پانی پیتے ہوئے دیکھا کہ تین سانس میں پیتے تھے اور ہر مرتبہ بسم اللہ کہتے تھے آخر میں شکر خدا بھی بجالاتے تھے میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا: حمد اس لئے بجالاتا ہوں تاکہ خدا کا شکر ادا کروں اور بسم اللہ اس لئے کہتا ہوں تاکہ بیماری اور درد سے محفوظ رہوں. [۳۰]

۴۴۰۔ظرف کو دور کر کے سانس لینا

مکارم میں مروی ہے: آنحضرتؐ جس ظرف میں پانی پیتے تھے منھ لگا کر سانس نہیں لیتے تھے بلکہ سانس لیتے وقت ظرف کو دہن مبارک سے دور کر لیتے تھے. [۳۱]

۴۴۱۔پانی پر دم کرنا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب شفا کے لئے کسی پانی پر دعا پڑھ کر دم کرتے تھے تو ظرف کو منھ کے قریب لے جاتے تھے پھر مرضی خدا کے مطابق دعا پڑھتے تھے آپ کا لعاب دہن اس میں نہیں جانے پاتا تھا. [۳۲]

۴۴۲۔آنحضرتؐ کے پانی پینے کا طریقہ

محاسن میں مروی ہے: حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہو کر پانی نوش فرماتے تھے ایک دن وضو کے بعد جو پانی بچا اسے کھڑے کھڑے پی گئے اس کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام کی طرف رخ کر کے فرمایا: میرے بیٹے! میں نے تمہارے جد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اسی طرح پانی نوش فرماتے تھے. [۳۳]

۴۴۳۔ کہنہ اور تازی کھجوریں کھانا

عیون میں حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ طلع (بالکل تازی پکی ہوئی کھجور) اور جمار (درخت خرما کا گوند جو چربی سے مشابہ ہوتا ہے) تمر (سوکھی کھجور) کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے تھے: شیطان پر خدا کی لعنت ہو وہ غصہ ہو کر کہتا ہے: انسان اتنے دنوں تک زندہ رہ گیا کہ وہ کہنہ کھجوروں کو نئی کھجوروں کے ساتھ کھا گیا۔ [۳۴]

۴۴۴۔ گوشت کھانا

احیاء العلوم میں مروی ہے: جب آنحضرتؐ گوشت نوش فرماتے تھے تو اپنا سر مبارک گوشت کی طرف نہیں بڑھاتے تھے بلکہ گوشت کو دہن مبارک کی طرف لاتے تھے اسے اچھی طرح چباتے تھے اور گوشت کھانے کے بعد خصوصی طور پر ہاتھوں کو بہت اچھی طرح دھوتے تھے پھر ہاتھوں کی تری کو چہرۂ مبارک پر مل لیتے تھے۔ [۳۵]

۴۴۵۔ ہر طرح کا کھانا نوش فرمانا

اسی کتاب میں منقول ہے: آنحضرتؐ کھانے کی جو چیز بھی پا جاتے تھے اسے نوش فرما لیتے تھے۔ [۳۶]

۴۴۶۔ سب سے زیادہ پسندیدہ کھانا

مکارم میں مروی ہے: آنحضرتؐ ہر قسم کا کھانا نوش فرماتے تھے کھیرے کو کھجور کے ساتھ کھاتے تھے آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ پھل خربوزہ اور انگور تھا آپ خربوزہ کو کبھی تربوز کبھی شکر اور کبھی کھجور کے ساتھ نوش فرماتے تھے۔

۴۴۷۔ افطاری

آنحضرتؐ جب روزہ رکھتے اور کھجور کی فصل ہوتی تو صرف کھجور ہی سے افطار کرتے تھے، انگور کو ایک ایک دانہ کر کے نوش فرماتے اور پنیر بھی کھاتے تھے، کھجور کھانے کے بعد پانی پیتے تھے آنحضرتؐ کی اکثر و بیشتر غذا پانی کے ساتھ کھجور ہوا کرتی تھی آپ دودھ، کھجور اور ہریسہ (ایک قسم کا کھانا جو گوشت اور گندم کو کوٹ کر بنایا جاتا ہے، حلیم) بھی نوش فرماتے تھے، گوشت آپ کی پسندیدہ غذا تھی، آپ کو خصوصاً دِباء نام کا کدو بہت پسند تھا، دستر خوان پر موجود کھائی جانے والی چیز کو ہاتھ بڑھا کر لیتے تھے آپ مرغی کا گوشت، جنگلی جانوروں اور پرندوں کا گوشت اسی طرح روٹی، گھی، سرکہ، کاسنی، ریحانہ کوہی اور کُرونب (کرم کلہ) بھی نوش فرماتے تھے۔ [۳۷]

۴۴۸۔ کھیرا اور نمک

کتاب دروس میں شہیدؒ نے لکھا ہے: آنحضرتؐ کھیرے کو نمک کے ساتھ نوش فرماتے تھے۔ [۳۸]

۴۴۹۔ پرندہ کا گوشت

احیاء العلوم میں ہے: آنحضرتؐ شکار شدہ پرندہ کا گوشت کھاتے تھے لیکن نہ تو اس کا پیچھا کرتے اور نہ اس کا شکار کرتے تھے آپ کو یہ پسند تھا کہ کوئی دوسرا شکار کر کے لائے اس وقت آپ نوش فرمائیں۔ [۳۹]

۴۵۰۔ دست کا گوشت

کتاب الہدایہ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کو دست کا گوشت

آنحضرتؐ نہ دبلے تھے اور نہ موٹے، چہرۂ مبارک سفید و نورانی تھا، آنکھیں بڑی بڑی اور سیاہ تھیں، ابرو سیاہ، باریک اور ملے ہوئے تھے، سر مبارک بڑا اور مناسب؛ قد، درمیانی تھا، پیشانی، چوڑی؛ ناک اٹھی ہوئی اور باریک، حضورؐ کی آنکھوں کی سفیدی میں تھوڑی سی سرخی تھی، ابرو ملے ہوئے اور رخسار ابھرے ہوئے تھے، کلائی لمبی اور بازو بلند تھے۔

حضورؐ کے شانے چوڑے اور مفاصل (جوڑ) بڑے تھے، ہتھیلیاں محکم اور پائے مبارک موٹے تھے۔

سینۂ مبارک پر بال نہ تھے، پیر کے تلوے حد معمول سے زیادہ تھے، بھویں لمبی لمبی، ریش مبارک بالکل گھنی اور مونچھیں بلند نہ تھیں، سر مبارک اور محاسن شریف میں چند بال سفید تھے جو خضاب کی وجہ سے سبز نظر آتے تھے، دہن مبارک میں کشادگی تھی لیکن بالکل مناسب، دندان شریف الگ الگ اور سفید تھے، موہائے مبارک سیدھے تھے، سینہ کے بیچ سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر تھی، بدن کا ہر حصہ بالکل مناسب تھا، شکم مبارک سینہ کے برابر تھا، سینہ چوڑا اور گردن چاندی کی طرح سفید تھی۔

۲۔ بدن کے اوصاف

آنحضرتؐ کے ہاتھ اور پیر پتلے تھے، پنڈلی اپنی حد میں کم گوشت تھی، ٹھڈی چھوٹی و مناسب تھی، پیشانی تھوڑی سی آگے نکلی ہوئی تھی، رانیں موٹی نہ تھیں، کمر بہادروں کی طرح تھوڑی سی چوڑی تھی، آپ کے سارے اعضاء و جوارح محکم تھے، حضورؐ نہ تو لمبے تھے اور نہ ناٹے، سر کے بال نہ تو چھوٹے چھوٹے، گھنگرالے تھے اور نہ سیدھے، چہرہ مناسب تھا نہ کم گوشت تھا اور نہ پُر گوشت اس کا رنگ سفید تھا۔

پسند تھا. [۴۰]

۴۵۱۔ شہد پسند فرماتے تھے

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کو شہد بہت پسند تھا. [۴۱]

۴۵۲۔ تمام ائمہ علیہم السلام کھجوریں پسند فرماتے تھے

اسی کتاب میں مروی ہے: سلیمان بن جعفر ناقل ہیں کہ میں حضرت امام علی رِضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپ کے پاس "بَرنی" نام کی کھجوریں تھیں آپ نے مکمل اشتہا اور رغبت سے نوش فرمایا اور اس کے بعد مجھ سے کہا:

سلیمان! آگے بڑھو کھاؤ! میں نے بھی حضرت کے ساتھ مل کر کھایا پھر عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ بڑی رغبت کے ساتھ کھجوریں نوش فرما رہے ہیں!

فرمایا: ہاں! مجھے کھجوریں پسند ہیں. میں نے عرض کیا: کیوں؟ فرمایا: آنحضرتؐ کو کھجوریں بہت پسند تھیں اور اسی طرح حضرت امیر المومنین علیہ السلام حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور میرے پدر بزرگوار (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کو اور خود مجھ کو کھجوریں بہت پسند ہیں ہمارے شیعوں کو بھی پسند ہیں کیونکہ وہ ہماری ہی طینت و سرشت سے پیدا کیے گئے ہیں. سلیمان! ہمارے دشمنوں کو شراب پسند ہے کیونکہ وہ آگ کے شعلوں سے پیدا کیے گئے ہیں. [۴۲]

۴۵۳۔ معمولی شیرینی

امالی طوسیؒ میں بطور مسند ''ابواسامہ'' [۴۳] سے پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی غذا جو کی روٹی ہوتی تھی وہ بھی اگر مل جاتی تھی تب، آپ کی مٹھائی کھجوریں تھیں اور آپ کے بیت الشرف کا ایندھن کھجور کی لکڑیاں ہوتی تھیں. [۴۴]

۴۵۴۔ انار سب سے زیادہ پسندیدہ پھل

کتاب کافی میں مسند طور پر عمر بن ابان ''کلینی'' [۴۵] سے مروی ہے: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آنحضرتؐ کو روئے زمین پر موجود تمام پھلوں میں انار سے زیادہ کوئی پھل پسند نہ تھا خدا کی قسم! جس وقت آپ انار نوش فرماتے تھے کسی کو اس میں شریک نہیں کرتے تھے. [۴۶]

۴۵۵۔ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی

مکارم میں مروی ہے: آنحضرتؐ گرم کھانا نہیں کھاتے تھے اسے چھوڑ دیتے تھے تا کہ ٹھنڈا ہو جائے آپ فرماتے تھے: ''خدا نے ہمیں آگ نہیں کھلائی ہے گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی ہے پس اسے ٹھنڈا کر لیا کرو!''

آنحضرتؐ کھاتے وقت بسم اللہ کہتے اور تین انگلیوں سے اپنے سامنے کی چیزیں کھاتے تھے کسی کے آگے کا کھانا نہیں لیتے تھے جب کھانا حاضر ہو جاتا تو آپ سب سے پہلے شروع کرتے پھر آپ کے بعد سب لوگ کھانا شروع کر دیتے تھے آپ انگوٹھے، انگشت شہادت اور درمیانی انگلیوں سے کھاتے کبھی چوتھی انگلی سے مدد لیتے تھے اور کبھی پورے ہاتھ سے کھاتے تھے البتہ دو انگلیوں سے کھانا نہیں نوش فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: شیطان دو انگلیوں سے کھاتا ہے.

۴۵٦۔ فالودہ کی خوبی

ایک دن اصحاب فالودہ لے کر آپ کی خدمت میں آئے آپ نے سب کے ساتھ نوش فرمایا اس کے بعد پوچھا: یہ کیسے تیار کیا جاتا ہے؟ اصحاب نے عرض کیا: گھی اور شہد سے جیسا کہ آپ مشاہدہ فرما رہے ہیں. حضورؐ نے فرمایا: یہ بہترین غذا ہے.

۴۵۷۔ شکم کا زہد

آنحضرتؐ جَو کی بھوسی (چوکر) سمیت تیار شدہ روٹی کھاتے تھے، آپ نے کبھی گیہوں کی روٹی نہ کھائی جَو کی روٹی سے بھی سیر نہ ہوئے، کبھی رنگین دسترخوان پر کھانا نہ کھایا یہاں تک کہ دنیا سے رحلت فرما گئے، آپ خربوزہ اور انگور کھاتے تھے، جب کھجوریں کھاتے تو گٹھلیاں بکری کو کھلا دیتے تھے. [۴۷]

حضورؐ ان چیزوں کو نہیں کھاتے تھے: لہسن، پیاز، کرّاث (ترَہ، گندنا، ایک قسم کا ساگ) موم کے ساتھ شہد، آپ نے کبھی کسی کھانے کی مذمت و شکایت نہ کی اگر کھانا پسند ہوتا تو نوش فرماتے اور اگر پسند نہیں ہوتا تو اسے نہیں کھاتے تھے لیکن دوسروں پر اسے حرام نہیں کرتے تھے.

۴۵۸۔ ظروف غذا کی برکت

آنحضرتؐ کھانے کے برتن کو انگلیوں سے چاٹ کر صاف کر دیتے تھے اور فرماتے تھے: آخر میں جو برتن میں کھانا بچارہ جاتا ہے اس میں عظیم برکت ہوتی ہے، جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو ایک ایک کر کے تینوں انگلیوں کو چاٹتے پھر ہاتھوں کو دھو لیتے تھے، آپ تنہا نہیں کھاتے تھے. [۴۸]

۴۵۹۔ فالودہ سے کراہت

محاسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام اپنے چند اصحاب کرام کے ساتھ مقام رُحبہ میں تھے ایک برتن میں فالودہ پیش کیا گیا امام علیہ السلام نے اصحاب سے فرمایا: ''اپنے ہاتھ بڑھاؤ اور کھاؤ!'' اصحاب نے ہاتھ بڑھائے خود حضرت نے اپنا دست مبارک بڑھایا تا کہ کھائیں پھر یکا یک کھینچ لیا اور فرمایا: ''مجھے یاد آ گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فالودہ نہیں کھایا تھا اسی لئے مجھے بھی اس کا کھانا پسند نہیں ہے.'' [۴۹]

۴۶۰۔ کم پانی پینے کا وقت

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ مرغن غذا کھاتے تو پانی کم پیتے تھے آپ سے پوچھا گیا: آپ کیوں پانی کم پیتے ہیں؟ فرمایا: میرے (پُر چرب) کھانے کے لئے کم ہی پانی پینا زیادہ گوارہ ومفید ہے. [۵۰]

۴۶۱۔ پاکیزہ ترین ظرف

اسی کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کو قدح شامی میں پانی پینا پسند تھا وہ فرماتے تھے: یہ تمھارے ظروف میں سب سے زیادہ لطیف و پاکیزہ ہے. [۵۱]

۴۶۲۔ پیالہ میں پانی پینا

مکارم میں ہے: آنحضرتؐ شام کے مخصوص پیالوں میں پانی پیتے تھے جو شیشے کے ہوتے تھے اور اسی طرح لکڑی، چمڑے اور مٹی کے پیالوں میں بھی پانی پیتے تھے. [۵۲]

۴۶۳۔ ہتھیلی، پانی پینے کا بہترین ظرف

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ اپنے چلو میں پانی لے کر پیتے تھے اور فرماتے تھے: ہاتھ سے پاکیزہ اور بہتر کوئی ظرف نہیں ہے۔ [۵۳]

۴۶۴۔ آب مشک کی بدبو

نیز اسی مکارم میں ہے: آنحضرتؐ پانی کی بڑی مشک یا چھوٹی مشک جس کو ''ادوہ'' کہتے ہیں کے دہانہ سے پانی پیتے تھے لیکن پانی پیتے وقت مشک کے دہانہ کو باہر کی جانب نہیں موڑتے تھے اور فرماتے تھے: دہانہ کو باہر موڑنے سے مشک کا پانی بدبودار ہو جاتا ہے۔ [۵۴]

۴۶۵۔ آب نیساں پینا

کتاب مُہج میں منقول ہے: آنحضرتؐ آب نیساں نوش فرماتے تھے۔ [۵۵]

۴۶۶۔ ذبح حیوان

عیون میں مروی ہے: آنحضرتؐ عید قربان کے دن سینگ والے، سیاہ وسفید دو مینڈھے ذبح کرتے تھے۔ [۵۶]

۴۶۷۔ دو مینڈھوں کی قربانی

کافی میں مروی ہے: آنحضرتؐ بقرعید کے دن دو مینڈھے ذبح کرتے تھے ایک کو اپنی طرف سے اور دوسرے کو اپنی امت کے نادار لوگوں کی طرف سے۔ [۵۷]

ضمیمۂ اطعمه واشربه

۴۶۸۔ کھانے کا وقت

طب النبیؐ کے مقدمہ میں مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جب تک ہم کو بھوک نہیں لگتی ہم کھانا نہیں کھاتے اور کھاتے وقت ایک دم سے سیر نہیں ہو جاتے. [۵۸]

۴۶۹۔ عمدہ خوراک

مجموعہ ورّامؒ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: اکثر و بیشتر آنحضرتؐ پر ایسا وقت آجاتا تھا کہ کئی کئی راتیں بھوکے رہ جاتے تھے اپنے لئے اور گھر والوں کے لئے رات کا کھانا میسر نہیں ہو پاتا تھا آنحضرتؐ کی عمدہ غذا ''جو'' کی روٹی تھی. [۵۹]

۴۷۰۔ ہمیشہ چوکر کی روٹی پر قناعت

اسی کتاب میں عائشہ سے مروی ہے: اس خدا کی قسم! جس نے آنحضرتؐ کو برحق مبعوث فرمایا: آنحضرتؐ کے بیت الشرف میں چھلنی موجود نہ تھی جس دن سے آپ پیغمبری کے لئے مبعوث ومنتخب ہوئے چوکر (بھوسی) سمیت ہی روٹی کھائی یہاں تک کہ رحلت کر گئے. [۶۰]

۴۷۱۔ دسترخوان پر کھانا

مکارم میں انس بن مالک سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے کبھی وہ کھانا نوش نہ فرمایا جو طبق یا اس جیسے ظرف پر رکھا ہو یا بڑے ظرف میں رکھا ہو آپ نے بغیر بھوسی کی روٹی نہ کھائی. انس سے پوچھا: آنحضرتؐ کا کھانا کس چیز پر رکھا جاتا تھا؟ کہا: دسترخوان پر. [۶۱]

۴۷۲۔ آنحضرتؐ کا زہد

مجموعہ ورّامؒ میں عائشہ سے مروی ہے: کبھی بھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ آنحضرتؐ زیادہ کھا کر سیر ہو گئے ہوں. [۶۲]

۴۷۳۔ پیغمبرؐ کا زہد اور ان کی بخشش

امالی طوسیؒ میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا: اے محمد! شاید تم سوچتے ہو کہ بعثت سے رحلت تک آنحضرتؐ نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا کھایا ہو یا تین دن بلا ناغہ سیر ہو کر گیہوں کی روٹی کھائی ہو نہیں! خدا کی قسم! حضرت کی رحلت تک کبھی ایسا نہ ہوا کہ تین دنوں تک مسلسل سیر ہو کر گیہوں کی روٹی کھائی ہو، یاد رکھو! میں یہ بھی نہیں کہتا ہوں کہ انھیں کوئی چیز ملی ہی نہیں بلکہ کبھی کبھی ایسا ہوا کہ دوسرے کو سو (۱۰۰) اونٹ بخش دیئے اگر وہ چاہتے تو کھا سکتے تھے.

۴۷۴۔ زمین کے خزانوں کو ٹھکرانا

اسی کتاب میں ہے جبرئیل علیہ السلام تین مرتبہ آنحضرتؐ کی خدمت میں زمین کے سارے خزانوں کی کنجیاں لے کر آئے انھیں اختیار دیا کہ آپ یہ سب لے سکتے ہیں خدا نے قیامت کے دن جو آپ کا رتبہ بلند کیا ہے اس میں ذرا بھی کمی نہیں ہوگی اس وقت آپ نے (حکومت و بادشاہت کو چھوڑ کر) خدا کی بارگاہ میں تواضع کو اختیار فرمایا آپ سے جب بھی کچھ مانگا گیا کبھی "نہیں" نہ کہا اگر آپ کے پاس وہ چیز موجود ہوتی تو دے دیتے تھے نہ ہوتی تو فرماتے تھے: يَكُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ: خدا عطا فرمائے گا. [۶۳]

۴۷۵۔ دنیا میں آنحضرتؐ کا زہد

عیون میں حضرت امام علی رضاؑ سے مروی ہے: کبھی ایسا نہ ہوا کہ تین دنوں تک مسلسل آنحضرتؐ گیہوں کی روٹی سے سیر ہوئے ہوں یہاں تک کہ دنیا سے رحلت فرما گئے. [۶۴]

۴۷۶۔ اہل وعیال بھی نان گندم سے سیر نہ ہوئے

مجموعہ ورّامؒ میں ابو ہریرہ سے مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے اہل وعیال سمیت کبھی متواتر تین دنوں تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ دنیا سے رحلت کر گئے. [۶۵]

۴۷۷۔ گرسنگی کے باوجود ایثار

اسی کتاب میں عائشہ سے مروی ہے: کبھی متواتر تین دنوں تک آنحضرتؐ سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ دنیا سے رحلت فرما گئے جب کہ آپ سیر ہو کر کھا سکتے تھے لیکن اس کے باوجود بھوکے رہتے تھے اور اپنا کھانا ضرورت مندوں کو دے دیتے تھے. [۶۶]

۴۷۸۔ صرف ایک کھانے پر قناعت

اسی مجموعہ میں ہے: کبھی ایسا نہ ہوا کہ آنحضرتؐ کے ایک لقمہ میں دو قسم کی غذا رہی ہو اگر گوشت ہوتا تو روٹی نہیں ہوتی اور اگر روٹی موجود ہوتی تو گوشت نہیں ہوتا تھا. [۶۷]

۴۷۹۔ ایک کو کھانا دوسرے کو صدقہ دینا

اسی کتاب میں ہے: کبھی آنحضرتؐ کے پاس دو قسم کے کھانے نہ رہے اگر ایسا ہوا تو ایک قسم کا کھانا خود نوش فرماتے تھے اور دوسرے کو بطور صدقہ کسی کو دے دیتے تھے. [۶۸]

۴۸۰۔ مجھے تواضع پسند ہے

مکارم میں ہے: ابن خولی نے آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک ظرف میں شہد اور دودھ پیش کیا آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: پینے کی دو چیزیں ایک ساتھ اور دو قسم کے کھانے ایک ہی برتن میں؟! آپ نے اسے نوش نہ کیا اور فرمایا: میں تمھارے لئے حرام نہیں کرتا ہوں اور مجھے فخر و مباہات بھی پسند نہیں ہے لیکن کل قیامت میں دنیا کی فضول چیزوں سے متعلق حساب و کتاب سے ڈرتا ہوں، مجھے تواضع و فروتنی پسند ہے کیونکہ جو بھی خدا کی راہ میں تواضع کرتا ہے خداوند عالم اس کا رتبہ بلند کرتا ہے. [۶۹]

۴۸۱۔ میں اپنے بھائی کا تابع ہوں

بحار میں مروی ہے: حضرت علی علیہ السلام نے اپنی شہادت کی رات میں اپنی بیٹی حضرت ام کلثوم (علیہا السلام) کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں اپنے چچازاد بھائی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کبھی ایک طبق میں ایک ساتھ انھیں دو غذائیں نہیں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ دنیا سے رحلت فرما گئے. [۷۰]

یہ حدیث، مناقب میں بھی مروی ہے. [۷۱]

۴۸۲۔ غذا میں شرکت

مکارم میں ہے: جب تک آنحضرتؐ کے لئے ممکن ہوتا تھا تنہا غذا تناول نہیں فرماتے تھے. [۷۲]

۴۸۳۔ غذا کے لئے اہتمام نہ کرنا

بحار میں مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے کمیل رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے

فرمایا: کمیل! اپنے کھانے کی کیفیت میں زیادہ دقت نہ کرو کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ [۷۳]

۴۸۴۔ موٹاپے کی علت

کافی میں مروی ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا: کیا آنحضرتؐ اپنے اہل وعیال کو اچھا کھانا کھلاتے تھے؟ فرمایا: ہاں! جب کھانا عمدہ ولذیذ ہوتا ہے تو انسان کا نفس قناعت کرتا ہے اور موٹاپے کا باعث بنتا ہے۔ [۷۴]

۴۸۵۔ ظرف غذا کو چاٹنا

محاسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے کھانے کا پیالہ چاٹ چاٹ کر صاف کردیتے تھے۔ [۷۵]

۴۸۶۔ کھانے کے لئے بارہ (۱۲) ضروری خصلتیں

محاسن میں حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے: کھانے کے لئے بارہ (۱۲) خصلتیں ہیں ہر مسلمان کے لئے ان کا جاننا ضروری ہے ان میں سے چار واجب، چار سنت اور چار آداب ہیں جو چیزیں ''سنت'' ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ بائیں پیر پر بیٹھنا ۲۔ تین انگلیوں سے کھانا ۳۔ اپنے آگے سے کھانا۔ [۷۶]

یہ روایت خصال، فقیہ اور مکارم میں بھی ہے سیدؒ نے اقبال میں فرمایا: کھانے سے پہلے وضو کرنا اور آخر میں انگلیوں کو چاٹنا ''سنت'' ہے۔ [۷۷]

۴۸۷۔ ہاتھوں کا دھونا

مستدرک میں مروی ہے: کھانے سے پہلے اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کا دھونا

جوڑ کی ہڈیاں موٹی اور چلتے وقت مکمل طور سے اختیار میں تھیں، ناک کے سوراخ تنگ نہ تھے، شکم اور سینہ پر بال نہ تھے لیکن سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی، سر مبارک کے دونوں جانب کچھ ایسے بال تھے جو ضعیفی پر دلالت کر رہے تھے.

۳۔ راستہ چلنا

آنحضرتؐ کی ہتھیلی پھیلی ہوئی اور عطر فروش افراد کے ہاتھ کے مانند خوشبودار تھی، ہاتھ اور پیر کی ہڈیاں سیدھی تھیں، رضا مندی وخوشی کے وقت رخسار آئینہ کے مانند چمکتا تھا، آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے اور چلتے وقت اپنے آگے دیکھتے تھے، کار خیر میں ہر ایک پر سبقت کرتے تھے، اس طرح چلتے تھے جیسے کوئی نیچے اترتے وقت چلتا ہے، ہنسی کے وقت دانت سفید برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کے مانند چمکتے تھے اور بہت جلد بجلی کی طرح ہونٹوں میں چھپ جاتے تھے.

۴۔ مہر نبوّت

آنحضرتؐ کی خلقت لطیف اور خلق، عظیم تھا، آپ خوش مجلس تھے، پیشانی مبارک جلتے ہوئے چراغ کے مانند چمکتی تھی، پسینے کے قطرے چہرہ پر موتی کے مانند لگتے تھے اور پسینہ کی خوشبو مشک سے بہتر تھی، مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان میں تھی.[۱]

۵۔ نظر کرنا

ابو ہریرہ نے بیان کیا: آنحضرتؐ جب آگے یا پیچھے کچھ دیکھنا چاہتے تھے تو پورے بدن کے ساتھ پلٹ جاتے تھے.[۲]

سنت ہے.[۷۸]

۴۸۸۔لقمہ بڑھانا، پانی پلانا

کافی میں مروی ہے: آنحضرتؐ کھاتے وقت اپنے سامنے والے کی طرف لقمہ بڑھا کر تعارف کرتے تھے اور پانی پیتے وقت جو شخص آپ کے داہنی جانب ہوتا تھا اسے بھی پانی پلاتے تھے.[۷۹]

۴۸۹۔پانی پینے کی سنت

مکارم میں مروی ہے: آنحضرتؐ کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے اور اکثر سواری کی حالت میں بھی پیتے تھے آپ کو مشک، کوزہ اور جو ظرف بھی مل جاتا تھا اس سے نیز اپنے دست مبارک سے بھی پانی نوش فرما لیتے تھے.[۸۰]

۴۹۰۔تین سانسوں میں پانی پینا

احیاء العلوم میں ہے: آنحضرتؐ پانی کو تین سانسوں میں پیتے تھے ہر بار شروع میں بِسۡمِ اللہ اور آخر میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ کہتے تھے پہلی مرتبہ پینے کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ دوسری مرتبہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ اور تیسری مرتبہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کہتے تھے.[۸۱]

۴۹۱۔پانی کے بعد شکر الٰہی

ارشاد دیلمیؒ میں ہے: آنحضرتؐ پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَجۡعَلۡہُ اُجَاجاً بِذُنُوۡبِنَا، وَجَعَلَہٗ عَذۡباً فُرَاتاً بِنِعۡمَتِہٖ: اس خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے گناہوں کی وجہ سے پانی کو کھاری (تلخ و کڑوا) نہ کیا اور اسے اپنی

نعمت ورحمت کے ذریعہ شیرین وگوارا کیا۔[۸۲]

اس مضمون کی روایت، کافی اوراحیاء العلوم میں بھی مروی ہے۔[۸۳]

۴۹۲۔ ہر لقمہ کے درمیان خدا کا شکر

اقبال میں مروی ہے: آنحضرتؐ جب ایک لقمہ کا کچھ حصہ کھالیتے تھے تو فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، اَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ وَاَرْوَیْتَ، فَلَکَ الْحَمْدُ غَیْرَ مَکْفُوْرٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنیً عَنْکَ۔[۸۴]

۴۹۳۔ سرکہ بہترین خوراک ہے

مکارم میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: سرکہ بہترین خورش (روٹی یا چاول کے ساتھ کھائی جانے والی چیز) ہے خدایا! ہمارے لئے سرکہ میں برکت دے کیونکہ یہ مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء (علیہم السلام) کی خوراک ہے۔[۸۵]

۴۹۴۔ محبوب ترین خوراک

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے نزدیک سرکہ اور روغن زیتون بہترین خورش تھے آپ فرماتے تھے: سرکہ اور زیتون کا تیل، انبیاء علیہم السلام کی غذا ہے۔[۸۶]

۴۹۵۔ گردے نہ کھانا

عیون میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ گردے نہیں کھاتے تھے اور نہ کھانے کی وجہ یہ بتاتے تھے کہ وہ حیوان کے مقام پیشاب سے نزدیک ہوتے ہیں۔[۸۷]

۴۹۶۔ دستر خوان پر دوسروں کا خیال رکھنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ایک مرتبہ انصار کی جانب سے آنحضرتؐ کو پیالہ میں چاول بطور ہدیہ پیش کئے گئے آپ نے جناب سلمان رضی اللہ عنہ جناب مقداد رضی اللہ عنہ اور جناب ابوذر رضی اللہ عنہ کو بلایا کہ کھائیں انھوں نے کھانے سے بہت جلد اپنے ہاتھ کھینچ لئے اور معذرت کرنے لگے تو حضورؐ نے فرمایا: ''ابھی تو تم لوگوں نے کچھ کھایا ہی نہیں؟! جو ہم سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ زیادہ کھائے.'' [۸۸]

۴۹۷۔ مومن کی دعوت قبول کرنا

اسی کتاب میں انھیں امامؑ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر کوئی مومن مجھے گوسفند کے دست اور پایہ کی دعوت دے تو میں اسے قبول کرلوں گا اور یہ دین کا جزء ہے اور اگر کوئی مشرک یا منافق ایک پورا اونٹ ذبح کر کے میری دعوت کرے تو میں اسے ٹھکرادوں گا یہ بھی دین کا جزء ہے خداوند عالم نے مشرکین و منافقین کی داد و دہش اور ان کا کھانا میرے لئے ممنوع قرار دیا ہے. [۸۹]

۴۹۸۔ لہسن نہ کھانا

بحار میں مروی ہے: آنحضرتؐ لہسن، پیاز اور کراث (ساگ، پات) نہیں کھاتے تھے. [۹۰]

۴۹۹۔ کھاتے وقت جوتے اتارنا

محاسن میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: کھاتے وقت اپنے جوتے اتار لیا کرو کیونکہ یہ سنت جمیلہ ہے اور پیروں کے لئے باعث راحت بھی ہے. [۹۱]

۵۰۰۔ عدلے کا گوشت پسند کرنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کو ماہیچہ اور دست کا گوشت پسند تھا آپ کو "ران" کا گوشت پسند نہ تھا کیونکہ یہ مثانہ سے قریب ہوتا ہے۔ [۹۲]

یہ روایت، محاسن اور علل میں بھی ہے۔ [۹۳]

۵۰۱۔ کھانے کا عیب نہ نکالنا

عوارف المعارف میں ہے: آنحضرتؐ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہ نکالا اگر آپ کو اشتہا اور رغبت ہوتی تھی تو نوش فرماتے تھے ورنہ چھوڑ دیتے تھے۔ [۹۴]

۵۰۲۔ کھانے میں پھونک نہ مارنا

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ کسی کھانے پر پھونک نہیں مارتے تھے اور پانی کے ظرف میں بھی سانس نہیں لیتے تھے۔ [۹۵]

۵۰۳۔ سرکہ وسبزی

اسی عوارف میں ہے: دسترخوان پر سرکہ اور سبزی رکھنا سنت ہے۔ [۹۶]

۵۰۴۔ حلوا نہ کھانا

محاسن میں ہے: آنحضرتؐ کو حلوا پیش کیا گیا لیکن آپ نے اسے نوش نہ فرمایا تو عرض کیا گیا: کیا اس کا کھانا حرام ہے؟ فرمایا: حرام نہیں ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ ایسی چیزوں کی عادت پڑے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا: تم اپنی دنیاوی زندگی میں اپنے مزے اڑا چکے۔ (احقاف: ۲۶/۴۶، ۲۰) [۹۷]

۵۰۵۔ بلی پر مہربانی

مجمع البیان میں ہے: آنحضرتؐ غذا کے ظروف کو بلی کے لئے بڑھا دیتے تھے۔ [۹۸]

۵۰۶۔ ہاتھ سے کھانا

دعائم میں مروی ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پانچ انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے اور فرماتے تھے: آنحضرتؐ اسی طرح کھانا نوش فرماتے تھے وہ متکبر لوگوں کی طرح نہیں کھاتے تھے۔ [۹۹]

۵۰۷۔ منقیٰ اور خرما کھانا

اسی کتاب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: ہم آنحضرتؐ کے لئے منقے اور چھوارے پانی میں بھگو دیتے تھے مکمل طور سے بھیگ جانے کے بعد پہلے اور دوسرے دن تک آپ وہ پانی نوش فرماتے تھے جب وہ بدل کر خراب ہو جاتا تو آپ کے حکم سے اسے پھینک دیا جاتا تھا۔ [۱۰۰]

باب ۱۰

آداب خلوت و بیت الخلا

خلوت اور مستراح سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن و آداب

۵۰۸۔ کسی نے خلوت کے وقت نہ دیکھا

شہید ثانیؒ کی کتاب شرح نفلیہ میں ہے: آنحضرتؐ کو کسی نے بھی خلوت (وطہارت) کے وقت نہیں دیکھا. [۱]

۵۰۹۔ ناک کی رطوبت اور تھوک کو چھپانا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کے ناک آتی تو اپنے سر مبارک کو چھپا لیتے تھے پھر ناک (آلائش) کو زمین میں چھپا دیتے تھے اسی طرح جب آپ زمین پر تھوکتے تو اسے بھی چھپا دیتے اور جب بیت الخلا میں تشریف

لے جاتے تو اپنے سر مبارک کو بھی (کپڑے سے) چھپا لیتے تھے. [۲]

۵۱۰۔ خدا اور فرشتوں سے شرم

امالی طوسیؒ میں ہے: آنحضرتؐ نے جناب ابوذرؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ابوذر! (رضی اللہ عنہ) خدا سے شرم کرو! اس خدا کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب میں بیت الخلا میں جاتا ہوں تو اپنے لباس سے سر کو چھپا لیتا ہوں مجھے ان دو فرشتوں سے شرم آتی ہے جو میرے ساتھ ہوتے ہیں. [۳]

۵۱۱۔ سر چھپانا

شیخ مفیدؒ کی کتاب مقنعہ میں ہے: قضائے حاجت کے وقت اگر سر کھلا ہو تو اس کا چھپانا آنحضرتؐ کی سنت ہے. [۴]

۵۱۲۔ استبراء

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ پیشاب کرنے کے بعد تین (۳) مرتبہ مجرائے بول کو (اس کی جڑ سے سرے تک) کھینچتے تھے. [۵]

۵۱۳۔ انگوٹھی کا نقش

کافی میں حسین بن خالد سے مروی ہے: میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا: ایک حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرتؐ کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نقش تھا اور آپ انگوٹھی پہنے ہوئے آبدست لیتے تھے نیز حضرت علی علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے تو کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ فرمایا: ہاں! راویوں نے صحیح بیان کیا ہے! میں نے عرض کیا: کیا ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں؟ فرمایا: وہ دونوں حضرات داہنے ہاتھ میں انگوٹھی

پہنتے تھے اور تم لوگ بائیں ہاتھ میں پہنتے ہو! [۶]

۵۱۴۔ بَراءؓ کی عظمت اور سنت کا اجرا

خصال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی تین (۳) سنتیں براء بن معرور انصاریؓ کے متعلق جاری ہوگئیں:

ا۔ پہلے لوگ پتھر سے طہارت کرتے تھے ایک مرتبہ بَراءؓ نے کدو کھالیا ان کا شکم (مزاج) نرم ہوگیا تو انھوں نے پانی سے آبدست لیا خدا نے ان کے متعلق یہ آیت نازل کی: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ: خداوند عالم توبہ کرنے والوں اور پاک و پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے. (بقرہ: ۲/۲۲۲)

۲۔ جب براءؓ کی وفات کا وقت آیا تو وہ مدینہ منورہ میں تھے (آنحضرتؐ مکہ مکرمہ میں تھے) انھوں نے آنحضرتؐ سے نہایت محبت کے پیش نظر یہ کہا:

''ان کا چہرہ رسول اکرمؐ (قبلہ) کی طرف پھیر دیا جائے''.

اسی لئے مُردہ کو قبلہ رخ دفن کرنا آنحضرتؐ کی سنت بن گیا.

۳۔ براءؓ نے وصیت کی کہ ان کا ایک تہائی مال آنحضرتؐ کو دے دیا جائے اسی لئے ثلث کی وصیت، سنت بن گئی. [۷]

۵۱۵۔ پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سب سے زیادہ پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز کرتے تھے اسی لئے پیشاب کے لئے کسی بلندی پر چلے جاتے تھے یا ایسی جگہ چلے جاتے تھے جہاں خاک کی کثرت ہوتا کہ پیشاب کی چھینٹیں نہ پڑیں. [۸]

۵۱۶۔قضائے حاجت کے لئے مخصوص لباس

جعفریات میں ہے: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا: پیارے نور نظر! میرے واسطے قضائے حاجت کے لئے ایک مخصوص لباس تیار کرو کیونکہ میں نے مکھیوں کو دیکھا ہے کہ وہ نجس مرطوب چیزوں پر بیٹھنے کے بعد میرے لباس پر آ کر بیٹھ جاتی ہیں.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا بیان ہے: جب میں نے لباس تیار کر کے بابا کی خدمت میں پیش کیا تو فرمایا: آنحضرتؐ اور ان کے اصحاب کے پاس صرف ایک ہی لباس ہوتا تھا! یہ کہہ کر اسے کنارے ہٹا دیا. [۹]

ضمیمۂ خلوت و بیت الخلا

۵۱۷۔بیت الخلا کے آداب

ہدایہ میں ہے: بیت الخلا میں جانے کے لئے سنت یہ ہے کہ داہنے پیر سے پہلے بایاں پیر رکھا جائے، سر کو چھپایا جائے اور ذکر خدا کیا جائے. [۱۰]

۵۱۸۔بیت الخلا کی دعا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: بیت الخلا میں جانے کے لئے سنت یہ ہے کہ ذکر خدا کے بعد اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيم اور پھر فراغت کے بعد یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَآ اَخْرَجَ مِنِّىْ مِنَ الْاَذٰى فِىْ يُسْرٍ وَّ عَافِيَةٍ: خدا کا شکر ہے کہ اس نے سہولت و سلامت کے ساتھ میرے بدن سے غذا کی فضول چیزوں کو خارج کیا. [۱۱]

محاسن اور علل میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ [۱۲]

۵۱۹۔ طہارت، نماز کے لئے شرط ہے

تہذیب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: طہارت، نماز کے لئے شرط ہے اور پاخانہ سے طہارت کے لئے تین (۳) عدد پتھر کافی ہیں آنحضرتؐ کی سنت یہی ہے لیکن پیشاب کے بعد پانی سے پاک کرنا ضروری ہے۔ [۱۳]

یہ روایت، استبصار میں بھی ہے۔ [۱۴]

۵۲۰۔ طہارت کی سنت

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: طہارت میں تین (۳) پتھروں کا استعمال کرنا سنت ہے اس کے بعد پانی سے بھی دھوئے۔ [۱۵]

۵۲۱۔ پانی سے طہارت کی سنت

دعائم میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: پانی سے طہارت کرنے میں سنت یہ ہے کہ پہلے پیشاب کے مقام کو پاک کرے اس کے بعد پاخانہ کے مقام کو پس ان دونوں کو ایک ساتھ نہ دھوئے۔ [۱۶]

۵۲۲۔ سفر میں قضائے حاجت

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ سفر کے دوران قضائے حاجت کے لئے لوگوں سے بہت دور ہٹ جاتے تھے جب نظروں سے پوشیدہ ہو جاتے تو قضائے حاجت کرتے تھے۔ [۱۷]

۵۲۳۔ سر کو ڈھانکنا

اسی کتاب دعائم میں ہے: آنحضرتؐ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو اپنے سر مبارک کو چھپا لیتے تھے اس حالت میں کسی نے آپ کو نہ دیکھا۔ [۱۸]

۶۔ پنڈلی

جابر بن سمرہ کا بیان ہے: آنحضرتؐ کی پنڈلیاں ظریف و باریک تھیں. [۳]

۷۔ محاسن کے سفید بال

ابو جُحیفہ کا بیان ہے: رخسار اور ٹھڈی پر کچھ سفید بال نظر آتے تھے. [۴]

۸۔ گیسو

ام ہانی کا بیان ہے: میں نے دیکھا کہ حضورؐ اپنے بالوں کے چار گیسو بنائے ہوئے تھے. [۵]

ابن شہر آشوبؒ راوی ہیں: صحیح یہ ہے کہ حضرتؐ کے دو گیسو تھے اور یہ ان کے جد اعلیٰ جناب ہاشم ؑ کی رسم تھی. [۶]

۹۔ بالوں کے اوصاف و شمار

انس بن مالک نے بیان کیا: آنحضرتؐ کے تمام سر اور چہرہ میں صرف چودہ (۱۴) عدد سفید بال تھے. [۷]

دوسرا قول یہ ہے:

سترہ (۱۷) عدد سفید بال تھے. [۸]

عبداللہ بن عمر نے کہا:

بیس (۲۰) بال سفید تھے جو ضعیفی کی علامت کے طور پر تھے. [۹]

براء بن عازب کا بیان ہے:

باب ۱۱

آداب مُردگان

مُردوں اور ان سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن و آداب

۵۲۴۔ پھنسیوں سے خدا کی پناہ

مکارم میں ہے: جب آنحضرتؐ اپنے جسم مبارک پر کوئی پھنسی دیکھتے تو خدا سے پناہ مانگتے اس کی بارگاہ میں عجز و مسکنت کا اظہار کرتے اور گڑگڑاتے تھے حضرتؐ سے کہا جاتا: یارسول اللہؐ! اس کے نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے.

آپ فرماتے: جب خدا کسی چھوٹی چیز کو بڑی کرنا چاہے تو بڑی کر دیتا ہے اور جب کسی بڑی چیز کو چھوٹی کرنا چاہے تو چھوٹی کر دیتا ہے.[۱]

۵۲۵۔ دُہری بیماری اور دُہرا ثواب

کتاب التمحیص میں ابو سعید خدری سے مروی ہے: ایک مرتبہ آنحضرتؐ بخار میں مبتلا تھے انھوں نے حضورؐ کے لحاف پر ہاتھ رکھا بخار کی گرمی کا احساس کیا عرض کیا: یارسول اللہؐ! آپ کا بخار بہت زیادہ ہے!

فرمایا: ہمارے اوپر اسی طرح شدید بلا و مصیبت نازل ہوتی ہے اور ہمارا اجر و ثواب بھی اسی طرح دُہرا ہوتا ہے۔ [۲]

چند حدیثیں اس سلسلہ میں گزر چکیں کہ آپ بیمار پرسی کے لئے جاتے تھے۔

۵۲۶۔ مُردہ کو تابوت میں اٹھانے کا طریقہ

کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: تابوت کو اس طرح اٹھانا سنت ہے کہ اٹھانے والے افراد اس کے چاروں گوشوں کو اپنے کندھے پر رکھیں پھر اس کے بعد اٹھائیں یہ تطوع (مستحب) ہے۔ [۳]

۵۲۷۔ تابوت اٹھانے کی ترتیب

اسی کتاب میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے: جنازہ اٹھانے کے دوران تابوت کو چاروں طرف سے اٹھانا سنت ہے اور اس کی ترتیب اس طرح ہے: پہلے میت کے داہنے حصہ کو کندھے پر اٹھائیں پھر داہنی جانب پیر کا حصہ پھر بائیں جانب پیر کا حصہ اور آخر میں بائیں حصہ کو اٹھائیں اس ترتیب سے کہ چاروں گوشے کندھے پر پڑیں۔ [۴]

۵۲۸۔ جنازہ دیکھ کر نہ اٹھنا

قرب الاسناد میں مروی ہے: ایک مرتبہ حضرت امام حسن علیہ السلام اپنے چند اصحاب کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے یکا یک لوگ سامنے سے ایک جنازہ لے کر گزرے کچھ اصحاب کھڑے ہو گئے لیکن امام علیہ السلام اسی طرح بیٹھے رہے جب لوگ جنازہ کو لے کر چلے گئے تو بعض لوگوں نے امام علیہ السلام سے پوچھا:

خدا آپ کو سلامتی و عافیت دے آپ کیوں نہیں کھڑے ہوئے؟ جب کہ آنحضرتؐ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ صرف ایک مرتبہ ایک جنازہ کو دیکھ کر اٹھے تھے ایک یہودی کا جنازہ تنگ جگہ سے جا رہا تھا تو آنحضرتؐ اس وجہ سے اٹھ گئے تھے کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر مبارک سے اوپر نہ ہونے پائے.[۵]

۵۲۹۔ جنازہ کی مشایعت میں اندوہ

قطب الدینؒ کی کتاب دعوات میں ہے: آنحضرتؐ جنازہ کی مشایعت کے دوران بہت محزون ہوتے تھے اپنے نفس کے متعلق غور و فکر کرنے لگتے تھے اور اس وقت کم بولتے بھی تھے.[۶]

۵۳۰۔ قبر پر تین مٹھی مٹی ڈالنا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: میت دفن ہونے کے بعد آنحضرتؐ تین (۳) مٹھی مٹی قبر پر ڈالتے تھے.[۷]

۵۳۱۔قبر پر ہاتھ رکھنا

کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: جب بنی ہاشم کا کوئی شخص مرتا تھا تو آنحضرتؐ اس کے لئے کچھ ایسے مخصوص کام انجام دیتے جو دوسروں کے لئے انجام نہیں دیتے تھے چنانچہ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد قبر پر پانی چھڑکتے تھے پھر اپنی ہتھیلی قبر پر رکھ دیتے تھے کہ آپ کی انگلیاں مٹی کے اندر چلی جاتی تھیں جب کوئی غریب (اجنبی) یا مدینہ کا مسافر، شہر میں وارد ہوتا تھا اور وہ رسول اکرمؐ کی ہتھیلی کا نشان کسی نئی قبر پر دیکھتا تھا تو پوچھتا تھا: خاندان آل محمد (علیہم السلام) سے کون رحلت کر گیا؟! [۸]

۵۳۲۔قبر پر ہاتھ رکھنے کا طریقہ

اسی کتاب میں عبدالرحمٰن بن ابوعبداللہ سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: قبر پر ہاتھ رکھنے کا کیا مطلب اور کیوں لوگ ہاتھ رکھتے ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ نے اپنے بیٹے کے لئے یہ کام انجام دیا تھا جب قبر پر پانی ڈالا گیا تو آپ نے اس پر ہاتھ رکھا تھا.

میں نے عرض کیا: میں مسلمانوں کی قبر پر کیسے ہاتھ رکھوں؟

امام علیہ السلام اس وقت قبلہ رخ تھے اپنے دست مبارک سے میری طرف اشارہ کیا زمین پر رکھ کر بتایا پھر اٹھا لیا اور فرمایا: اس طرح. [۹]

۵۳۳۔مبارکباد اور تعزیت کا طریقہ

شہد ثانیؒ کی کتاب مسکّن الفواد میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ تعزیت پیش کرتے وقت فرماتے تھے: آجَرَکُمُ اللّٰهُ وَ رَحِمَکُمْ : خدا تمہیں اجر

دے اور رحم کرے.

جب کسی کو مبارک باد پیش کرتے تو فرماتے تھے: بَارَکَ اللّٰهُ لَکُمْ وَ بَارَکَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ: خدا تمھیں مبارک کرے اور تمھارے لئے بابرکت قرار دے. [۱۰]

۵۳۴۔ مصیبت میں ہزار رکعت نماز، صدقہ وروزہ

دعوات راوندیؒ میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے: جب حضرت علی علیہ السلام پر کوئی مصیبت پڑتی تھی تو اسی دن ہزار رکعت نماز پڑھتے، ساٹھ (۶۰) فقیروں کو صدقہ دیتے، تین (۳) دن روزے رکھتے اور اپنی تمام اولادوں سے فرماتے تھے: تم لوگ بھی مصیبت کے وقت میری طرح کیا کرو کیونکہ میں نے آنحضرتؐ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے.

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ اپنے پیغمبرؐ کی پیروی کرو ان کی مخالفت نہ کرو ورنہ خدا تم سے مخالفت کرنا شروع کردے گا خداوند عالم کا ارشاد ہے: وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ: اور جو صبر کرے اور قصور کو معاف کردے تو یقیناً یہ بڑے حوصلے اور قوی ارادے کا کام ہے. (شوریٰ: ۴۲/۴۳) اس کے بعد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: میں ہمیشہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی سیرت پر عمل کرتا ہوں. [۱۱]

ضمیمہ مُردگان

۵۳۵۔ بیمار پرسی

مکارم میں انس بن مالک سے مروی ہے: آنحضرتؐ بیماروں کی عیادت کرتے اور جنازہ کی مشایعت فرماتے تھے۔ [۱۲]

یہ روایت، مکارم کے علاوہ دوسری کتابوں میں بھی ہے۔ [۱۳]

۵۳۶۔ عیادت کی دعا

مجالس طوسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کسی بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس کے لئے اس طرح دعا فرماتے تھے: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ الْبَاسِ وَ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَاشَافِيَ اِلَّا اَنْتَ : خدایا! بیماری تیرے اختیار میں ہے اسے برطرف کردے اور شفا دے دے کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے علاوہ کوئی شفا نہیں دے سکتا ہے۔ [۱۴]

تقریباً ایسی ہی روایت، مکارم الاخلاق میں بھی ہے۔ [۱۵]

۵۳۷۔ آنکھ کے درد کی شفا کے لئے دعا

طب الائمہ (علیہم السلام) میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ یا ان کے اہل وعیال یا اصحاب میں سے کوئی ایک آنکھ کے درد میں مبتلا ہوتا تو آپ شفا کے لئے یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَ اجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي وَ اَرِنِي فِيْهِ ثَارِي : خدایا! مجھے میرے کان اور آنکھ سے بہرہ مند کر اور ان دونوں کو میرا وارث قرار دے اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس سے خلاصی دلا اور اس سے میرا انتقام لے لے۔ [۱۶]

۵۳۸۔ بخار کے لئے دعا
مکارم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے ہمیں تمام بیماریوں، بخار اور سردرد سے نجات وشفا کے لئے یہ دعا تعلیم دی ہے:
"بِاسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ"
میں خدائے بزرگ کے نام سے یہ دعا کرتا ہوں ہر اس رگ کے شر سے جس میں شدت کے ساتھ خون جاری ہوتا ہے اور دوزخ کی گرم آگ کے شر سے عظیم خدا سے پناہ مانگتا ہوں. [۱۷]

۵۳۹۔ روزہ اور نماز سے استعانت
مجموعۂ ورامؒ میں ہے: آنحضرتؐ جب کسی چیز سے محزون وغمگین ہوتے تو روزہ اور نماز سے استعانت کرتے تھے. [۱۸]

۵۴۰۔ مصیبت کے وقت دعا اور نماز
مسکن الفواد میں ہے: جب آنحضرتؐ پر کوئی مصیبت پڑتی تھی تو اٹھ کر وضو کرتے دو رکعت نماز پڑھتے اور فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ قَدْ فَعَلْتُ مَا اَمَرْتَنَا فَاَنْجِزْ لَنَا مَا وَعَدْتَنَا: خدایا! میں نے وہ کام انجام دیا جس کا تو نے حکم دیا ہے پس تو نے ہم سے جس چیز کا وعدہ کیا ہے اسے پورا کر! [۱۹]

۵۴۱۔ قضاء پر رضا
کافی میں علاء بن کامل سے مروی ہے: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت

میں بیٹھا ہوا تھا حضرت کے بیت الشرف کے اندر سے کسی خاتون کے نالہ وفریاد کی آواز آنے لگی حضرت کھڑے ہو گئے پھر بیٹھے اور یہ آیت پڑھی: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُونَ، اس کے بعد پھر پچھلی گفتگو کرنے لگے آخر میں فرمایا: ہم اہل بیت کو یہ پسند ہے کہ ہماری جان، مال اور اولاد سب صحیح وسالم ہوں لیکن جب قضائے الٰہی نازل ہوتی ہے تو ہم صرف اسی چیز کو دوست رکھتے ہیں جسے خدا ہمارے لئے پسند کرتا ہے۔ [۲۰]

کلینیؒ نے اس مضمون کو دو دوسری حدیثوں میں بھی نقل کیا ہے اور صدوقؒ نے بھی فقیہ واکمال دونوں میں نقل کیا ہے۔ [۲۱]

۵۴۲۔ حنوط میں کافور کی سنت ومقدار

کافی میں مروی ہے: مردہ کے لئے کافور کی یہ مقدار سنت ہے: تیرہ درہم اور ایک تہائی درہم کیونکہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرتؐ کے لئے چالیس (۴۰) درہم کے برابر لائے تھے آپ نے اسے تین حصوں میں تقسیم فرمایا: ایک حصہ اپنے لئے رکھا، ایک حصہ حضرت علی علیہ السلام کے لئے اور ایک حصہ حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے لئے رکھا۔ [۲۲]

اس مضمون کی روایت، تہذیب، علل، فقیہ وفقہ الرضا علیہ السلام اور ھدایہ میں بھی ہے۔ [۲۳]

۵۴۳۔ واجبی کفن کی مقدار

اسی کافی میں زرارہؒ اور محمدؒ بن مسلمؒ سے مروی ہے: ہم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: کیا مردہ کے لئے عمامہ بھی کفن کا جزء شمار ہوتا ہے؟ فرمایا: نہیں! کفن میں صرف تین چیزیں واجب ہیں (لنگی، پیراہن، چادر) اگر تینوں کپڑے

میسر نہ ہوسکیں تو صرف ایک ایسا کپڑا جو پورے بدن کو چھپا لے ضروری ہے نہ اس سے کم اور نہ زیادہ، البتہ پانچ (۵) کپڑوں تک سنت ہے اس سے زیادہ بدعت ہے اور عمامہ بھی سنت ہے.[۲۴]

یہ روایت، تہذیب میں بھی ہے.[۲۵]

۵۴۴۔جریدتین (دو تازی لکڑیوں) کی سنت

تہذیب میں ہے: جریدتین (کفن کے اندر دو تر و تازی لکڑیاں رکھنا) بھی سنت ہیں.[۲۶]

یہ روایت، مقنع وفقیہ میں بھی ہے.[۲۷]

۵۴۵۔پاکیزہ مال سے کفن کی خریداری

غیبت شیخ طوسیؒ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے: ہم اہل بیت (علیہم السلام) عورتوں کے مہر، واجبی حج اور کفن کے لئے اپنے پاکیزہ ترین مال کو خرچ کرتے ہیں اور میرے پاس ابھی سے میرا کفن رکھا ہوا ہے... .[۲۸]

۵۴۶۔نماز میت میں کھڑے ہونے کی جگہ

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب کسی مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے تو اس کے سینہ کے سامنے کھڑے ہوتے اور اگر کسی عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے تو اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوتے تھے.[۲۹]

یہ مضمون، دعائم میں بھی ہے اور تہذیب میں امام ابو جعفر (باقر) علیہ السلام سے مروی ہے.[۳۰]

آنحضرتؐ کے بال لٹک کر شانوں تک پہونچ جاتے تھے.[۱۰]

انس بن مالک کا بیان ہے:

حضرتؐ کے سر کے بال کانوں کی لوتک آجاتے تھے.[۱۱]

عائشہ کا بیان ہے:

حضورؐ کے بال اتنے لمبے تھے کہ کانوں کی لو کے نیچے پہنچ جاتے تھے لیکن شانوں تک نہیں پہنچ پاتے تھے.[۱۲]

۱۰۔خوشبوئے نبوت

قصص الانبیاء میں منقول ہے: آنحضرتؐ جس راستہ سے بھی گزر جاتے تھے لوگ ان کے پسینہ کی خوشبو سے سمجھ جاتے تھے کہ حضورؐ یہاں سے گزرے ہیں آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ کو سجدہ کرنے لگتے تھے.[۱۳]

۱۱۔نینداور دل کی بیداری

صفارؒ نے بصائر الدرجات میں زرارہؒ سے مسند طور پر روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم تمام پیغمبروں کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ہمارے دل بیدار رہتے ہیں اور جس طرح ہم آگے کی چیزیں دیکھتے ہیں اسی طرح پیچھے بھی دیکھتے ہیں.[۱۴]

۱۲۔مہر نبوت یا نبوی معجزہ

کتاب خرائج میں ہے کہ حضورؐ کا ایک معجزہ جس کا ہر کافر اور مومن نے اعتراف کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان بہت زیادہ بال تھے اس کے باوجود مہر نبوت

۵۴۷۔ مشایعت کے آداب
غوالی اللئالی میں ابو سعید خدری سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب بھی کسی جنازہ کی مشایعت کے لئے یا نماز عید کے لئے نکلے کبھی سوار نہ تھے۔ [۳۱]

۵۴۸۔ عورت کو قبر کے اندر محرم اتارے
کافی میں حضرت امام علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی سنت یہ ہے کہ عورت کو وہ مرد قبر کے اندر اتارے جو اس کی زندگی میں اسے دیکھ سکتا تھا۔ (اس کا محرم تھا) [۳۲]
اس مضمون کی روایت، جعفریات میں بھی ہے۔ [۳۳]

۵۴۹۔ قبر کے اندر اترنے کے آداب
کافی میں علیؒ بن یقطینؒ سے مروی ہے: میں نے امام ابوالحسن (کاظم) علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عمامہ، ٹوپی، جوتے اور طیلسان (کشادہ لباس) کے ساتھ قبر کے اندر نہ اترو، تمام بٹنوں کو کھول لو کیونکہ آنحضرتؐ کی سنت یہی تھی اور خدا سے شیطان کی پناہ مانگو، سورۂ فاتحہ، سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور آیت الکرسی پڑھو۔ [۳۴]
یہ روایت، علل اور تہذیب میں بھی ہے۔ [۳۵]

۵۵۰۔ دعائے دفن
اسی کتاب میں عمر بن اُذَنیہ سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک مردہ کی قبر پر مٹی ڈال رہے تھے آپ تھوڑی دیر خاک کو اپنے ہاتھ میں روکے رہے پھر اسے قبر پر ڈالا خاک تین مٹھی تھی میں نے امام علیہ السلام سے اس کی وجہ

پوچھی تو فرمایا: اے عمر! میں اس وقت یہ دعا پڑھ رہا تھا:

اِیمَاناً وَّ تَصْدِیقاً بِبَعْثِکَ، ھٰذَا مَاوَعَدَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ تَسْلِیماً : خدایا! میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور قیامت میں قبر سے اٹھنے کا یقین رکھتا ہوں یہ وہ چیز ہے جس کا خدا اور اس کے رسولؐ نے ہم سے وعدہ کیا ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں.

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ اسی طرح عمل کرتے تھے اور یہ عمل، سنت بن گیا. [۳۶]

۵۵۱۔قبر پر پانی چھڑکنا

قرب الاسناد میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: مردہ کو دفن کرنے کے بعد سنت ہے کہ قبر پر پانی چھڑکا جائے. [۳۷]

۵۵۲۔پانی چھڑکنے کی سنت

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: مردہ کو دفن کرنے کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے: قبلہ رخ ہو کر سر کی جانب سے پانی ڈالنا شروع کرے آخر تک جائے پھر تھوڑا سا پانی قبر کے بیچ میں بھی چھڑک دے اسی طرح چھڑکنا سنت ہے. [۳۸]

۵۵۳۔قبر کی بلندی

فقہ الرضا علیہ السلام میں مروی ہے: سنت یہ ہے کہ قبر، زمین سے چار انگل اونچی ہو اس سے زیادہ اونچی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے قبر کے اوپر کا حصہ برابر ہونا چاہئے اونٹ کے کوہان کے مانند اٹھا ہوا نہیں ہونا چاہئے. [۳۹]

۵۵۴۔ مرحوم کے گھر والوں کے لئے کھانا لے جانا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب علیہ السلام شہید ہو گئے تو آنحضرتؐ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو حکم دیا کہ تین دنوں تک اسماء (رضی اللہ عنہا) بنت عمیس (زوجۂ جعفر طیار رضی اللہ عنہ) کے لئے کھانا پکائیں اسی طرح آنحضرتؐ نے ایک حکم یہ بھی دیا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آپ کی تمام بیویوں کے ساتھ اسماء (رضی اللہ عنہا) کے پاس جائیں اور تین دنوں تک ان کے گھر میں عزاداری کریں.

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بعد یہ سنت قائم ہو گئی کہ جس کے گھر کا کوئی مرجائے اس کے گھر تین (۳) دنوں تک کھانا پہنچایا جائے. [۴۰]

اس مضمون کی روایت، محاسن، فقیہ، فقہ الرضا علیہ السلام اور امالی طوسیؒ میں بھی ہے. [۴۱]

۵۵۵۔ مردہ کے سوگ میں خرچ

اسی کافی میں ہے: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے وصیت کی کہ آپ کے سوگ میں آٹھ سو (۸۰۰) درہم خرچ کیے جائیں آپ اس عمل کو سنت جانتے تھے آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا کہ جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کیا جائے کیونکہ وہ مصیبت میں گرفتار ہیں. [۴۲]

۵۵۶۔ مصیبت زدہ کے گھر کھانا بھیجنا

کتاب فقیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: مصیبت زدہ لوگوں کے پاس کھانا کھانا یہ زمانۂ جاہلیت کا دستور تھا آنحضرتؐ کی سنت یہ تھی کہ ان کے پاس کھانا بھیجتے تھے. [۴۳]

باب ۱۲

آداب معالجہ

علاج کے سلسلہ میں آنحضرتؐ کے سنن و آداب

۵۵۷۔ سر کی حجامت

قرب الاسناد میں ہے: آنحضرتؐ اپنے سر مبارک کے بیچ کے حصہ میں حجامت کراتے (پچھنے لگواتے) تھے ابو طیبہ نے حجامت کے خاص آلہ سے آنحضرتؐ کی حجامت کی جو تانبے کا تھا، آپ نے انھیں تین کلو کھجوریں دیں.

آنحضرتؐ کے سر میں جب بھی درد ہوتا تھا ناک کے اندر روغن گنجد (تلی کا تیل) ڈالتے تھے.[۱]

کلینیؒ نے بھی اس کی روایت کی ہے[۲] اور باب نظافت میں یہ روایت گزر چکی ہے کہ آنحضرتؐ سر درد کے وقت اپنی دونوں بھوؤں پر تیل لگاتے تھے.[۳]

۵۵۸۔زکام کا علاج نہ کرنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ زکام میں مبتلا ہوتے تھے تو اس کا علاج نہیں کرتے اور فرماتے تھے: ہر انسان کے اندر جذام کی ایک رگ موجود ہوتی ہے جب وہ زکام میں مبتلا ہوتا ہے تو جذام سے نجات پا جاتا ہے۔ [۴]

۵۵۹۔بیماری میں کھجور سے پرہیز

اسی کتاب میں محمد بن فیض سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا ہے تو ڈاکٹر اسے کھانے کی چیزوں سے پرہیز کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل بیت (علیہم السلام) صرف کھجوروں سے پرہیز کرتے ہیں اور ہم تو صرف سیب اور ٹھنڈے پانی ہی سے اپنا علاج کر لیتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: آپ حضرات کیوں کھجور سے پرہیز کرتے ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام بیمار تھے تو آنحضرتؐ نے انھیں کھجور سے پرہیز کرنے کی سفارش کی تھی۔ [۵]

ضمیمۂ معالجہ

۵۶۰۔ حجامت، نجات دہندہ ہے

معانی الاخبار میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے سر کے درمیانی حصہ میں حجامت کراتے تھے اور اسے مُغیثہ (پناہ دینے والی حجامت) یا مُنقِذہ (نجات دینے والی حجامت) کہتے تھے۔[٦]

۵۶۱۔ حجامت کا وقت

مکارم میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ دوشنبہ کو عصر کے وقت حجامت کراتے تھے۔[۷]

یہ روایت، خصال میں بھی ہے۔[۸]

۵۶۲۔ سر درد سے نجات

بحار میں زید نَرسی سے مروی ہے: میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جمعہ کے دن خطمی سے سر دھونا سنت ہے اس سے رزق میں زیادتی ہوتی ہے، تنگدستی دور ہوتی ہے، کھال اور بال عمدہ ہوتے ہیں اور سر درد سے بھی نجات ملتی ہے۔[۹]

۵۶۳۔ سدر سے سر دھونے کی فضیلت

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ اپنے سر مبارک کو سدر (بیر) سے دھوتے اور فرماتے تھے: جو شخص اپنا سر، سدر سے دھوئے گا خداوند عالم اس سے شیطان کو دور کرے گا جس سے شیطان کا وسوسہ دور ہو جائے گا وہ گناہ نہیں کرے گا اور جو گناہ نہیں کرے گا

وہ جنتی بن جائے گا۔ [۱۰]

پہلے معنی کو صدوقؒ نے ثواب الاعمال میں نقل کیا ہے۔ [۱۱]

۵۶۴۔ انبیاء (علیہم السلام) کی دوا

طب الائمہ (علیہم السلام) میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: حجامت کرانا، نورہ لگانا اور سعوط (ایک مخصوص عطر جسے چھینک کے لئے ناک کے پاس لگاتے ہیں) یہ تینوں انبیاء علیہم السلام کی دوائیں ہیں۔ [۱۲]

۵۶۵۔ شفا بخش دعا

دعوات راوندیؒ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: کیا تمھیں ایک ایسی دعا بتادوں جس کے بعد تمھیں دوا اور ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہ رہ جائے؟ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے اس کی تعلیم دی ہے۔

اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! ہمیں بتائیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: بارش کا پانی لو اور پھر اس پر ستر (۷۰) مرتبہ سورۂ حمد، ستر (۷۰) مرتبہ سورۂ فلق، ستر (۷۰) مرتبہ سورۂ ناس اور ستر (۷۰) مرتبہ پیغمبرؐ اور ان کی آل پر صلوات اور ستر (۷۰) مرتبہ سُبحَانَ اللہ پڑھ کر دم کردو پھر سات (۷) دنوں تک بلاناغہ صبح و شام اسے پیو۔ [۱۳]

۵۶۶۔ کمر درد کی دوا

کافی میں ہے: آنحضرتؐ نے خدا کی بارگاہ میں کمر درد کی شکایت کی خدا نے حکم دیا کہ گیہوں کو گوشت کے ساتھ پکا کر (ہریسہ، حلیم) کھاؤ۔ [۱۴]

۵۶۷۔ بیماری میں حجامت

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب بیمار ہوتے تو حجامت کراتے تھے. [۱۵]

۵۶۸۔ بخار کا علاج

طب الائمہ (علیہم السلام) میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ہمارے جد نامدار نے بخار کے علاج کے لئے نہار منہ دس درہم (ایک مثقال) شکر کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کیا اور اس کے علاوہ کچھ بھی استعمال نہیں کیا. [۱۶]

اس روایت میں "جد" سے مراد "رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں.

باب ۱۳

آداب مسواک

مسواک کے متعلق آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۵۶۹۔ مسواک کرنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: اَلسِّوَاکُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: مسواک کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔[۱]

۵۷۰۔ مسواک سے منہ کی صفائی

خصال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: مسواک خداوند عالم کی خوشنودی اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نیز منہ کی پاکیزگی وصفائی کا باعث ہے۔[۲]

ظاہر تھی. [۱۵]

۱۳۔ سایہ

کتاب مناقب میں منقول ہے کہ زمین کے اوپر خیر المرسلین کا سایہ نہیں پڑتا تھا بلکہ آنحضرتؐ کے سایہ ہی نہ تھا. [۱۶]

۱۴۔ دلربا تلاوت

کافی میں ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے اپنی سند کے ذریعہ روایت کی ہے کہ علی بن محمد نوفلی ناقل ہیں: ہم ایک مرتبہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے آواز کی بحث چھڑی تو امام علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام تلاوت فرماتے تھے تو لوگ سن کر بیہوش ہو جاتے تھے اگر امام علیہ السلام اپنی بہترین اور دلپذیر آواز کو ظاہر کر دیں تو لوگ تحمل نہ کر سکیں گے.

راوی نے کہا کہ میں نے پوچھا: کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں تلاوت کے وقت اپنی آواز بلند نہیں کرتے تھے؟ فرمایا: وہ صرف اسی حد تک اپنی آواز ظاہر کرتے تھے لوگوں میں جتنی قوت برداشت تھی. [۱۷]

۱۵۔ اوصاف شمائل نبویؐ

کتاب معانی الاخبار میں منقول ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے ماموں ''ہند بن ابو ہالہ'' جو پیغمبرؐ کے بہت سے اوصاف بیان کرتے تھے، سے کہا: ذرا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کریں تا کہ میری عقیدت و محبت میں اور اضافہ ہو انھوں نے کہا:

۵۷۱۔ ہر رات تین بار مسواک

مکارم میں ہے: آنحضرتؐ ہر رات تین بار مسواک کرتے تھے: ایک مرتبہ سونے سے پہلے، دوسری مرتبہ جب دعا اور نماز کے لئے بیدار ہوتے تھے اور تیسری مرتبہ نماز صبح کے لئے بیت الشرف سے باہر نکلنے سے پہلے۔ [۳]

۵۷۲۔ رات میں مسواک کرنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب نماز عشاء سے فارغ ہو جاتے تھے تو حکم دیتے کہ وضو کے لئے پانی اور مسواک لائیں آپ پانی کے ظرف کا منہ ڈھنک دیتے اپنے سرہانے رکھ کر سو جاتے تھے جب تک خدا کی مرضی ہوتی سوتے رہتے بیدار ہونے کے بعد مسواک کر کے وضو فرماتے چار رکعت نماز پڑھ کر پھر سو جاتے تھے۔

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ: یقیناً تمھارے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے پس تم بھی ان کی اقتدا کرو۔ (سورۂ احزاب: ۲۱/۳۳)

حدیث کے آخر میں امام علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ جب بھی بیدار ہوتے تھے اس وقت مسواک کرتے تھے۔ [۴]

۵۷۳۔ ہر نماز کے لئے مسواک

صدوقؒ سے کتاب مُقنع میں منقول ہے: آنحضرتؐ ہر نماز کے لئے مسواک فرماتے تھے۔ [۵]

۵۷۴۔ مسواک کا طریقہ

مکارم میں ہے: آنحضرتؐ دانتوں پر عرض میں مسواک کو رگڑتے تھے۔ [۶]

۵۷۵۔ چوب اراک کی مسواک

اسی میں ہے: آنحضرتؐ اراک نامی لکڑی سے مسواک کرتے تھے کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو اس کا حکم دیا تھا۔ [۷]

ضمیمۂ مسواک

۵۷۶۔ مسواک میں کثرت

محاسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ بہت زیادہ مسواک کرتے تھے۔ [۸]

یہ روایت، فقیہ و لب اللباب اور دعائم میں بھی ہے۔ [۹]

۵۷۷۔ سحر کے وقت مسواک

فقیہ میں ہے: سحر کے وقت وضو سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے۔ [۱۰]

۵۷۸۔ مسواک کا وقت

کافی میں ہے: سحر کے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔ [۱۱]

۵۷۹۔ چوب زیتون کی مسواک کے فوائد

لُبّ اللباب میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: مبارک درخت زیتون کی لکڑی مسواک

کے لئے بہتر ومناسب ہے اس سے منھ کے اندر خوشبو ہوتی ہے اور مسوڑھوں سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے میری اور مجھ سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام کی مسواک یہی ہوتی تھی. [۱۲]

۵۸۰۔ روزانہ دوبار مسواک کی تاکید

جامع الاخبار میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جو روزانہ دو مرتبہ مسواک کرے وہ انبیاء علیہم السلام کی سنت پر قائم ودائم ہے. [۱۳]

باب ۱۴

آداب وضو

آنحضرتؐ کے وضو کے سنن و آداب

۵۸۱۔ تجدید وضو

فقیہ میں ہے: آنحضرتؐ ہر واجبی و مستحبی نماز کے لئے وضو کی تجدید فرماتے تھے.
(باوضو ہوتے تھے لیکن نماز کے لئے پھر دوبارہ وضو کرتے تھے)[۱]

۵۸۲۔ صرف ایک بار ایک وضو سے تمام نمازوں کی ادائیگی

قطبؒ کی آیات الاحکام میں سلیمان بن بُریدہ سے مروی ہے: آنحضرتؐ ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرتے تھے ہاں! صرف فتح مکہ کے دوران آپ نے ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیں تو عمر نے سوال کیا: یارسول اللہؐ! آپ نے آج تک ایسا نہیں

کیا تھا: حضرتؑ نے فرمایا: میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔[۲]

۵۸۳۔ ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو

جعفریات میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: حضرت علی علیہ السلام ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے: اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡھَکُمۡ: اے مومنو! جب نماز کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ۔ (سورۂ مائدہ: ۶/۵)

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اسطرح حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ایک مستحبی کام انجام دیتے تھے ورنہ آنحضرتؐ اور حضرت علی علیہ السلام نیز آنحضرتؐ کے اصحاب متعدد نمازیں صرف ایک ہی وضو سے بھی پڑھ لیتے تھے۔[۳]

۵۸۴۔ وضو کا طریقہ

کافی میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے زرارہؒ سے فرمایا: کیا میں تم لوگوں سے یہ بیان نہ کروں کہ آنحضرتؐ کیسے وضو کرتے تھے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! ضرور بیان فرمائیں۔

اس کے بعد امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک ظرف لایا جائے اس میں تھوڑا سا پانی تھا اسے اپنے سامنے رکھا آستینوں کو اوپر چڑھایا داہنے ہاتھ کو پانی میں ڈالا فرمایا: یہ کام اس وقت کیا جاتا ہے جب ہاتھ پاک ہو بہر حال ہاتھ میں پانی لیا اسے پیشانی پر ڈالا بسم اللہ کہی پانی کو محاسن شریف پر پھیرا ایک مرتبہ ہاتھ کو چہرہ اور پیشانی پر پھیرا اس طرح پورا چہرہ دھولیا پھر بائیں ہاتھ کو پانی میں ڈالا ایک چلو پانی لے کر اسے داہنی کہنی

پر بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ کی کلائی اور انگلیوں تک پہنچایا پھر داہنے ہاتھ کو پانی میں ڈالا پانی لے کر بائیں ہاتھ کی کہنی پر ڈالا اسے بھی انگلیوں کے سرے تک دھلا پھر سر کے اگلے حصہ اور دونوں پیروں کی پشت پر داہنے اور بائیں ہاتھ کی تری سے مسح کیا.

زرارہؒ کا بیان ہے: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم وِتر (یکتا) ہے اور یکتائی کو دوست رکھتا ہے اسی لئے وضو کے لئے تین چلو پانی کافی ہے ایک چلو چہرہ کے لئے اور ایک ایک چلو دونوں ہاتھوں کے لئے پھر داہنے ہاتھ کی تری سے سر کے اگلے حصہ اور داہنے پیر کی پشت پر اور اسی طرح بائیں ہاتھ کی تری سے بائیں پیر کی پشت پر مسح کرے.

زرارہؒ کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ایک آدمی نے حضرت علی علیہ السلام سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کیا تھا اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے بالکل اسی طرح بیان فرمایا تھا جس طرح میں نے تمہارے لئے بیان کیا ہے.[۴]

۵۸۵۔ آنحضرتؐ کا وضو

امالی طوسیؒ میں ابو ہریرہ سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ وضو کرتے تھے تو پہلے داہنی طرف کے حصوں سے شروع کرتے تھے.[۵]

۵۸۶۔ وضو کے لئے پانی کی مقدار

تہذیب میں ابو بصیرؒ سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آب وضو کی مقدار کے متعلق سوال کیا تو حضرت نے فرمایا: آنحضرتؐ ایک مُد (تین پاؤ) پانی سے وضو اور ایک صاع (تین کلو گرام) پانی سے غسل فرماتے تھے.[۶]

۵۸۷۔اہل بیت علیہم السلام کے امتیازات

عیون میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام پر صدقہ حرام ہے اور ہم مکمل طور سے وضو کرتے ہیں اور گدھے کو جفتی کرنے کے لئے گھوڑی پر نہیں چھوڑتے ہیں. [۷]

۵۸۸۔مضمضہ واستنشاق

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا آنحضرتؐ کی سنت ہے. [۸]

ضمیمۂ وضو

۵۸۹۔وضو اور صدقہ میں مدد سے انکار

خصال میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: مجھے دو چیزوں میں کسی دوسرے کی مدد پسند نہیں ہے: ایک وضو ہے کیونکہ یہ میری نماز کے اجزاء میں سے ہے اور دوسرے صدقہ ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ خود اپنے ہی ہاتھ سے ضرورت مند کو صدقہ دوں صدقہ، خدائے رحمٰن کے ہاتھ میں پہنچتا ہے. [۹]

یہ مضمون، جعفریات میں بھی ہے. [۱۰]

۵۹۰۔رات میں آبِ وضو کا بندوبست

مناقب میں ہے: آنحضرتؐ رات کے وقت وضو کے لئے خود اپنے دست مبارک سے اپنے سرہانے پانی رکھتے تھے. [۱۱]

۵۹۱۔انگوٹھی کو ہلانا

اختصاص میں ہے: جب آنحضرتؐ نماز کے لئے وضو کرتے تھے تو اپنی انگوٹھی کو تین (۳) مرتبہ ہلاتے تھے۔ [۱۲]

۵۹۲۔سر کا مسح

مجمع البیان میں ہے: آنحضرتؐ سر کے اگلے حصہ پر مسح کرتے تھے یعنی سر کے چوتھائی حصہ پر۔[۱۳]

۵۹۳۔آنحضرتؐ کے وضو کی تفصیل

امالی طوسیؒ میں ہے: جب حضرت علی علیہ السلام نے محمد رضی اللہ عنہ بن ابوبکر کو شام کا حاکم بنا کر بھیجا تو انھیں سفارش کرتے ہوئے فرمایا: وضو کرتے وقت تین مرتبہ کلی کرو، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو پھر چہرہ کو اس کے بعد داہنے پھر بائیں ہاتھ کو دھلواور آخر میں سر اور پیروں پر مسح بھی کرو بیشک میں نے خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ [۱۴]

۵۹۴۔کہنی دھونے کی تاکید

جعفریات میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ وضو کے وقت میں اپنی کہنیاں دھلا کروں۔ [۱۵]

باب ۱۵
آدابِ غسل

غسل سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن و آداب

۵۹۵۔ آنحضرتؐ کا غسل

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ ایک صاع (تین کلو) پانی سے غسل کر لیتے تھے اگر کسی زوجہ کے ساتھ غسل فرماتے تو ایک صاع اور ایک مد (تین کلوگرام اور تین پاؤ) پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ [۱]

۵۹۶۔ غسل کا طریقہ

جعفریات میں ہے کہ حسن بن محمد نے جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرتؐ کے غسل کا طریقہ پوچھا تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: آنحضرتؐ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے تھے۔

پیغمبر خداؐ کی ذات ایسی تھی کہ وہ ہر ایک کی نظر میں باوقار وباعظمت لگتے تھے، چہرہ چودھویں کے چاند کے مانند چمکتا تھا، قد ناٹے لوگوں سے بلند اور لمبے تڑنگے لوگوں سے کم تھا، سر بڑا اور بال گھنگرالے تھے جب بالوں کو چھوٹے نہیں کرتے تھے تو وہ سر کے اوپر پراگندہ رہتے تھے اور جب چھوٹے کر لیتے تھے تو کانوں کی لو سے نیچے بڑھتے تھے.

حضرتؐ کا رنگ سفید، نورانی اور پیشانی چوڑی تھی، بھویں کمان کی طرح کھنچی ہوئی، آپس میں ملی ہوئی پھر بھی الگ الگ نظر آتی تھیں۔ بھوؤں کے درمیان ایک ایسی رگ تھی جو غضب کے وقت خون سے بھر جاتی تھی، ناک اٹھی ہوئی باریک تھی جس سے نور نکلتا تھا ایسا لگتا تھا کہ ناک کے اوپر برآمدگی ہے. (وہ کھڑی ہے)

۱۶۔ موتی جیسے دانت، چاندی جیسی گردن

آنحضرتؐ کی داڑھی بالکل گھنی تھی، رخسار ابھرے ہوئے، منھ بڑا مگر مناسب، دانت موتیوں کی طرح چمکدار اور الگ الگ تھے، سینہ کے بیچ سے شکم تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی، گردن چاندی کی طرح چمکتی تھی، دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ زیادہ تھا... .

۱۷۔ جسمانی اوصاف

آنحضرتؐ کے سینہ اور اس کے اوپر بہت بال تھے، کلائی چوڑی، ہتھیلی بڑی، تلوے موٹے، ہاتھ اور پیر سیدھے تھے، ہاتھ اور پیر کی بڑی بڑی ہڈیاں بلند، تلوے کی گہرائی معمول سے زیادہ تھی، ایڑی برابر اور ملائم تھی، چلتے وقت پیروں کو اٹھا لیتے تھے، سکون اور وقار کے ساتھ تیزی سے قدم اٹھاتے تھے، اپنی نظریں جھکائے رہتے تھے جیسے نشیب میں اترنے والا کرتا ہے جب کسی طرف دیکھتے تو پورے بدن کے ساتھ ادھر

حسن بن محمد نے کہا: آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرے سر کے بال بہت زیادہ ہیں! (مجھے زیادہ پانی کی ضرورت پڑے گی!) جابرؓ نے کہا: اے آزاد مرد! ایسی باتیں نہ کرو! آنحضرتؐ کے بال تم سے زیادہ اور خوشبودار بھی تھے. [۲]

۵۹۷۔ غسل عیدین

تحف العقول میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: طلب حاجات کے لئے ہر عید کے دن غسل کرنا پاکیزگی کا سبب ہے نیز اس میں آنحضرتؐ کی سنت کی پیروی ہے. [۳]

۵۹۸۔ غسل جمعہ

ہدایہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا ایسی سنت ہے جس کا انجام دینا ہر مرد، عورت پر اور سفر و حضر میں بھی ہر جگہ ضروری ہے، غسل جمعہ، طہارت و پاکیزگی کا باعث ہے اور اِس جمعہ سے اُس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے.

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: غسل جمعہ کے سنت ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ انصار ہفتہ بھر اپنے پانی لادنے والے اونٹوں اور دیگر حیوانات میں مشغول رہا کرتے تھے جمعہ کو بغیر غسل وصفائی کے مسجد میں آجاتے تھے دوسروں کو ان کی بغل کی بدبو سے اذیت ہوتی تھی اسی لئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انھیں غسل کرنے کا حکم دیا پھر غسل کی یہ سنت جاری ہوگئی. [۴]

۵۹۹۔ غسل عید فطر، سنت ہے

اقبال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: عید فطر کے دن غسل، سنت ہے. [۵]

۶۰۰۔ ماہ رمضان کی ہر رات میں غسل، سنت ہے

اسی کتاب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب ماہ رمضان المبارک کے آخری دس (۱۰) دن بچتے تھے تو آنحضرتؐ ان دنوں میں عبادت کے لئے بالکل آمادہ ہوجاتے تھے بیت الشرف سے نکل کر مسجد میں اعتکاف کرتے اور پوری پوری رات صبح تک بیدار رہتے اور عبادت کرتے اور ہر رات نماز مغرب اور عشاء کے درمیان غسل بھی فرماتے تھے۔[۶]

ضمیمۂ غسل

۶۰۱۔ انگوٹھی کو حرکت دینا

جعفریات میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ وضو اور غسل جنابت کے وقت اپنی انگوٹھی کو حرکت دیا کروں۔[۷]

۶۰۲۔ غسل جنابت کے وقت ناف کو دھونا

اسی میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ غسل جنابت کے وقت ناف کے اندر اپنی انگلی پھیر کر اسے دھولیا کرو۔[۸]

۶۰۳۔ غسل کے مخصوص ایام

آنحضرتؐ ان ایام میں غسل انجام دیتے تھے: جمعہ، عرفہ، عید فطر اور عید قربان۔[۹]

باب ۱۶

آداب نماز

نماز سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۶۰۴۔ مستحبی نماز اور روزوں کی تعداد

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ واجبی نمازوں کی دوگنا (۳۴ رکعت) مستحبی نمازیں پڑھتے تھے اور واجبی روزہ کے دوگنا (دو ماہ) مستحبی روزے رکھتے تھے۔ [۱]

۶۰۵۔ آنحضرتؐ کی نمازوں کی تعداد

اسی کتاب میں ہے: حنّان ناقل ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا عمرو بن حُریث نے امام علیہ السلام سے سوال کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں

مجھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں خبر دیں.

امام علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ اس طرح نمازیں پڑھتے تھے: نافلۂ ظہر ۸ رکعت، نماز ظہر واجب ۴ رکعت؛ نافلۂ عصر ۸ رکعت، نماز عصر واجب ۴ رکعت؛ نماز مغرب واجب ۳ رکعت، نافلۂ مغرب ۴ رکعت؛ نماز عشاء واجب ۴ رکعت؛ نافلۂ شب ۸ رکعت، نمازِ وتر ۳ رکعت؛ نافلۂ صبح دو رکعت اور نماز صبح واجب دو رکعت.

میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں اگر میں اس سے زیادہ نماز پڑھوں تو کیا خدا مجھے زیادہ پڑھنے پر عذاب کرے گا؟

فرمایا: نہیں! لیکن سنت کو ترک کرنے پر عذاب کرے گا.[۲]

۶۰۶۔ نماز وتیرہ

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ عشاء کی واجبی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعت نافلہ یعنی نماز وتیرہ پڑھتے تھے اس کے بعد سوتے تھے.[۳]

اس کے بعد علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: اس سلسلہ میں روایات، تواتر کی حد تک ہیں لیکن ہم نے انھیں مذکورہ روایات پر اکتفا کی اس فصل کی روایات سے نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز وتیرہ پچاس (۵۰) رکعت واجبی اور مستحبی نمازوں کے علاوہ ہے جسے آنحضرتؐ پڑھتے تھے اس کی دونوں رکعتیں صرف ایک ہی رکعت شمار ہوتی ہیں اور یہ نماز، نماز وتر کی جگہ پر تشریع ہوئی ہے تا کہ اگر کسی کو موت آ جائے تو نماز شب کی آخری نماز (وتر) کی جگہ پر اس کو شمار کیا جائے.

ہمارے دعویٰ پر ایک روایت دلیل ہے اس روایت کو شیخ صدوقؒ نے ذکر سند

کے ساتھ "علل الشرائع" میں ابو بصیرؒ سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا: جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ نماز وتر پڑھے بغیر نہ سوئے۔

ابو بصیرؒ نے کہا: میں نے عرض کیا: کیا نماز وتر سے مراد وہی دو رکعتیں ہیں جو نماز عشاء کے بعد بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! وہ دو رکعتیں ایک ہی رکعت شمار ہوتی ہیں اگر کوئی اسے پڑھے اور اسی رات مر جائے تو وہ اس شخص کے مانند ہوگا جو نماز شب کی آخری نماز یعنی نماز وتر کو پڑھے ہوگا اور اگر نہ مرے تو رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر نماز وتر کو پڑھے گا۔

میں نے عرض کیا: کیا پیغمبر اکرمؐ بھی یہ دو رکعت نماز پڑھتے تھے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: کیوں؟!

فرمایا: آنحضرتؐ پر وحی نازل ہوتی تھی جس سے وہ جانتے تھے کہ آج رات زندہ رہیں گے یا نہیں جب کہ دوسروں کو موت کی خبر نہیں ہوتی ہے اسی لئے خود آپ نہیں پڑھتے تھے لیکن دوسروں کو پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ [۴]

ظاہر ہے کہ حدیث کے راوی نے جو امام علیہ السلام سے پوچھا: کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی یہ دو رکعت نماز پڑھتے تھے؟ راوی کی مراد یہ تھی کہ آیا آنحضرتؐ اس کی مداومت کرتے تھے یا نہیں؟

۶۰۷۔ سفر میں آنحضرتؐ کی نماز

کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سفر اور حضر میں ہر رات

تیرہ (۱۳) رکعت نماز پڑھتے تھے ان تیرہ (۱۳) رکعت میں نماز وتر اور نافلۂ صبح بھی ہوتی تھی. [۵]

۶۰۸۔ وقت نماز کی شناخت

خصال میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے: سفید مرغے کے اندر انبیاء (علیہم السلام) کی پانچ (۵) خصلتیں موجود ہوتی ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ مرغا نماز کے وقت کو جانتا ہے. [۶]

۶۰۹۔ نافلہ اور واجب نماز کا وقت

فقیہ میں ہے کہ زرارہؒ کا بیان ہے: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: جب زوال کے بعد شاخص کا سایہ ایک ہاتھ کے برابر ہو جائے تو نماز ظہر کی فضیلت کا وقت ہے اور جب اوّل ظہر سے دو ہاتھ یعنی چار قدم کے برابر ہو جائے تو نماز عصر کی فضیلت کا وقت ہے.

اس کے بعد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مسجد نبویؐ کی دیواریں ایک انسان کے قد کے برابر تھیں جب دیوار کا سایہ ایک ہاتھ کے برابر ہو جاتا تھا تو آنحضرتؐ نماز ظہر ادا کرتے اور جب دو ہاتھ کے برابر ہو جاتا تو آپ نماز عصر ادا فرماتے تھے.

پھر امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کیا تمھیں پتا ہے کہ کیوں نماز کے وقت میں ایک ہاتھ اور دو ہاتھ کی مقدار کے برابر تاخیر کی گئی؟

میں نے عرض کیا: آخر ایسا کیوں ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: نماز نافلہ پڑھنے کے لئے کیونکہ تم نماز ظہر کا وقت داخل

ہوتے ہی نافلہ میں مشغول ہو سکتے ہو اور جب شاخص کا سایہ ایک ہاتھ کے برابر ہو جائے تو نافلہ کو چھوڑ کر واجب کو شروع کر دو پھر جب سایہ دو ہاتھ کے برابر ہو جائے تو نافلہ کو چھوڑ کر عصر کی واجب نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ [۷]

۶۱۰۔ نماز صبح کا وقت

تہذیب میں زرارہؒ سے مروی ہے: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آنحضرتؐ ظہر کے وقت تک کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے ظہر کے وقت جب سایہ آدھی انگلی کے برابر ہو جاتا تھا تب نماز ظہر میں مشغول ہو جاتے تھے نماز ظہر کے بعد عصر کی دو رکعت نافلہ پڑھتے تھے اور عصر کا وقت ہونے سے پہلے پھر دو رکعت پڑھتے تھے جب سایہ دو ہاتھ کے برابر ہو جاتا تھا اس وقت نماز عصر ادا کرتے تھے، جب سورج ڈوب جاتا تھا تو نماز مغرب پڑھتے تھے اور شفق ختم ہونے کے بعد نماز عشاء میں مشغول ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے: نماز عشا کا وقت رات کے ایک تہائی حصہ تک رہتا ہے۔

اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے جب آدھی رات ہو جاتی تو بیدار ہو کر تیرہ (۱۳) رکعت نماز پڑھتے تھے اور جب صبح کی سفیدی چھا جاتی اور روشنی پھیل جاتی تو آپ نماز صبح ادا فرماتے تھے۔ [۸]

۶۱۱۔ آنحضرتؐ کی نماز شب

تہذیب میں معاویہ بن وہب سے مروی ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ہر رات سوتے وقت آنحضرتؐ کے سرہانے پانی کا ظرف منہ ڈھانک کر رکھ دیا جاتا تھا آنحضرتؐ اپنی

مسواک بستر کے نیچے رکھتے اور سو جاتے تھے جب تک خدا کو منظور ہوتا سوتے رہتے آپ بیدار ہو کر بیٹھتے پھر آسمان کی طرف نظر کر کے سورۂ آل عمران کے آخر کی یہ آیت: اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ... (آیت نمبر ۱۹۰) اور اس کے بعد کی اسی سورہ کی تمام آیات کی تلاوت فرماتے تھے پھر مسواک کر کے وضو کے بعد اپنے مصلیٰ پر آجاتے چار رکعت نماز شب پڑھتے ہر رکعت کے رکوع کو حمد و سورہ کے مقدار کے برابر طول دیتے اور سجدہ کو رکوع کے برابر طول دیتے تھے جب آنحضرتؐ رکوع اور سجدہ میں جاتے تو لوگ یہ کہتے تھے:

"کب اپنا سر اٹھائیں گے؟!"

اس کے بعد پھر بستر پر آجاتے تھے اور پھر اسی طرح اس وقت تک سوتے جب تک خدا کی مرضی ہوتی تھی اس کے بعد بیدار ہو کر بیٹھ جاتے آسمان کی طرف نظر کر کے پھر گزشتہ آیات کی تلاوت فرماتے تھے مسواک اور وضو کے بعد مسجد میں تشریف لے جاتے پہلے کی طرح پھر چار رکعت نماز شب پڑھتے اس کے بعد بستر پر جا کر تھوڑی دیر تک سوتے اٹھ کر آسمان کی طرف دیکھتے اور انھیں مذکورہ آیات کی تلاوت فرماتے دوبارہ مسواک اور وضو کر کے (بقیہ تین رکعت نماز شب) نماز وتر پڑھ کر دو رکعت نماز صبح کی نافلہ پڑھتے پھر نماز صبح کے لئے بیت الشرف سے باہر نکل کر مسجد کی جانب روانہ ہو جاتے تھے۔[۹]

۶۱۲۔ نافلۂ صبح

مروی ہے کہ آنحضرتؐ صبح کی سفیدی ظاہر ہوتے ہی مختصر طور پر نافلۂ صبح پڑھ کر بیت الشرف سے نماز صبح کے لئے باہر نکل جاتے تھے۔[۱۰]

۶۱۳۔آنحضرتؐ کی نماز مغفرت

مصباح المتہجد میں ہے: آنحضرتؐ کی نماز دو رکعت ہے ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد قیام ہی کی حالت میں پندرہ (۱۵) مرتبہ سورۂ اِنا انزلناہ، رکوع میں پھر یہی سورہ پندرہ (۱۵) مرتبہ، رکوع سے سر اٹھا کر پندرہ مرتبہ پھر پہلے سجدہ میں پندرہ مرتبہ، سر اٹھا کر پندرہ مرتبہ، دوسرے سجدہ میں پندرہ مرتبہ، سر اٹھا کر پھر پندرہ مرتبہ، دوسری رکعت میں پھر بالکل اسی طرح پندرہ (۱۵) پندرہ (۱۵) مرتبہ سورۂ قدر پڑھو سلام کے بعد جو تعقیب چاہو پڑھ سکتے ہو نماز پوری ہو جائے گی پھر تمھارے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہ جائے گا اور خدا تمھیں بخش دے گا.[۱۱]

۶۱۴۔ماہ رمضان میں نمازوں کی کثرت

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب ماہ رمضان آتا تھا تو آنحضرتؐ کی نمازوں میں اضافہ ہو جاتا تھا میں بھی اپنی نمازوں میں اضافہ کر لیتا ہوں پس تم بھی اضافہ کرو.[۱۲]

۶۱۵۔نافلۂ رمضان المبارک

اسی کتاب میں محمد بن یحیٰ سے مروی ہے: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا: کیا ماہ رمضان المبارک میں مستحبی نمازوں کی تعداد میں اضافہ کیا جا سکتا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ (ماہ رمضان کی راتوں میں) نماز وتر کے بعد اپنے مصلّی پھر کھڑے ہو کر نوافل (ماہ رمضان) میں مشغول ہو جاتے تھے آہستہ آہستہ لوگ آنحضرتؐ کے پیچھے جمع ہونے لگے سوچا کہ نوافل کو حضرت کے ساتھ

مڑ جاتے تھے.

۱۸۔ نظر کرنا

حضورؐ اپنی نظریں جھکائے رہتے تھے اور اکثر زمین کی طرف دیکھتے تھے، آسمان کی طرف کم دیکھتے تھے، کسی کی طرف گھور گھور کر نہیں دیکھتے تھے، صرف ایک نظر ڈال کر پھیر لیتے تھے اور جس سے بھی ملاقات کرتے تھے پہلے خود ہی سلام کرتے تھے.

۱۹۔ گفتگو کا انداز

حضرت امام حسن علیہ السلام نے ہند سے فرمایا: مجھ سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کا انداز بیان کریں. ہند نے کہا: حضورؐ ہمیشہ غمگین اور مسلسل غور و فکر کرتے رہتے تھے، آپؐ کے لئے راحت و آسائش نہ تھی، اکثر خاموش رہتے تھے صرف ضرورت کے وقت گفتگو فرماتے اس دوران شروع سے آخر تک آہستہ منھ کھولتے تھے، آپ کی باتیں مختصر و جامع اور بے جا تفصیل سے خالی ہوتی تھیں پوری پوری باتیں سمجھ میں آجاتی تھیں، اخلاق بہت اچھا تھا کسی پر ظلم و ستم نہیں کرتے تھے، کسی کو حقیر نہیں سمجھتے تھے، معمولی نعمت بھی ان کی نظر میں بڑی معلوم ہوتی تھی، کسی نعمت کی برائی نہیں کرتے تھے، کھانے کی کبھی شکایت نہیں کرتے تھے بلکہ تعریف کرتے تھے.

۲۰۔ غصہ اور خوشی

آنحضرتؐ کو کبھی دنیا اور اس کی سختیوں نے غصہ نہیں دلایا، کسی کا حق پامال ہوتے وقت ایسا غضبناک ہوتے تھے کہ کوئی شخص بھی انھیں پہچانتا نہیں تھا اس وقت کسی چیز سے نہیں ڈرتے تھے یہاں تک کہ حق کی مدد کرلیں، اشارہ کے وقت پورے ہاتھ سے

با جماعت ادا کریں اُس وقت حضرت لوگوں کو چھوڑ کر بیت الشرف میں چلے جاتے تھے جب لوگ واپس چلے جاتے تو دوبارہ آنحضرتؐ پھر مسجد میں تشریف لاتے تھے اور نافلہ میں مشغول ہو جاتے تھے پھر آہستہ آہستہ لوگ آکر پیچھے کھڑے ہو جاتے تھے جب وہ لوگ آنحضرتؐ کے ساتھ جماعت کے ساتھ پڑھنے کا ارادہ کرتے آپ انھیں چھوڑ کر بیت الشرف کی طرف روانہ ہو جاتے تھے آپ نے بارہا ایسا کیا۔ [۱۳]

۶۱۶۔ ماہ رمضان المبارک میں آنحضرتؐ کی نماز

ائمہ علیہم السلام کے چند اصحاب ناقل ہیں: ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے ماہ رمضان المبارک میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازوں کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی تھی تو آنحضرتؐ نماز مغرب کے بعد چار رکعت نافلہ پڑھتے تھے پھر آٹھ رکعت اور بھی پڑھتے تھے، نماز عشاء سے فارغ ہو کر بیٹھ کر دو رکعت اس کی نافلہ پڑھتے تھے پھر اٹھ کر بارہ رکعت نافلہ پڑھتے تھے اس کے بعد بیت الشرف جاتے تھے جب لوگوں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ نے ماہ رمضان میں اپنی نمازوں میں اضافہ کر لیا ہے تو اس کی وجہ پوچھی آنحضرتؐ نے فرمایا:

رمضان کا مہینہ دوسرے مہینوں پر فضیلت رکھتا ہے اسی لئے میں نے یہ نمازیں پڑھی ہیں۔

جب دوسری رات آنحضرتؐ نے نافلہ کی تیاری کی تو لوگوں نے ان کے پیچھے جماعت سے پڑھنے کے لئے صف تیار کر لی اس وقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف رخ کر کے فرمایا: یہ نماز، نافلہ ہے اور نماز نافلہ (مستحب) کو جماعت

سے نہیں پڑھا جا سکتا ہے تم لوگ اپنی اپنی فرادیٰ پڑھو اور خدا نے اپنی کتاب میں تمھیں جو تعلیم دی ہے اسے کہو اس کے بعد پھر تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

لوگو! نافلہ نمازوں کو جماعت سے نہیں پڑھا جا سکتا ہے.

یہ سن کر سارے لوگ متفرق ہو گئے سب نے اپنی اپنی نماز علیحدہ طور پر ادا کی اس طرح ماہ رمضان کی انیسویں شب آئی غروب کے وقت آنحضرتؐ نے غسل کیا نماز مغرب ادا کی پھر ہر روز کی طرح مغرب کے بعد چار رکعت نماز ادا کی بیت الشرف میں گئے جب بلال رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء کے لئے اذان کہی تو آپ تشریف لائے جماعت سے نماز عشاء پڑھائی پھر معمول کے مطابق بیٹھ کر دو رکعت نماز نافلہ عشاء پڑھی اس کے بعد شب قدر کی سو (۱۰۰) رکعت نافلہ پڑھی ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ احد کی تلاوت کی سو (۱۰۰) رکعت سے فراغت کے بعد گزشتہ راتوں کی طرح نماز شب (وتر) میں مشغول ہو گئے.

ماہ رمضان کی بیسویں رات میں گزشتہ راتوں کی طرح نماز مغرب کے بعد آٹھ (۸) رکعت پھر نماز عشاء اور اس کے بعد ماہ رمضان کی بارہ (۱۲) رکعت مخصوص نماز نافلہ ادا کی.

اکیسویں رات میں غروب کے بعد غسل کیا اور انیسویں رات میں جو کچھ کیا تھا وہ سارے اعمال بجا لائے.

بائیسویں شب میں پھر نمازوں میں اضافہ کیا نماز مغرب کے بعد آٹھ رکعت نافلہ اور نماز عشاء کے بعد بائیس (۲۲) رکعت مخصوص نافلہ بجالائے.

تئیسویں کی رات میں غروب کے بعد غسل کیا پھر انیسویں اور اکیسویں کے اعمال انجام دیئے.

اس کے بعد امام علیہ السلام سے ماہ رمضان میں پچاس (۵۰) رکعت نماز کا سوال کیا گیا تو فرمایا: آنحضرتؐ ماہ رمضان کے علاوہ جو ہر شب پچاس (۵۰) رکعت نماز نافلہ پڑھتے تھے ان کے علاوہ ماہ رمضان کی راتوں کی نافلہ نمازیں بھی پڑھتے تھے ان نمازوں میں کوئی کمی نہیں کرتے تھے۔ [۱۴]

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: تیئیسویں رات کے بعد (چوبیسویں رات سے) آخری رات تک کے نوافل کا طریقہ وہی ہے جو بائیسویں رات میں گزر چکا ہے جیسا کہ اخبار بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ [۱۵]

۶۱۷۔ پہلی محرم کو دو رکعت نماز

اقبال میں حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ ماہ محرم کے پہلے دن دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ [۱۶]

۶۱۸۔ نماز مغرب میں تاخیر

کافی میں یزید بن خلیفہ سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: عمر بن حنظلہ نے نماز کے وقت کے سلسلہ میں آپ کے حوالہ سے ایک بات بیان کی ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ ہماری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: عمر بن حنظلہ نے یہ بیان کیا ہے:

نماز مغرب کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج چھپ جائے لیکن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسافرت میں جب جلدی جلدی سفر کرتے تو نماز مغرب کو تاخیر سے پڑھتے تھے اور نماز مغرب کو عشاء کے ساتھ پڑھتے تھے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: عمر بن حنظلہ نے سچ کہا ہے. [۱۷]

۶۱۹۔مغرب میں تاخیر کر کے نمازیوں پر رحم

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب رات میں بارش شروع ہو جاتی تو آنحضرتؐ نماز مغرب کو تاخیر سے پڑھتے تھے البتہ نماز عشاء کے لئے جلدی کرتے تھے اور نماز مغرب وعشاء دونوں کو ملا کر پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: جو دوسروں پر رحم نہ کرے اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا. [۱۸]

۶۲۰۔نماز ظہر وعصر کو ملا کر پڑھنا

اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سفر میں یا فوری ضرورت کے وقت نماز ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھتے تھے اور اسی طرح نماز مغرب اور عشاء کے درمیان بھی فاصلہ نہیں دیتے تھے. [۱۹]

۶۲۱۔ذرا ہوا ٹھنڈی ہونے دو!

فقیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب سخت گرمی میں موذن آنحضرتؐ کی خدمت میں آ کر نماز ظہر کی اذان کہنے کے لئے اجازت طلب کرتا تھا تو آپ اس سے فرماتے تھے: اَبْرِد! اَبْرِد! ذرا صبر کرو ہوا ٹھنڈی ہونے دو! ہوا ٹھنڈی ہونے دو! [۲۰]

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: شیخ صدوقؒ نے اَبْرِد! اَبْرِد! کے معنی یہ کئے ہیں: جلدی کرو! جلدی کرو! اور اس لفظ کو کلمہ بَرید یعنی قاصد سے تسلیم کیا ہے، کتاب مدینۃ العلم [۲۱] میں اس کی روایت کی ہے لیکن بظاہر اس لفظ کے معنی یہ ہیں:

نماز کو ذرا تاخیر سے پڑھو! ہوا ٹھنڈی ہونے دو! گرمی کچھ کم ہو جائے.

چنانچہ کتاب علاء میں محمدؒ بن مسلمؒ سے مروی ایک حدیث جو ہمارے دعویٰ پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے: محمدؒ بن مسلمؒ روایت کرتے ہیں: میں مسجد نبویؐ میں نماز میں مشغول تھا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھے دیکھا بعد میں مجھ سے فرمایا: ''کبھی ایسے وقت میں واجب نماز نہ پڑھنا! کیا تم اتنی شدید گرمی میں نماز پڑھ رہے تھے؟!'' میں نے عرض کیا: مولا! میں نماز نافلہ پڑھ رہا تھا. [۲۲]

۶۲۲۔ دوسرے کی ضرورت پر نماز میں اختصار

احیاء العلوم میں ہے: جب کوئی ضرورت مند، نماز کی حالت میں آنحضرتؐ کے پاس آ کر بیٹھ جاتا تھا تو آپ اپنی نماز کو مختصر کر دیتے تھے اور اس کی طرف رخ کر کے فرماتے تھے: اَلَکَ حَاجَۃٌ: کیا تمھیں کوئی ضرورت پیش آ گئی ہے؟ چنانچہ اس کی ضرورت پوری کر کے پھر اسی طرح نماز میں مشغول ہو جاتے تھے. [۲۳]

۶۲۳۔ نماز میں آنحضرتؐ کا گریہ

کتاب زہد النبیؐ میں ہے: نماز میں آنحضرتؐ کے چہرہ کا رنگ، خوف خدا سے اڑ جاتا تھا اور گریہ کی آواز بلند ہو جاتی تھی. [۲۴]

۶۲۴۔ آنحضرتؐ کا خضوع

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ نماز پڑھتے وقت اس کپڑے کے مانند ہوتے تھے جو زمین پر پڑا ہوا ہو. [۲۵]

۶۲۵۔وقت نماز کی رعایت
عائشہ سے مروی ہے: آنحضرتؐ اور ہمارے درمیان گفتگو ہوتی رہتی تھی لیکن جونہی نماز کا وقت ہوتا تھا گویا آپ ہمیں پہچانتے ہی نہ تھے اور نہ تو ہم ہی آپ کو پہچانتے تھے. [۲۶]

۶۲۶۔داہنے بائیں دیکھنا
کتاب غوالی میں ہے: آنحضرتؐ کبھی کبھی نماز میں داہنی اور بائیں جانب گوشۂ چشم سے دیکھ لیتے تھے لیکن کبھی اپنے پیچھے گردن نہیں موڑتے تھے. [۲۷]

۶۲۷۔رکوع اور سجدہ پر توجہ دو!
امالی طوسیؒ میں ہے: حضرت علی علیہ السلام نے جب محمد رضی اللہ عنہ بن ابوبکر کو مصر کا والی بنا کر بھیجا تو ان کو لکھا: "تم اپنے رکوع وسجود کی طرف نظر کرو کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سب سے زیادہ کامل اور سب سے زیادہ سبک ہوتی تھی." [۲۸]

۶۲۸۔دودھ پینے کے بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا
تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ گوشت کھانے کے بعد ہاتھ کو دھلے بغیر اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے تھے لیکن جب دودھ نوش فرماتے تو پہلے ہاتھ کو دھو لیتے اور کلی کر لیتے پھر نماز پڑھتے تھے. [۲۹]

۶۲۹۔صبح سے پہلے اذان کہنے کا فائدہ
اسی کتاب میں ابن سنان سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ہمارا موذن، صبح ہونے سے پہلے ہی اذان کہہ دیتا ہے. امام علیہ السلام نے فرمایا: اگرچہ وہ صبح سے پہلے ہی اذان کہہ دیتا ہے لیکن پھر بھی اس کی اذان

سے پڑوسیوں کے لئے فائدہ ہے کیونکہ وہ نماز شب کے لئے اٹھ جائیں گے بہر حال سنت تو یہ ہے کہ طلوع فجر کے وقت، اذان کہی جائے اور اذان واقامہ کے درمیان صرف دو رکعت نافلۂ صبح کا فاصلہ ہونا چاہئے۔ [۳۰]

۶۳۰۔ بلند آواز سے اذان

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو آنحضرتؐ بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے: "دیوار پر چڑھ جاؤ اور بلند آواز سے اذان کہو!" [۳۱]

۶۳۱۔ سات (۷) تکبیروں کی سنت میں مصلحت

"فقیہ" میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن آنحضرتؐ امام حسین علیہ السلام کو اپنے دوش پر لئے ہوئے تھے، نماز کے لئے بیت الشرف سے باہر نکلے، مسجد کی طرف روانہ ہوئے مسجد میں پہونچ کر انھیں اپنے پاس بیٹھایا، لوگ آنحضرتؐ کے پیچھے نماز جماعت کے لئے صف بنانے لگے (حضرت امام حسین علیہ السلام کی زبان دیر میں کھلی تھی لوگوں کو خوف ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دم سے زبان کھلے ہی نہ)، آنحضرتؐ نے نماز کی تکبیر کہی حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی ان کے ساتھ تکبیر کہی آنحضرتؐ نے امام علیہ السلام کی تکبیر سن کر پھر تکبیر کہی پھر امام حسین علیہ السلام نے بھی تکبیر کہی اسی طرح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات (۷) مرتبہ تکبیر کہی اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی سات (۷) مرتبہ تکبیر کہی اس کے بعد یہ سات (۷) تکبیریں سنت بن گئیں۔ [۳۲]

۶۳۲۔ تکبیر میں کانوں کے برابر تک ہاتھ اٹھانا

دعائم میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اور اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر تک اٹھاتے تھے۔ [۳۳]

۶۳۳۔ بلند آواز سے بسم اللہ کہنا

کتاب التنزیل والتحریف میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے تھے۔ [۳۴]

۶۳۴۔ جماعت میں بسم اللہ کو بلند کہنا

تفسیر عیاشیؒ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ لوگوں کو جماعت پڑھاتے تھے تو بلند آواز سے بسم اللہ کہتے تھے۔ [۳۵]

۶۳۵۔ نماز میں جماہی لینا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب بھی نماز کی حالت میں آنحضرتؐ کو جماہی آنے لگتی تھی تو اپنا داہنا دست مبارک منہ پر رکھ دیتے تھے۔ [۳۶]

۶۳۶۔ نماز میں محاسن شریف پر ہاتھ پھیرنا

اسی کتاب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کبھی کبھی نماز میں اپنا دست مبارک، محاسن شریف (داڑھی) پر پھیر لیتے تھے ہم نے حضرت سے عرض کیا: اے خدا کے رسولؐ! ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ کبھی کبھی اپنا دست مبارک، داڑھی پر پھیرتے ہیں! فرمایا: ہاں! جب میرے اوپر ہم وغم کی زیادتی

ہو جاتی ہے تو ایسا کرتا ہوں۔ [۳۷]

۶۳۷۔ ہر نماز سے پہلے استعاذہ

شہید اولؒ کی کتاب ذکریٰ میں ابو سعید خدری سے مروی ہے: آنحضرتؐ نماز میں قرائت (سورۂ حمد) سے پہلے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم کہتے تھے۔ [۳۸]

۶۳۸۔ سب سے مختصر اور سب سے کامل نماز

فقیہ میں ہے: آنحضرتؐ کی نماز سب سے زیادہ مختصر اور سب سے زیادہ کامل ہوتی تھی چنانچہ آپ صرف ''اَللّٰہُ اَکبَر اور بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم سے نماز شروع کر دیتے تھے۔ [۳۹]

۶۳۹۔ نماز میں دو جگہ توقف کرنا

تہذیب میں مروی ہے: آنحضرتؐ کے دو صحابیوں نے آپ کی نماز کے بارے میں اختلاف کیا پھر اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے انھوں نے اُبی بن کعب کو خط لکھا: ''آنحضرتؐ کتنے مقام پر سکتہ فرماتے تھے؟'' انھوں نے جواب دیا:

''آنحضرتؐ دو (۲) مقام پر توقف فرماتے تھے: سورۂ حمد اور دوسرے سورہ کے بعد۔'' [۴۰]

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: شیخ صدوقؒ نے اس روایت کو مفصل طور پر بیان کیا ہے اور اس میں اس طرح وارد ہے کہ آنحضرتؐ ان دو مقامات پر مکث و توقف فرماتے تھے: ۱۔ تکبیرالاحرام کے بعد ۲۔ قرائت کے بعد یعنی رکوع میں جانے سے پہلے۔ [۴۱]

۶۴۰۔نماز میں دو مکث و توقف

کتاب ذکریٰ میں سمرہ اور اُبی بن کعب سے مروی ہے: آنحضرتؐ کا پہلا مکث و توقف ''تکبیرۃ الاحرام'' کے بعد ہوتا تھا اور دوسرا ''سورہ حمد'' کے بعد ہوتا تھا.[۴۲]

۶۴۱۔ہر نماز کے سورے

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نماز صبح میں سورہ عَمَّ یَتَسَآئَلُوْنَ، هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ [وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ] وَلَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ اور ان کے مانند دوسرے سورے پڑھتے تھے.

نماز ظہر میں سورہ سَبِّحِ اسْمَ، وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا، هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ اور ان کے مانند دوسرے سورے پڑھتے تھے.

نماز مغرب میں سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد، اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ، اِذَا زُلْزِلَتْ، پڑھتے تھے.

نماز عشا میں وہ سورے پڑھتے تھے جو نماز ظہر میں پڑھتے تھے اور اسی طرح نماز عصر میں وہ سورے پڑھتے تھے جو مغرب میں پڑھتے تھے.[۴۳]

۶۴۲۔نماز شب میں سورہ هَلْ اَتٰی کی تلاوت

اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: نماز شب کی آخری رکعت میں سورہ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ پڑھتے تھے.[۴۴]

۶۴۳۔نماز شب کے دیگر سورے

مصباح میں ہے: آنحضرتؐ نماز شب کی آخری تین رکعتوں (شفع اور وتر) میں یہ

اشارہ کرتے تھے، جب کسی چیز سے تعجب کرتے تو اپنے دست مبارک کو نیچے اوپر کرتے تھے، گفتگو کے وقت ہاتھوں کو ملا لیتے تھے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ لیتے تھے، غضب کے وقت غصہ سے رخ موڑ لیتے تھے اور خوشی کے وقت آنکھیں بند کر لیتے تھے، حضرتؐ کی ہنسی صرف مسکراہٹ کی حد تک ہوتی تھی اور مسکراہٹ کے وقت آپؐ کے سارے دانت برف کے چھوٹے ٹکڑوں کے مانند ظاہر ہو جاتے تھے۔

۲۱۔ گھریلو حالات

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: میں نے ان باتوں کو ایک مدت تک اپنے بھائی حسین علیہ السلام سے چھپایا جب ان سے بیان کیا تو دیکھا کہ وہ مجھ سے آگے ہیں لہٰذا پوچھا: آپ نے یہ باتیں کس سے سنی ہیں؟ انھوں نے کہا: میں نے بابا سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے اندر اور باہر کے حالات، نشست و برخاست اور شمائل کو پوچھا تو انھوں نے ایک ایک بات کو بیان کر دیا کوئی بات باقی نہ رہی۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے بابا سے پیغمبرؐ کے گھریلو حالات کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: وہ اپنے اختیار سے گھر جاتے تھے، اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا: ایک عبادت کے لئے، دوسرا گھر والوں کے لئے، اور تیسرا خود اپنے لئے مخصوص کیا تھا جو وقت اپنے لئے مخصوص کر رکھا تھا اس میں اپنے اصحاب کو اسلامی احکام کی تعلیم دیتے تھے انھیں تاکید فرماتے تھے کہ لوگوں کے بگڑے کام بنائیں اس وقت کے کسی حصہ میں اپنے خصوصی و شخصی کام نہیں کرتے تھے۔

نو(۹) سورے پڑھے تھے: پہلی رکعت میں اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُر، اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ، اِذَازُلْزِلَتْ، دوسری رکعت میں حمد، عصر اِذَاجَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور آخر میں نماز وتر کی ایک رکعت میں قُلْ يَآاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، تَبَّتْ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد.[۴۵]

۶۴۴۔قنوت کا وقت

خصال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: تمام نمازوں میں دوسری رکعت میں قرائت کے بعد رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ایک ''سنت واجبہ'' (لازمی سنت) ہے.[۴۶]

۶۴۵۔نماز واجب میں قنوت کی تاکید

غوالی میں مروی ہے: آنحضرتؐ نے کوئی واجبی نماز بغیر قنوت کے نہیں پڑھی ہے.[۴۷]

حضرت امام حسین علیہ السلام سے بھی اس معنی کی روایت کی گئی ہے.[۴۸]

۶۴۶۔قنوت، انبیاء (علیہم السلام) کی خصلت ہے

کتاب الہدایہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے: خداوند عالم نے میرے جد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی کہ میں نے تمھیں، حضرت علی علیہ السلام اور ان کی نسل سے دوسرے ائمہ علیہم السلام کو قیامت تک کے لئے دس (۱۰) خصلتوں سے مخصوص کیا ہے ان میں سے ایک خصلت یہ ہے: ہر نماز کی دوسری رکعت میں قنوت پڑھنا.[۴۹]

۶۴۷۔ رکوع میں جھکنے کی حد

معانی الاخبار میں ہے: آنحضرتؐ رکوع کے لیے اتنا جھک جاتے تھے کہ اگر ان کی پشت مبارک پر پانی کے چند قطرے ڈال دیئے جاتے تو قطرے ٹھہرے رہتے۔ [۵۰]

۶۴۸۔ ذکر رکوع و سجود کی علت

"علل" میں ہشام بن حکم سے مروی ہے: میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: کیوں رکوع میں سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ وَبِحَمْدِہٖ اور سجدے میں سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی وَ بِحَمْدِہٖ کہا جاتا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہشام! جب آنحضرتؐ کو معراج ہوئی انھوں نے وہاں نماز ادا کی اس رات انھوں نے جو کچھ دیکھا تھا خدا کی عظمت و بزرگی کو یاد کیا تو بدن مبارک میں لرزہ پڑ گیا بے اختیار رکوع میں چلے گئے اس وقت ان کے دہن مبارک سے یہ فقرہ نکلا: سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ وَبِحَمْدِہٖ، جب رکوع سے سر اٹھایا تو خداوند عالم کے پچھلی حالت سے بھی زیادہ بلند و بالا مقام کی طرف متوجہ ہوئے سجدہ میں گر پڑے اور فرمایا: سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی وَبِحَمْدِہٖ، جب سات (۷) بار اس ذکر کی تکرار کی تو ان کو رعب و خوف سے سکون ملا اسی لئے یہ سنت جاری ہوگئی۔ [۵۱]

۶۴۹۔ اپنے رکوع و سجدے پر توجہ دو!

کتاب الغارات میں ہے: حضرت علی علیہ السلام نے محمد رضی اللہ عنہ بن ابوبکر کو لکھا: اُنظُر رُکُوعَکَ وَ سُجُودَکَ: اپنے رکوع اور سجدے کی طرف دیکھو! کیونکہ آنحضرتؐ کی نماز سب سے زیادہ کامل ہوتی تھی وہ تمام لوگوں سے زیادہ ہر چیز کی رعایت کرتے تھے رکوع میں صرف تین (۳) مرتبہ یہ کہتے تھے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیمِ وَبِحَمْدِہٖ اور جب سجدے میں جاتے تو فرماتے تھے:
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ. [۵۲]

۶۵۰۔ آنحضرتؐ کے سجدہ کی حالت

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سجدہ میں جاتے وقت دونوں زانوؤں سے پہلے ہی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیتے تھے. [۵۳]

۶۵۱۔ سجدہ کی کیفیت

اسی کتاب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں پر ٹیک دیتے تھے اپنے دونوں بازو اس طرح کھلے رکھتے تھے کہ پیچھے سے آپ کی دونوں بغلوں کا باطنی حصہ ظاہر ہوتا تھا. [۵۵]

۶۵۲۔ چٹائی پر سجدہ

مجازات النبویہ میں سید رضیؒ سے مروی ہے: آنحضرتؐ ''خُمرہ'' پر سجدہ کرتے تھے اور ''خمرہ'' اس چھوٹی سی چٹائی کو کہتے ہیں جو کھجور کے پتوں سے تیار کی جاتی ہے. [۵۶]

۶۵۳۔ سجدہ کی جگہ پانی چھڑکنا

جعفریات میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے سجدہ کرنے کی جگہ پانی چھڑکتے تھے. [۵۷]

۶۵۴۔ آنحضرتؐ کا عصا

فقیہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے پاس ایک عصا تھا جس کا نچلا حصہ آہنی تھا آپ اسی پر ٹیک لگاتے تھے نماز عیدین میں اسے اپنے دست

مبارک میں لئے رہتے تھے اور نماز کے وقت اپنے آگے رکھ دیتے تھے. [۵۸]

۶۵۵۔سجدہ گاہ کے آگے حائل قرار دینا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب نماز پڑھتے تھے تو اپنا عصا اپنے آگے رکھ دیتے تھے. [۵۹]

۶۵۶۔نماز عیدین واستسقاء کی سات (۷) تکبیریں

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نماز عید فطر و عید قربان اور نماز استسقاء کی پہلی رکعت میں سات (۷) تکبیریں (تکبیرۃ الاحرام، قنوت کی پانچ تکبیریں اور رکوع سے پہلے کی تکبیر) اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں (قنوت کی چار تکبیریں اور ایک رکوع سے پہلے کی تکبیر) کہتے تھے. [۶۰]

۶۵۷۔نماز عیدین کے سورے

اسی کتاب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نماز عید فطر اور عید قربان میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ پڑھتے تھے. [۶۱]

۶۵۸۔نماز استسقاء

فقیہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ دو رکعت نماز استسقاء پڑھتے تھے پھر اسی حالت میں بیٹھ کر خدا سے بارش کے لئے دعا کرتے تھے.

امام علیہ السلام نے فرمایا:

آنحضرتؐ نماز استسقاء کے بعد خطبہ پڑھتے تھے اور بلند آواز سے قرائت کرتے تھے. [۶۲]

۶۵۹۔ صحرا میں نماز عید پڑھنا

کتاب الہدایہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: سنت ہے کہ ہر شہر کے لوگ نماز عید فطر اور عید قربان کے لئے صحراء میں جائیں البتہ مکہ کے لوگ مسجد الحرام میں پڑھیں. [۶۳]

۶۶۰۔ صحراء میں نماز پڑھنا

جعفریات میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب نماز پڑھانے کے لئے مصلیٰ (عیدگاہ) کی جانب روانہ ہوتے تھے تو ''شجرہ'' کے راستے سے جاتے اور واپسی میں ''معرس'' کے راستے سے لوٹتے تھے، جانے میں سب سے دور کا راستہ اختیار کرتے اور واپسی میں سب سے نزدیک کا راستہ اختیار فرماتے تھے. [۶۴]

۶۶۱۔ بیابان میں نماز استسقاء پڑھنے کی تاکید

کتاب الہدایہ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: یہ سنت ہے کہ صرف بیابان وصحرا میں نماز استسقاء ادا کی جائے تاکہ لوگ آسمان کی طرف دیکھ سکیں لیکن مکہ میں رہنے والے افراد یہ نماز، مسجد الحرام میں ادا کریں. [۶۵]

۶۶۲۔ صفوف جماعت کو مرتب کرنا

تنبیہ الخواطر میں نعمان سے مروی ہے: آنحضرتؐ جماعت کے لئے ہماری صفوں کو اس طرح مرتب کر دیتے جیسے بالکل سیدھا تیر ہوتا ہے ایک دن مسجد میں تشریف لائے نماز کے لئے کھڑے ہوئے تکبیرۃ الاحرام سے پہلے متوجہ ہو گئے کہ ایک نمازی

کا سینہ سب سے آگے ہے فرمایا: ''اے خدا کے بندو! اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ تمھارے دلوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے گا۔'' [٦٦]

۶۶۳۔صف جماعت کو منظم نہ کرنے کا نقصان

اسی کتاب میں ابن مسعود سے مروی ہے: آنحضرتؐ ہمارے شانوں پر ہاتھ رکھ کر فرماتے تھے: ''نظم کے ساتھ سیدھے کھڑے رہو ورنہ تمھارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔'' [٦٧]

ضمیمۂ نماز

۶۶۴۔وقت نماز کا اشتیاق

شہید ثانیؒ کی کتاب اسرار الصلوٰۃ میں ہے: آنحضرتؐ بڑے اشتیاق سے وقت نماز کا انتظار کرتے تھے اور متوجہ رہتے تھے جب نماز کا وقت آجاتا تو اپنے موذن جناب بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے: ''اَرِحْنَا یَا بِلَالُ: بلال! ذرا اذان دے کر ہمیں خوش کر دو!'' [٦٨]

۶۶۵۔ہر چیز پر نماز کو ترجیح دینا

مجموعۂ ورّامؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ رات کا کھانا اور کسی دوسری چیز کو بھی نماز پر ترجیح نہیں دیتے تھے جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو گویا نہ اپنے گھر والوں کو پہچانتے تھے اور نہ اپنے کسی دوست کو پہچانتے تھے۔ [٦٩]

۶۶۶۔اوّل وقت، نماز مغرب

علل الشرائع میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب نماز مغرب کا وقت ہو جاتا تھا تو آنحضرتؐ کسی کام کو نماز پر ترجیح نہیں دیتے تھے اوّل وقت پر نماز مغرب ادا فرماتے تھے. [۷۰]

۶۶۷۔نور چشم پیغمبرؐ

مکارم الاخلاق میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلوٰةِ وَ الصَّومِ: نماز اور روزے میں میری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک قرار دی گئی ہے. [۷۱]

۶۶۸۔میں نماز سے سیر نہیں ہوتا ہوں

امالی طوسیؒ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: اے ابوذرؓ! خداوند عالم نے نماز میں میری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک قرار دی ہے اور اسے میرے لئے محبوب قرار دیا ہے جس طرح بھوکے انسان کے لئے کھانا اور پیاسے کے لئے پانی کو محبوب قرار دیا ہے بھوکا آدمی کھانا کھا کر سیر اور پیاسا آدمی پانی پی کر سیراب ہو جاتا ہے لیکن ''اَنَا لَا اَشْبَعُ مِنَ الصَّلوٰةِ: میں نماز پڑھنے سے سیر نہیں ہوتا ہوں.'' [۷۲]

یہ روایت، مکارم اور مجموعۂ ورّامؒ میں بھی ہے. [۷۳]

۶۶۹۔شدت خوف الٰہی

جامع الاخبار میں ہے: نماز کی حالت میں آنحضرتؐ کا قلب مبارک، خوف الٰہی سے دیگ کی طرح جوش مارتا تھا. [۷۴]

یہ روایت دوسری کتابوں میں بھی موجود ہے. [۷۵]

۶۷۰۔نماز میں خشوع

بحار میں مروی ہے: پہلے آنحضرتؐ نماز پڑھتے وقت آسمان کی طرف دیکھتے تھے لیکن جب سے آیہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِہِمْ خَاشِعُوْنَ: مومنین اپنی نماز میں خاشع ہوتے ہیں. (سورہ مومنون: ۲/۲۳) نازل ہوئی تو اپنے سر مبارک کو جھکا لیا اور زمین کی طرف دیکھنے لگے. [۷۶]

۶۷۱۔نماز میں توجہ

فقیہ میں ہے: چھ (۶) نمازوں میں "توجہ" (تکبیرۃ الاحرام کے بعد یہ دعا پڑھنا: وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ) سنت ہے اور وہ یہ ہیں: ا۔نماز شب ۲۔ نماز وتر ۳۔نافلہ ظہر ۴۔نماز احرام ۵۔نافلہ مغرب ۶۔ہر واجبی نماز. [۷۷]

یہ روایت، خصال والہدایہ اور المقنع میں بھی ہے. [۷۸]

۶۷۲۔تکبیرۃ الاحرام کے بعد کی دعا

احتجاج میں ہے: محمد بن عبداللہ بن حمیری کو ناحیہ مقدسہ سے جو جوابات دیئے گئے ان میں وارد ہے: "توجہ" سے متعلق کوئی دعا واجب نہیں ہے لیکن سنت یہ ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کے بعد اس طرح کہا جائے: وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً مُسْلِماً عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاھِیْمَ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ وَّ ھُدٰی عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ

الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ، اس کے بعد سورہ حمد پڑھو. [۷۹]

۶۷۳۔ تکبیرات افتتاحیہ

خصال میں ابوالحسن راشد سے مروی ہے: میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے افتتاحی تکبیروں سے متعلق سوال کیا تو فرمایا: سات (۷) عدد ہیں. میں نے عرض کیا: یہ روایت کی گئی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک ہی تکبیر کہتے تھے. فرمایا: آنحضرتؐ سات (۷) تکبیرات میں سے چھ (۶) کو آہستہ اور ایک کو بلند آواز سے کہتے تھے. [۸۰]

یہ روایت، عیون الاخبار میں بھی ہے. [۸۱]

۶۷۴۔ سلام کے بعد تکبیروں میں ہاتھ اٹھانا

فلاح السائل میں ہے: نماز کے سلام کے بعد تین (۳) مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہنا چاہئے اور ہر مرتبہ ہاتھوں کو کانوں کی لوؤں تک بلند کرنا چاہئے یہ نبی اکرمؐ کی سنت موکدہ ہے کیونکہ جب آپ کو کچھ چیزوں کی بشارت دی گئی تو شکرانہ کے طور پر ایسا کیا تھا. [۸۲]

۶۷۵۔ دو رکعت نافلہ

امالی طوسیؒ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: نماز صبح، مغرب وعشا کی اذان واقامہ کے درمیان "بیٹھنا" سنت ہے نافلہ نہ پڑھے لیکن نماز ظہر وعصر میں اذان واقامہ کے درمیان دو رکعت نافلہ پڑھنا سنت ہے. [۸۳]

۶۷۶۔نماز جماعت میں عورتوں کی شرکت

مکارم میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: عورتوں کے لئے جماعت میں یہ سنت ہے کہ وہ تمام مردوں کے بعد سجدہ سے سر اٹھائیں. [۸۴]

۶۷۷۔آنحضرتؐ کا رکوع

معانی الاخبار میں ہے: آنحضرتؐ جب رکوع میں جاتے تھے تو اپنا سر مبارک نہ تو بہت نیچے کرتے تھے اور نہ اتنا اوپر کرتے تھے کہ وہ بدن سے اونچا ہو جائے ان دونوں کے درمیان میں رکھتے تھے. [۸۵]

۶۷۸۔ماموین کی رعایت

علل میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب نماز پڑھاتے وقت کسی بچہ کے رونے کی آواز سن لیتے تھے تو اپنی نماز مختصر کر دیتے تھے تا کہ بچہ کی ماں جلد اسے سنبھال لے. [۸۶]

۶۷۹۔سفر میں نماز

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کبھی کبھی (ظاہراً سفر میں) اپنی سواری کی خورجین یا اونٹ کے پالان کو جس کی لمبائی ایک ہاتھ تھی اپنے آگے رکھ کر نماز پڑھتے تھے تا کہ راستہ چلنے والوں کے درمیان وہ حائل کے طور پر رہے. [۸۷]

۶۸۰۔نماز وتر کا وقت

اسی کتاب میں ہے: اَبان بن تَغلِبؒ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر

۲۲۔اہل علم سے حضورؐ کا برتاؤ

آنحضرتؐ کا طریقہ یہ تھا کہ اہل فضل اور اہل علم سے ہر وقت ملاقات کر لیتے تھے اور ہر آنے والے کی دین میں علم و آگاہی کے مطابق قدر کرتے تھے کوئی ایک، کوئی دو اور کوئی بہت سی حاجات لے کر آتا تھا، آپؐ اہل فضل کی حاجات پوری کرتے تھے انھیں اپنے عیوب کی اصلاح کے لئے ابھارتے تھے، امت کے متعلق ان سے سوال کرتے تھے ان سے اہم مطالب بیان فرماتے اور کہتے تھے: ”حاضرین تمام غائبین تک یہ احکام و پیغام پہنچادیں جو لوگ میرے پاس نہیں آسکتے ان کی حاجتیں مجھ سے بیان کریں یہ معلوم رہے کہ جو کسی ضرورتمند کی حاجت کو کسی بادشاہ سے بیان کرے گا خدا، قیامت کے دن اس کے قدموں کو محکم کرے گا۔“

آنحضرتؐ کے پاس اسی طرح کی باتیں ہوتی تھیں ان کے علاوہ آپؐ کسی کی بات کو قبول نہیں فرماتے تھے، اہل فضل و دانش، علم و معرفت کی بھیک لینے کے لئے آپؐ کی خدمت میں آتے تھے واپسی پر حضرتؐ سے تھوڑا سا علم حاصل کر لیتے تھے اسی مختصر علم کی برکت سے وہ دوسروں کی ہدایت کرنے لگتے تھے.

۲۳۔گھر سے باہر آنحضرتؐ کا طور طریقہ

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے پدر بزرگوار امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے آنحضرتؐ کے متعلق گھر سے باہر کا طور طریقہ پوچھا تو فرمایا: پیغمبر خداؐ غیر ضروری باتوں سے اپنی زبان کو محفوظ رکھتے تھے، لوگوں سے انسیت رکھتے تھے انھیں اپنے پاس سے بھگاتے نہیں تھے، ہر قوم کے بزرگ کا احترام کرتے تھے اور اسے اس کی قوم کا حاکم بنا دیتے تھے اور ہمیشہ لوگوں سے خود کو محفوظ رکھتے اور اپنی حفاظت کرتے

صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آنحضرتؐ کس وقت نماز وتر پڑھتے تھے؟
فرمایا: طلوع فجر سے پہلے. (اس طرح کہ ادھر نماز وتر ختم ہوتی تھی اور ادھر فجر طلوع ہو جاتی تھی) [۸۸]

۶۸۱۔عید کے دن افطار

فقیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: عید فطر میں یہ سنت ہے کہ نماز عید کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھا پی لے لیکن عید قربان میں نماز کے بعد کھائے. [۸۹]

یہ روایت، کتاب ہدایہ میں بھی ہے. [۹۰]

۶۸۲۔بیابان میں نماز عید کی ادائیگی

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: عید فطر کے موقع پر جب میرے پدر بزرگوار نماز عید کے لئے بیابان میں جاتے تھے تو اپنے لئے فرش یا چٹائی وغیرہ نہیں بچھانے دیتے تھے اور فرماتے تھے: یہ وہ دن ہے کہ ایسے ہی دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیابان کی طرف نکلتے تھے آپ کو یہ پسند تھا کہ اوپر سائبان نہ ہوتا کہ آسمان کی طرف دیکھ سکیں اور زمین پر سجدہ کریں. [۹۱]
یہ حدیث، دعائم میں بھی ہے اور فقیہ میں عید فطر و عید قربان دونوں کا ذکر ہے. [۹۲]

۶۸۳۔صحرا میں نماز پڑھنے کی علت

اسی کتاب میں انھیں امام علیہ السلام سے مروی ہے: عید فطر یا عید قربان کے دن

آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا: اگر آپ اپنی ہی مسجد میں نماز پڑھ لیں تو کیا حرج ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ اپنے بدن کو پورے افق کے لئے آشکار کروں.[۹۳]

۶۸۴۔عیدین میں چادر، دوش پر ڈالنا

مقنعہ میں ہے: آنحضرتؐ سخت سردی اور گرمی میں عید فطر وعید قربان کے دن ایک بُرد (چادر) پہنتے تھے اور عمامہ بھی لگاتے تھے.[۹۴]

۶۸۵۔تکبیر کی صدا بلند کرنا

علاّمہ کی کتاب نہایہ میں ہے: جب آنحضرتؐ نماز عید کے لئے تشریف لیجاتے تو راستہ میں ''اللہ اکبر'' کی صدائیں بلند کرتے ہوئے جاتے تھے.[۹۵]

۶۸۶۔مدینہ کی دو رکعت مخصوص نماز

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: صرف مدینہ منورہ میں یہ سنت ہے کہ نماز عید کے لئے مصلّٰی تک جانے سے پہلے مسجد نبویؐ میں دو رکعت نماز نافلہ پڑھی جائے کیونکہ آنحضرتؐ پڑھتے تھے.[۹۶]

یہ روایت، فقیہ میں بھی ہے.[۹۷]

۶۸۷۔حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی تاریخی سنتی نماز عید

عیون میں مروی ہے: عید کا دن قریب آ گیا مامون نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے درخواست کی کہ سوار ہو کر نماز عید پڑھانے کے لئے عید گاہ تشریف لے جائیں... جب بہت اصرار کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ''امیر المومنین! اگر مجھے معاف

کر دو تو بہتر ہے مجھے یہی پسند ہے ورنہ میں نماز عید کے لئے بالکل اسی طرح نکلوں گا جس طرح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام نکلتے تھے۔"

عید کا دن آ گیا اور سورج نکل گیا حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے غسل فرمایا سر مبارک پر سوتی سفید کپڑے کا عمامہ باندھا اس کا ایک سرا آگے سینہ پر اور دوسرا پیچھے دونوں شانوں کے درمیان کیا، اپنے غلاموں کو حکم دیا:

"تم لوگ بھی میری طرح عمل کرو اور تیار ہو جاؤ!"

اس کے بعد اپنے دست مبارک میں ایک ایسا عصا لیا جس کا نچلا حصہ آہنی تھا برہنہ پا ہو کر پاجامہ کو پنڈلیوں تک اوپر اٹھا لیا باہر نکلنے کے لئے تیار ہوئے سارے غلام بھی اسی حالت میں سامنے کھڑے ہو گئے امام علیہ السلام نے آسمان کی طرف ایک نظر کی چار (۴) مرتبہ تکبیر بلند کی پھر امام علیہ السلام اسی طرح شان و شوکت کے ساتھ بیت الشرف سے نکلے دروازہ پر تھوڑی دیر کھڑے ہوئے پھر بلند آواز سے ان تکبیرات کو ادا کیا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَاھَدَانَا، اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَارَزَقَنَا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا ، غلام بھی ان کلمات کو دہرانے لگے امام علیہ السلام ہر دس (۱۰) قدم پر ٹھہر جاتے تھے اور بلند آواز سے چار (۴) مرتبہ تکبیر کہتے تھے۔[۹۸]

۶۸۸۔ نماز کے لئے روانگی اور واپسی

فقیہ میں مروی ہے: آنحضرتؐ جب نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جاتے تھے تو واپسی میں دوسرے راستہ سے آتے تھے۔[۹۹]

یہ روایت، دعائم میں ہے۔[۱۰۰]

۶۸۹۔ تکبیرات حضرت امام حسین علیہ السلام

تہذیب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نماز عید فطر اور عید قربان میں صرف ایک تکبیر کہتے تھے حضرت امام حسین علیہ السلام ذرا دیر میں بولے تھے اور ابھی بولنا شروع نہیں کیا تھا ایک مرتبہ ان کی والدہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے انھیں لباس پہنا کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ کر دیا جب آنحضرتؐ نے تکبیر کہی تو امام حسین علیہ السلام نے بھی ان کے ساتھ سات (۷) بار تکبیر کہی پھر آنحضرتؐ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تکبیر کہی حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی پانچ (۵) بار تکبیر کہی اس کے بعد آنحضرتؐ نے ان تکبیرات کو سنت قرار دیا اور آج تک یہ سنت باقی ہے۔[۱۰۱]

مناقب میں بھی اس معنی کی روایت موجود ہے۔[۱۰۲]

۶۹۰۔ نماز استسقاء

نوادرِ راوندیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: نماز استسقاء میں سنت یہ ہے کہ امام کھڑا ہو کر دو رکعت نماز استسقاء پڑھے پھر ہاتھوں کو کھول کر دعا کرے۔ (خدا سے بارش کی دعا کرے)۔[۱۰۳]

۶۹۱۔ عبا کو پیچھے پلٹنا

علل الشرائع میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ نماز استسقاء کے لئے بیابان کی طرف تشریف لے جاتے تھے تو آسمان کی طرف دیکھتے اور عبا کے نچلے حصہ کو اوپر کر لیتے تھے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اس کا کیا مطلب؟ فرمایا: یہ پیغمبرؐ اور ان کے اصحاب کے درمیان ایک علامت تھی کہ حضورؐ، قحط و خشکسالی کو نعمت و خوشحالی سے

بدل دیتے تھے. [۱۰۴]

یہ روایت، کافی، تہذیب وفقیہ اور دعائم میں بھی ہے. [۱۰۵]

۶۹۲۔دعائے طلب باران

فقیہ میں ہے: آنحضرتؐ جب بارش کے لئے دعا کرتے تو فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَهَآئِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بِلَادَکَ الْمَيِّتَةَ: خدایا! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر! اپنی رحمت کو پراگندہ کر! اور اپنی مردہ زمینوں کو زندہ کر! آپ تین (۳) مرتبہ اس کی تکرار کرتے تھے. [۱۰۶]

۶۹۳۔بارش میں کھڑے رہنا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جس بارش سے تمام حیوانات کو روزی ملتی ہے وہ عرش کے نیچے سے نازل ہوتی ہے اسی لئے آنحضرتؐ بارش کے وقت آسمان کے نیچے کھڑے رہتے تھے تا کہ سر مبارک اور محاسن شریف دونوں تر ہو جائیں. [۱۰۷]

راوندیؒ نے بھی اپنی کتاب نوادر میں مختصر اختلاف کے ساتھ اس کی روایت کی ہے. [۱۰۸]

۶۹۴۔بارش کے وقت پڑھنے کی دعا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب بارش کی طرف دیکھتے تو فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَبًّا نَافِعاً: خدایا! ہمارے لئے اس بارش کو پُر منفعت قرار دے! [۱۰۹]

۶۹۵۔ اذان جمعہ تک منبر پر بیٹھنا

تہذیب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ نماز جمعہ پڑھانے کے لئے بیت الشرف سے نکلتے تھے تو جب تک موذّن اذان کہتا رہتا تھا آپ منبر پر بیٹھے رہتے تھے. [۱۱۰]

۶۹۶۔ امام جماعت کا ماموین کو سلام کرنا

تہذیب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب امام جماعت منبر پر جائے تو ماموین کی طرف رخ کر کے انھیں سلام کرے یہ سنت ہے. [۱۱۱]

۶۹۷۔ دو خطبوں کے درمیان مختصر نشست

جعفریات میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ دو خطبے پڑھتے تھے پہلا خطبہ پڑھ کر منبر پر بیٹھ جاتے تھے پھر بلند ہو کر دوسرا خطبہ پڑھتے تھے. [۱۱۲]

۶۹۸۔ حمد و سورہ کا بلند آواز سے پڑھنا

اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: نماز جمعہ میں سورہ حمد اور اس کے بعد کا سورہ بلند آواز سے پڑھو کیونکہ یہ سنت ہے. [۱۱۳]

۶۹۹۔ نماز جمعہ کا وقت

اسی کتاب میں انھیں امام علیہ السلام سے مروی ہے: جب سورج آسمان کے درمیانی حصہ سے آگے بڑھ جاتا تھا تو اس وقت آنحضرتؐ نماز جمعہ پڑھتے تھے. [۱۱۴]

۷۰۰۔ قنوت کی سنت
اسی جعفریات میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے: نماز جمعہ میں قنوت، سنت ہے. [۱۱۵]

۷۰۱۔ نماز جمعہ کے مخصوص سورے
دعائم میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون پڑھنا سنت ہے. [۱۱۶]

۷۰۲۔ اذان کے وقت بیٹھنا
تہذیب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ مسجد میں تشریف لاتے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ اذان میں مشغول ہوتے تھے تو آپ بیٹھ جاتے تھے. [۱۱۷]

۷۰۳۔ جانماز اور دیوار کے درمیان کا فاصلہ
ذکریٰ میں سہل ساعدی سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی جانماز اور دیوار کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ ایک بکری گزر سکتی تھی. [۱۱۸]

۷۰۴۔ ذکر رکوع وسجدہ تین بار سنت، سات بار فضیلت ہے
تہذیب میں ہشام بن سالم سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ذکر رکوع کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو! اس ذکر کا ایک مرتبہ کہنا واجب ہے، تین (۳) مرتبہ سنت اور سات (۷) مرتبہ باعث فضیلت ہے. [۱۱۹]

۷۰۵۔ رکوع وسجدہ کی حد

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ ہر رکعت میں پندرہ (۱۵) آیات پڑھتے تھے آپ کا رکوع، قیام کے برابر اور سجدہ، رکوع کے برابر ہوتا تھا اور رکوع وسجدہ سے سر اٹھانا برابر ہوتا تھا. [۱۲۰]

یہ روایت، کافی میں دوسرے معنی کے ساتھ مروی ہے. [۱۲۱]

۷۰۶۔ نماز صبح کا وقت

اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نماز صبح اس وقت پڑھتے تھے جب اچھی طرح اجالا ہو جاتا تھا. [۱۲۲]

یہ روایت، غارات ثقفی میں بھی ہے. [۱۲۳]

۷۰۷۔ زمین پر سجدہ پسند ہے

اسی تہذیب میں اسحاق بن فضل سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے چٹائی اور بوریا پر سجدہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ویسے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن مجھے زمین پر سجدہ کرنا پسند ہے کیونکہ آنحضرتؐ کو بھی یہی بات پسند تھی کہ اپنی پیشانی کو خاک پر رکھیں میں بھی تمھارے لئے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند کرتے تھے. [۱۲۴]

۷۰۸۔ نوافل روز وشب کو آہستہ وبلند پڑھنا

کتاب تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: سنت یہ ہے کہ دن کی نافلہ نمازیں آہستہ اور رات کی نافلہ نمازیں بلند آواز سے پڑھی جائیں. [۱۲۵]

۷۰۹۔نماز وتر میں سورۂ اخلاص کی فضیلت

اسی کتاب میں امام معصوم علیہ السلام سے مروی ہے: سورۂ قُلْ ھُوَ اللہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے، سورۂ کافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے آنحضرتؐ نماز وتر میں سورۂ قُلْ ھُوَ اللہ کو تین (۳) بار پڑھتے تھے تاکہ پورا قرآن پڑھنے کے برابر ہو جائے۔[۱۲۶]

۷۱۰۔نماز کے بعد دعا کی تاکید و سنت

فقیہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: ہر واجبی نماز کے بعد دعا کرنا مستحبی نماز پڑھنے سے افضل ہے اس کا ثواب زیادہ ہے اور یہ سنت ہے۔[۱۲۷]

۷۱۱۔تسبیح حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی فضیلت و تاکید

تہذیب میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو ہارون مکفوف سے فرمایا: اے ابو ہارون! ہم اہل بیت (علیہم السلام) جس طرح اپنے بچوں کو نماز کا حکم دیتے ہیں اسی طرح ان کو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھنے کا بھی حکم دیتے ہیں تم بھی اس تسبیح کی مداومت کرو کیونکہ جو شخص بھی برابر یہ تسبیح پڑھتا رہے گا وہ کبھی بدبخت اور شقی نہیں ہوگا۔[۱۲۸]

۷۱۲۔ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کی فضیلت و تاکید

قرب الاسناد میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! ہر واجبی نماز کے بعد آیت الکرسی ضرور پڑھا کرو کیونکہ سوائے نبی و صدیق اور شہید کے کوئی بھی اس کی مداومت نہیں

کرتا ہے۔[۱۲۹]

یہ روایت، دعائم میں بھی ہے۔[۱۳۰]

۱۳/۷۔نماز وتر کے مخصوص سورے

دعائم میں ہے: آنحضرتؐ دو نماز وتر یعنی نماز شفع اور ایک رکعت وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ دوسری میں کافرون اور تیسری رکعت یعنی وتر جس کی ایک ہی رکعت میں قنوت پڑھا جاتا ہے سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھتے تھے اور یہ سارے سورے سورۂ حمد کے بعد پڑھتے تھے۔[۱۳۱]

۱۴/۷۔آنحضرتؐ کی دعائے سجدہ

عوارف میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَ بِکَ آمَنْتُ وَ لَکَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ: خدایا! میں نے تجھ کو سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے اوامر کو تسلیم کیا میرے چہرہ نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی تصویر بنائی، اس کے لئے آنکھ اور کان بنائے پس خداوند عالم پاک و منزہ ہے وہ بہترین خالق ہے۔[۱۳۲]

۱۵/۷۔اپنے رکوع کی محافظت کرو!

کتاب الغارات میں ہے: حضرت علی علیہ السلام نے محمد رضی اللہ عنہ بن ابوبکر کو لکھا: اپنی نماز کے رکوع کی محافظت کرو!... آنحضرتؐ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے تھے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

تھے اور لوگوں کی طرف سے رخ بھی نہیں موڑتے تھے۔

اپنے اصحاب کی دل جوئی کرتے تھے، لوگوں سے دوسروں کی خیریت معلوم کرتے تھے، نیک کاموں کی تعریف کرتے اور تقویت کرتے تھے، برے کاموں کو حقیر وقبیح سمجھتے تھے، تمام امور میں میانہ روی اختیار کرتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ منحرف نہ ہو جائیں ایک لمحہ کے لئے بھی لوگوں کے کام سے غفلت نہیں کرتے تھے، برحق کاموں میں کوتاہی نہیں کرتے تھے اور اس سے تجاوز نہیں کرتے تھے۔

۲۴۔ ہمنشین ومصاحبین

آنحضرتؐ کے تمام ہمنشین افراد نیک تھے، آپ کی نظر میں سب سے افضل وہ شخص ہوتا تھا جو لوگوں کا سب سے زیادہ خیر خواہ ہوتا تھا اور ان میں بھی سب سے عظیم وہ شخص ہوتا تھا جو لوگوں کے حق میں مواسات (غمخواری) اور ہمراہی (امداد) کرتا تھا۔

۲۵۔ مجلس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیت

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے بابا سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس (نشست) کے متعلق سوال کیا تو فرمایا: آنحضرتؐ ہر جگہ اٹھتے بیٹھتے ذکر خدا میں مشغول رہتے تھے آپؐ نے نشستوں میں اپنے لئے کوئی خاص جگہ معین نہیں کی تھی اس سے روکتے بھی تھے، جب کسی اجتماع میں تشریف لاتے تو جہاں بھی خالی جگہ مل جاتی وہیں بیٹھ جاتے تھے اپنے اصحاب سے بھی یہی تاکید فرماتے کہ اس پر عمل کریں۔

۲۶۔ حقوق ہمنشین کی رعایت

آنحضرتؐ اپنے ہمنشینوں کے حقوق بخوبی اس طرح ادا فرماتے تھے کہ کسی کو احساس

حَمِدَہٗ، اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ سَمَاوَاتِکَ وَ مِلْءَ اَرْضِکَ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ: جو شخص خداوند عالم کی حمد وستائش کرتا ہے خدا اسے سنتا ہے اور اجابت کرتا ہے، خدایا! تیرے تمام آسمانوں اور زمین کے برابر اور تو جس چیز کے برابر چاہے ہماری جانب سے تیری حمد ہے۔ [۱۳۳]

۷۔۱۶۔ دو سجدوں کے درمیان کی دعا

بحار میں کتاب ذکریٰ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نماز کے دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَجِرْنِیْ وَ عَافِنِیْ، اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ، تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ: خدایا! مجھے بخش دے! مجھ پر رحم فرما! مجھے پناہ اور عافیت دے! کیونکہ تو نے مجھ پر جو خیر نازل کیا میں اس کا محتاج تھا پاک ومنزہ ہے وہ خدا جو سارے عالم کا پالنے والا ہے۔ [۱۳۴]

۷۔۱۷۔ چٹائی پر نماز کی ادائیگی

عوارف میں آنحضرتؐ کی بیوی "میمونہ" سے مروی ہے: کھجور کے پتوں سے ایک چھوٹی سی چٹائی تیار کی گئی وہ مسجد میں رکھ دی گئی آنحضرتؐ اسی پر نماز پڑھتے تھے۔ [۱۳۵]

۷۔۱۸۔ خاک پر پیشانی رکھنا

کتاب الہدایہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے: خداوند عالم نے میرے جد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی کہ میں نے تمھیں، حضرت علی علیہ السلام کو نیز ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام اماموں اور تمھارے شیعوں کو

قیامت تک کے لئے دس (۱۰) خصلتوں سے مخصوص کیا ہے... ان میں سے ایک یہ ہے: ہر نماز کے بعد خاک پر پیشانی رکھنا. [۱۳۶]

۷۱۹۔ کامل نماز

مجمع میں ہے: آنحضرتؐ کامل طور سے نماز پڑھتے تھے. [۱۳۷]

۷۲۰۔ سب سے زیادہ پسندیدہ نماز

"درر اللآلی" میں ہے: آنحضرتؐ کے نزدیک محبوب ترین نماز وہ ہوتی تھی جس پر مداومت کی جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو، آنحضرتؐ جب کسی نماز میں مشغول ہوتے تھے اسے برابر پڑھا کرتے تھے. [۱۳۸]

۷۲۱۔ دو رکعت نماز شب، دنیا کی ہر چیز سے بہتر

علل الشرائع میں انس بن مالک سے مروی ہے: میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: نصف شب میں دو رکعت نماز ادا کرنا میرے نزدیک دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے. [۱۳۹]

۷۲۲۔ ماہ رمضان کی آخری رات میں دس رکعت نماز

جناب شیخ صدوقؒ کی کتاب "فضائل الاشہر" میں ہے: آنحضرتؐ نے فرمایا: اس خدا کی قسم! جس نے مجھے پیغمبر بنایا جبرئیل علیہ السلام نے اسرافیل علیہ السلام سے اور انھوں نے خداوند عالم کی جانب سے مجھے یہ خبر دی ہے کہ جو شخص ماہ رمضان المبارک کی آخری رات میں دس (۱۰) رکعت نماز پڑھے گا اس کی بڑی فضیلت ہے یہ نماز خصوصی طور پر خداوند عالم کی جانب سے میرے لئے اور میری امت کے لئے ہدیہ

وتحفہ ہے مجھ سے پہلے جتنے انبیاء (علیہم السلام) اور ان کے علاوہ بھی جتنے لوگ گزر چکے ہیں کسی کو بھی خدا نے ایسا تحفہ عطا نہ کیا بہر حال نماز کا طریقہ یہ ہے:

ہر رکعت میں ایک بار سورۂ حمد اور دس (۱۰) بار سورۂ توحید پڑھے رکوع اور سجدوں میں دس، دس (۱۰،۱۰) مرتبہ یہ کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

ہر دو رکعت کے بعد تشہد وسلام پڑھے دس (۱۰) رکعت پوری ہو جانے کے بعد ایک ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہے پھر سجدہ میں جا کر کہے:

يَا حَيُّ! يَا قَيُّومُ! يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ! يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ! وَرَحِيْمَهُمَا، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ! يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ! اِغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا صَلَاتَنَا وَصِيَامَنَا وَقِيَامَنَا. [۱۴۰]

۲۳۷۔ گھر میں داخلہ کی نماز

عوارف میں ہے: آنحضرتؐ جب بیت الشرف میں داخل ہوتے تھے تو بیٹھنے اور ہر کام سے پہلے چار (۴) رکعت نماز (ظاہراً دو، دو رکعت کر کے) پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سورۂ لقمان دوسری رکعت میں یٰس تیسری میں حٰم دخان اور چوتھی میں سورۂ تبارک پڑھتے تھے۔ [۱۴۱]

باب ۱۷

آداب روزہ

روزہ سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن و آداب

۷۲۴۔ ایک دن فاصلہ کے ساتھ روزہ رکھنا

فقیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ اس قدر پے در پے روزے رکھتے تھے کہ لوگوں نے کہا: لگتا ہے کہ افطار ہی نہیں کریں گے! پھر اس قدر افطار کیا کہ لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا: لگتا ہے کہ اب روزہ ہی نہیں رکھیں گے! اس کے بعد ایک دن فاصلہ دے کر روزہ رکھنے لگے پھر دوشنبہ اور جمعرات کو رکھنے لگے اور آخر میں یہ سنت قرار دی کہ ہر مہینے میں صرف تین (۳) دن روزے رکھنے لگے: ا۔ پہلی جمعرات کو ۲۔ درمیانی چہارشنبہ کو ۳۔ آخری پنجشنبہ کو۔

آپ فرماتے تھے: جو اس طرح ان دنوں میں روزہ رکھے گا وہ "صائم الدہر"

کہلائے گا یعنی گویا پوری زندگی بھر روزہ رکھا.

۷۲۵۔ خدا کے نزدیک سب سے بری چیز

اسی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: میرے پدر بزرگوار (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) فرماتے تھے: خداوند عالم کے نزدیک سب سے براوہ انسان ہے کہ جب اس سے یہ کہا جاتا ہے: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ایسے اعمال انجام دیتے تھے تو وہ کہتا ہے: ”خداوند عالم مجھے بہت زیادہ نماز پڑھنے اور زیادہ روزے رکھنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا“.

اس کی بات کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ اس سے زیادہ انجام دینے سے عاجز تھے.[۱]

۷۲۶۔ ہر ماہ تین (۳) روزے

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: بعثت کے شروع شروع میں آنحضرت ہر روز روزہ رکھتے تھے تو لوگوں نے یہ کہا: لگتا ہے کہ افطار ہی نہیں کریں گے! اس کے بعد ایک دن کا فاصلہ دے کر روزہ رکھنا شروع کیا حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ اسی طرح ہوتا تھا اس کے بعد آنحضرتؐ نے صرف ایام البیض میں یعنی ہر مہینہ کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھنا شروع کیا پھر اسے بھی ترک کر دیا اور ہر مہینہ کے شروع کے تین (۳) دنوں میں روزہ رکھنے لگے آخر میں اسے بھی ترک کر دیا اور ان تین دنوں کو ہر مہینہ کے دس، دس (۱۰،۱۰) دنوں کے درمیان اس طرح تقسیم فرمایا کہ دہۂ اول (پہلے دس دنوں) میں جمعرات کو اور دہۂ دوم میں چہارشنبہ کو اور دہۂ سوم میں پنجشنبہ کو روزہ رکھنے لگے اور جب تک زندہ تھے

اس پر عمل کرتے رہے. [۲]

۷۔۲۷۔ اہل بیت (علیہم السلام) کے تین (۳) مخصوص روزے

خصال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: ہر مہینہ میں پہلی جمعرات، درمیانی چہار شنبہ اور آخری جمعرات اور اسی طرح شعبان کے روزوں سے دل کا اندورنی وسوسہ، غم والم دور ہوتا ہے ہم اہل بیت (علیہم السلام) ہر مہینہ ان تین (۳) دنوں میں روزہ رکھتے ہیں. [۳]

۷۔۲۸۔ روزہ میں آنحضرتؐ کی روش

کافی میں مروی ہے: آنحضرتؐ جب تک زندہ رہے روزہ رکھنے کے سلسلہ میں آپ کی روش یہ تھی کہ ماہ شعبان ورمضان اور ہر مہینہ میں تین (۳) دن روزے رکھتے تھے. [۴]

۷۔۲۹۔ صائم الدہر کون ہے؟

معانی الاخبار اور امالی، شیخ صدوقؒ کی ان دونوں کتابوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ایک دن آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے سوال کیا:

اَیُّکُم یَصُومُ الدَّھرَ: تم میں کون ایسا ہے جو ہر روز روزہ رکھتا ہے؟

جناب سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں!

ایک شخص نے جناب سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا: سلمان! (رضی اللہ عنہ) میں نے تمھیں اکثر دنوں میں کھاتے ہوئے دیکھا ہے!

جناب سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسا تم سوچتے ہو ویسا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میں ہر ماہ تین (۳) دن روزے رکھتا ہوں خداوند عالم کا ارشاد ہے: مَنْ جَآءَ

بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا: جو عمل خیر انجام دے گا اسے دس گنا ثواب ملے گا۔ (انعام:۶/۱۶۰)

اس کے علاوہ میں ماہ شعبان کے روزوں کو ماہ رمضان سے ملا دیتا ہوں جو بھی ایسا کرے گا اسے صوم الدہر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔

آنحضرتؐ نے اس آدمی سے کہا: تمھیں لقمان حکیم جیسا شخص کہاں مل سکے گا! تم جو کچھ چاہو اس سے پوچھو یہ جواب دے گا۔ [۵]

۷۳۰۔ ماہ شعبان میں آنحضرتؐ کا غیر معین روزہ

احمد کی کتاب نوادر میں راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: آیا آنحضرت ماہ شعبان میں روزے رکھتے تھے؟

فرمایا: ہاں! لیکن پورے مہینے روزے نہیں رکھتے تھے۔

میں نے پوچھا: کتنے دنوں روزے سے نہیں ہوتے تھے؟

فرمایا: افطار کرتے تھے۔

میں نے تین (۳) مرتبہ یہی سوال کیا حضرت نے ہر مرتبہ جواب میں یہی فرمایا: ''افطار کرتے تھے''۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے دوسرے سال پھر امام علیہ السلام سے یہی سوال کیا تو حضرت نے پھر بالکل وہی جواب دیا۔ [۶]

۷۳۱۔ ماہ شعبان و رمضان کے روزے گناہوں کے کفارے ہیں

کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ ماہ شعبان و رمضان میں روزے رکھتے تھے ان دونوں مہینوں کو وصل کر دیتے تھے لیکن آپ دوسروں کو

وصل کرنے سے روکتے تھے اور فرماتے تھے: ''یہ دونوں خدا کے مہینے ہیں اور یہ گزشتہ وآئندہ گناہوں کے لئے کفارہ ہیں.'' [۷]

اس کے بعد علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: شاید آنحضرتؐ نے ''وصل'' (ماہ رمضان سے ملانے) سے اس لئے منع کیا ہو کہ پورے پورے دو ماہ روزے نہ رکھو کیونکہ بہت سی حدیثوں میں شعبان ورمضان کے درمیان فاصلہ دینے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ تاکید کی گئی ہے کہ شعبان کے بیچ میں فاصلہ کردو چاہے ایک ہی دن سہی. [۸]

۳۲/۷۔ معمولی سحری اور افطاری

مکارم الاخلاق میں انس بن مالک سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی سحری اور افطاری، شربت ہوتی تھی کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ شبانہ روز میں صرف ایک ہی وقت کا کھانا موجود ہوتا تھا کبھی صرف دودھ نوش فرماتے اور کبھی صرف بھیگی ہوئی روٹی ہوتی تھی.

[بغیر حوالہ]

۳۳/۷۔ کھجور سے افطار

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کھجور کی فصل میں کھجور سے اور چھوارے کی فصل میں چھوارے سے روزہ افطار فرماتے تھے. [۹]

۳۴/۷۔ پانی سے افطار

اسی کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ روزہ سے ہوتے تھے اور آپ کو حلوا یا کوئی میٹھی چیز نہیں ملتی تھی تو صرف پانی ہی سے روزہ افطار کرلیتے تھے. [۱۰]

۷۳۵۔سوکھی کشمش (منقیٰ) سے افطار

تہذیب میں ہے: آنحضرتؐ کبھی زبیب (منقیٰ) سے بھی روزہ افطار کر لیتے تھے.[۱۱]

۷۳۶۔کھجور اور ستو کی بہترین سحری

مقنعہ میں آل محمد علیہم السلام سے مروی ہے: سحری کھانا مستحب ہے چاہے ایک گھونٹ پانی ہی سہی، مروی ہے کہ بہترین سحری کھجور (چھوارا) اور ستو ہے کیونکہ آنحضرتؐ سحری میں یہی کھاتے تھے.[۱۲]

۷۳۷۔حلیم کی سحری

مکارم میں ہے: آنحضرتؐ اکثر وبیشتر حلیم (ہریسہ) نوش فرماتے تھے کبھی کبھی سحری میں بھی یہی کھاتے تھے.[۱۳]

۷۳۸۔اُسراء کی آزادی، حاجت روائی

فقیہ میں ہے: آنحضرتؐ ماہ رمضان المبارک کے آتے ہی تمام اسیروں کو آزاد کر دیتے اور سائلوں کو عطا فرماتے تھے.[۱۴]

۷۳۹۔آخر کے دس (۱۰) دنوں میں عبادت کا زبردست اہتمام

دعائم میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب ماہ رمضان المبارک کے آخری دس (۱۰) دن بچتے تھے تو آنحضرتؐ اپنا بستر لپیٹ کر عبادت الٰہی کے لئے کمر بستہ ہو جاتے تھے اور تیئیسویں شب کو اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار رکھتے تھے اگر کسی کو نیند آتی تو اس کے چہرہ پر پانی چھڑکتے تھے.

۷۴۰۔ شب قدر میں شہزادی کی بیداری وعبادت

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام بھی تیئیسویں (۲۳) کی شب میں اپنے گھر والوں میں سے کسی کو سونے نہیں دیتی تھیں انھیں تھوڑا سا کھانا دیتی تھیں تا کہ نیند نہ آئے اور دن ہی سے اپنے کو رات کی عبادت کے لئے آمادہ کرتیں اور فرماتی تھیں: ''محروم وہ شخص ہے جو اس رات کی خیر وبرکت سے بے بہرہ رہ جائے.'' [۱۵]

۷۴۱۔ عید فطر سے پہلے افطار کا حکم

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ عید فطر کے دن جب عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے تو باہر نکلنے سے پہلے چند کھجوریں یا منقے کھا لیتے تھے. [۱۶]

۷۴۲۔ عیدین میں افطار کا وقت

مقنع میں ہے: عید قربان کے دن سنت یہ ہے کہ نماز کے بعد افطار کرے اور عید فطر میں نماز عید سے پہلے ہی افطار کرے. [۱۷]

ضمیمۂ روزہ

۷۴۳۔ ماہ ذی الحجہ کا روزہ

درر اللآلی میں بعض ازواج نبیؐ سے مروی ہے: آنحضرتؐ نویں ذی الحجہ کو اور ہر مہینہ میں تین (۳) دن روزہ رکھتے تھے. [۱۸]

نہیں ہوتا تھا کہ حضورؐ کے نزدیک کوئی دوسرا اس سے زیادہ عزیز و محبوب ہوگا، آپؐ جس کے ساتھ بھی بیٹھتے تھے صبر کرتے، انتظار فرماتے تھے (کہ وہ اپنی بات ختم کرے) جو شخص کوئی ضرورت لے کر آتا تھا اس کی ضرورت پوری کرتے تھے یا اپنے دلنشین کلام سے اسے مطمئن کردیتے تھے۔

۲۷۔ باپ کی طرح مہربانی

آپؐ اس قدر مہربان تھے کہ لوگ آپ کو ایک دلسوز باپ کی طرح سمجھتے تھے آپؐ کے نزدیک سب کے حقوق برابر تھے۔

۲۸۔ خصوصیات اہل مجلس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزم میں بردباری، حیاء، سچائی اور امانت سے رونق رہتی تھی، آوازیں بلند نہیں کی جاتی تھیں، لوگوں کا احترام کیا جاتا تھا اگر کسی سے غلطی ہو جاتی تھی تو اسے دوسری جگہ بیان نہیں کیا جاتا تھا، تمام حاضرین، عدالت وانصاف کے ساتھ ایک دوسرے سے پیش آتے تھے ان کے آپسی تعلقات، تقویٰ پر استوار تھے، دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آتے تھے، لوگ بزرگ کا احترام کرتے تھے، چھوٹوں کے لئے مہربان تھے، ضرورت مند کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے اور غریب (ومسافر) کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

۲۹۔ اہل مجلس کے ساتھ حضورؐ کی سیرت

میں نے پوچھا: آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اپنے ہمنشین کے ساتھ کیا تھی؟ میرے بابا نے فرمایا: حضورؐ ہمیشہ خوشرو، خوش خلق اور مہربان تھے، آپؐ گرم مزاج، غصہ ور،

۷۴۴۔ ماہ رمضان میں عبادت میں کثرت

اقبال میں ہے: جب رمضان المبارک کا مہینہ آجاتا تھا تو آنحضرتؐ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا نمازوں میں اضافہ کر دیتے تھے خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کے وقت بہت زیادہ تضرع وزاری کرتے تھے اور خدا سے بہت ڈرتے تھے. [۱۹]

۷۴۵۔ روزہ سے استعانت

مجموعۂ ورامؒ میں ہے: جب آنحضرتؐ کے لئے کوئی ایسا امر پیش آتا کہ آپ محزون وغمگین ہو جاتے تو نماز پڑھ کر اور روزہ رکھ کر خدا سے مدد کی درخواست کرتے تھے. [۲۰]

۷۴۶۔ ماہ شعبان کے روزے

عیون میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب شعبان کا مہینہ آجاتا تھا تو آنحضرتؐ شروع کے تین دنوں میں، درمیان کے تین دنوں میں اور آخر کے تین دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور رمضان المبارک آنے سے دو دن پہلے روزہ چھوڑ دیتے تھے پھر ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے لگتے تھے. [۲۱]

۷۴۷۔ شیرین غذا سے افطاری

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ حلوا سے روزہ افطار کرتے تھے اگر حلوا موجود نہیں ہوتا تو کسی دوسری میٹھی ہی چیز سے افطار کرتے تھے اگر وہ بھی موجود نہیں ہوتی تو ''نیم گرم پانی'' سے افطار کرتے تھے. [۲۲]

باب۲۰

آدابِ تلاوتِ قرآن

تلاوت قرآن سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۷۷۲۔ ہر حال میں قرآن کی تلاوت

مجالس طوسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ، جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے تھے آپ کے لئے کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی تھی. [۱]

۷۷۳۔ ہر آیت کو الگ الگ پڑھنا

مجمع البیان میں جناب ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے: آنحضرتؐ تلاوت کے وقت ہر آیت کو الگ الگ پڑھتے تھے. [۲]

۷۵۳۔ تکبیر عیدین کی سنت

جناب شیخ صدوقؒ کی کتاب مقنع میں ہے: نماز مغربین کے بعد عید فطر کی رات سے عید فطر کے دن تک دس (۱۰) نمازوں میں اور عید قربان کے دن نماز ظہر و عصر کے بعد سے ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ تک نماز صبح کے بعد جو لوگ مکہ میں نہیں ہیں ان کے لئے تکبیر، سنت ہے۔ [۲۹]

۷۵۴۔ عید فطر کی تکبیرات

تہذیب میں سعید نقاش سے مروی ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: عید فطر کے دن تکبیر کہنا سنت ہے۔ میں نے پوچھا: کس وقت؟ فرمایا: ان چار نمازوں: شب عید فطر میں نماز مغرب و عشاء کے بعد نماز صبح اور نماز عید کے بعد تکبیر کہنا چاہئے۔ [۳۰]

۷۵۵۔ نماز مغرب کے بعد افطار کی سنت

دعائم میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا اور نماز مغرب کے بعد افطار کرنا سنت ہے۔ [۳۱]

۷۵۶۔ فطرہ کی مقدار

تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ایک صاع (تقریباً تین کلوگرام) کی مقدار میں کھجور، کشمش یا جو کا فطرہ نکالنا سنت ہے۔ [۳۲]

۷۵۷۔ روزہ کی حالت میں فحش اور بری باتوں سے پرہیز کی تاکید

اسی کتاب میں انھیں امام علیہ السلام سے مروی ہے: خداوند عالم نے میرے لئے چھ (۶)

خصلتوں کو پسند نہیں کیا ہے میں بھی اپنے تمام اوصیاء اور اپنے بعد ان کی پیروی کرنے والوں کے لئے انھیں پسند نہیں کرتا ہوں ان میں سے ایک خصلت یہ ہے:
روزہ کی حالت میں فحش (گالی) دینا۔ [۳۳]
اس روایت کو شیخ صدوقؒ نے بھی کتاب امالی میں اپنی سند کے ذریعہ غیاث بن ابراہیم سے نقل فرمایا ہے۔ [۳۴]

۷۵۸۔ سنتی اور برکتی افطار

تحف العقول میں ہے: ایک شخص نے حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے آج کھجور اور خاک قبر (غالباً مراد خاک شفا ہے) سے افطار کیا ہے۔
حضرت نے فرمایا: تم نے سنت اور برکت کو ایک ساتھ جمع کرلیا۔ [۳۵]

۷۵۹۔ آنحضرتؐ کی افطاری کا سامان

عوارف میں ہے: آنحضرتؐ ایک گھونٹ پانی یا تھوڑے سے دودھ یا چند کھجوروں سے اپنا روزہ کھولتے تھے۔ [۳۶]

باب ۱۸

آدابِ اعتکاف

اعتکاف سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن و آداب

۷۶۰۔ اعتکاف کا وقت

فقیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے شروع شروع میں ماہ رمضان المبارک کے پہلے دس (۱۰) دنوں میں اعتکاف کیا پھر دوسرے (درمیانی) دس (۱۰) دنوں میں اور اس کے بعد تیسرے (آخری) دس (۱۰) دنوں میں اعتکاف کیا اور پھر اسی طرح ہمیشہ آخری دس (۱۰) دنوں میں اعتکاف کرتے رہے۔[۱]

۷۶۱۔ اعتکاف کی قضا

اسی کتاب میں انھیں امام علیہ السلام سے مروی ہے: چونکہ ہجرت کے دوسرے سال ماہ رمضان المبارک میں جنگ بدر واقع ہوئی تھی لہٰذا آنحضرتؐ اس سال اعتکاف نہ کر سکے تو اس کی قضا کے طور پر بعد والے سال میں دس، دس دنوں کے دو اعتکاف کئے ایک دس (۱۰) دنوں والا اعتکاف گزشتہ سال کی قضا کے طور پر تھا۔ [۲]

۷۶۲۔ ماہ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ماہ رمضان المبارک کے آخری دس (۱۰) دنوں میں آنحضرتؐ مسجد کے اندر اعتکاف کرتے تھے آپ کے لئے بالوں کا خیمہ نصب کر دیا جاتا تھا، عبادت کے لئے کمربستہ ہو جاتے تھے اپنے بستر کو لپیٹ دیتے تھے۔ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے پوچھا: کیا آنحضرتؐ عورتوں سے بھی دوری کرتے تھے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا:

نہیں! عورتوں سے دوری نہیں رکھتے تھے۔ [۳]

اس کے بعد علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: یہ بات بہت سی روایات میں ذکر ہوئی ہے ان میں سے بعض روایات (سترہویں باب میں) گزر چکی ہیں علماء نے بیان کیا ہے کہ آنحضرتؐ عورتوں سے دوری نہیں کرتے تھے یعنی عورتوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ترک نہیں کرتے تھے صرف جماع سے دوری اور پرہیز کرتے تھے۔ [۴]

باب ۱۹

آداب صدقہ

صدقہ سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۷۶۳۔ صدقہ میں اسراف!

کتاب محاسن میں ہے: آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: چھٹی وصیت یہ ہے کہ نماز، روزہ اور صدقہ میں میری پیروی کرنا... صدقہ اتنا زیادہ دو کہ تم یہ کہنے لگو: میں نے اسراف کیا![۱]

۷۶۴۔ ضرورت مندوں کو بخشش

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے کبھی کسی ضرورت مند کو واپس نہیں کیا اگر آپ کے پاس کوئی چیز موجود ہوتی تو دے دیتے تھے

ورنہ کہتے تھے: یَاتِی اللّٰہُ بِہٖ: خدا بندوبست کردے گا. [۲]

۷۶۵۔ راہ خدا میں بخشش

مہج الدعوات میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب ہم اہل بیت (علیہم السلام) خدا کی راہ میں کوئی چیز دے دیتے ہیں تو اسے واپس نہیں لیتے ہیں. [۳]

ضمیمہ صدقہ

۷۶۶۔ اپنے ہاتھ سے امداد کرنا

مکارم میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: میں کچھ چیزوں کو ترک نہیں کرسکتا ہوں وہ یہ ہیں:

۱۔ ایسے گدھے پر سوار ہونا جس پر پالان ہو.

۲۔ غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر چٹائی پر کھانا.

۳۔ اپنے ہاتھ سے سائل کی مدد کرنا. [۴]

۷۶۷۔ محروم کرنے والے کو بخشش

تحف العقول میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: ہم اہل بیت (علیہم السلام) کی جواں مردی اس میں ہے کہ جس نے ہم پر ظلم کیا ہے ہم اسے بخش دیتے ہیں اور جس نے ہمیں محروم کررکھا ہے، ہم اسے عطا کرتے ہیں. [۵]

۷۶۸۔ سب سے بڑا سخی

کشف الغمہ میں ہے: آنحضرتؐ سب سے زیادہ سخی تھے آپ کی عطا برابر جاری رہتی تھی آپ نے کبھی بخل نہیں کیا. [۶]

۷٦۹۔ غیر مستحق کو بھی محروم نہ کرنا

عُدۃ الداعی میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: ہم اہل بیت (علیہم السلام) غیر مستحق کو بھی محروم اور واپس نہیں کرتے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ واقعی مستحق، محروم ہو جائے. [۷]

۷۷۰۔ کبھی "نہیں" نہ کہا

بحار میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا اگر وہ کام آپ کی مرضی کے مطابق ہوتا تو آپ "ہاں!" کہہ دیتے اور اگر مرضی یہ ہوتی کہ وہ کام انجام نہ دیا جائے تو آپ خاموش رہتے تھے آپ نے کبھی "نہیں" نہ کہا! [۸]

۷۷۱۔ لوگوں کے حقوق کو اپنے حقوق پر ترجیح دینا

علل الشرائع میں علی بن فضال سے مروی ہے: میں نے حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے پوچھا: جب حضرت علی علیہ السلام کو ظاہری خلافت ملی تو اس وقت فدک کو واپس کیوں نہ لے لیا؟

فرمایا: ہم اہل بیت (علیہم السلام) مومنین کے سرپرست ہیں، ان کے حقوق کا دفاع کرتے ہوئے ظالموں سے واپس لے لیتے ہیں لیکن اپنے لئے اپنی قوت کو استعمال نہیں کرتے ہمارے جو حقوق غصب ہوئے ہیں صرف خداوند قادر ہی انھیں واپس لے سکتا ہے. [۹]

یہ روایت، کشف الغمہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے. [۱۰]

بے غم، برا بھلا کہنے والے اور عیب جو نہ تھے، کسی کی بہت زیادہ تعریفیں نہیں کرتے تھے، جس چیز کی طرف رغبت نہیں رکھتے اسے چھوڑ دیتے تھے اور لوگوں سے ایسا برتاؤ کرتے تھے کہ وہ ناامید نہ ہوں.

۳۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرہیز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین (۳) چیزوں سے پرہیز کرتے تھے: جدال (دشمنی) بہت زیادہ گفتگو اور ایسی باتیں جن کی ضرورت نہ ہو، نیز لوگوں سے متعلق تین (۳) چیزوں سے پرہیز کرتے تھے: کسی کی سرزنش نہیں کرتے تھے، کسی پر اعتراض نہیں کرتے تھے، لوگوں کے عیب کی جستجو میں نہیں لگے رہتے تھے، ایسی چیزوں کے متعلق گفتگو فرماتے تھے جن میں ثواب کی امید ہوتی تھی، آپؐ کی گفتگو کے وقت حاضرین اس طرح خاموشی سے محو ہو کر سنتے تھے کہ کسی کی سانس لینے کی بھی آواز نہیں آتی تھی جب آپ کی بات ختم ہو جاتی تب دوسرے لوگ گفتگو شروع کرتے تھے.

۳۱۔ مجلس میں ادب کی رعایت

آنحضرتؐ کی بزم میں کسی بات پر جھگڑا نہیں ہوتا تھا اگر حاضرین میں سے کوئی بولنے لگتا تھا تو دوسرے لوگ خاموش ہو جاتے تھے یہاں تک کہ اس کی بات ختم ہو جائے، لوگ نمبر کے ساتھ باتیں کرتے تھے، جب حاضرین کسی بات پر ہنسنا شروع کرتے تو آپ بھی ہنسنے لگتے اور تعجب کرتے تو آپ بھی تعجب کرتے تھے.

اگر کوئی غریب و نادان اپنے سوال میں بے ادبی کرتا تو صبر کرتے اصحاب اسے روکتے تھے اس وقت حضورؐ فرماتے تھے: ''جب تم ضرورت مندوں کو دیکھو تو ان کی مدد کرو!'' آپ کسی نااہل کی مدح وثنا کو قبول نہیں فرماتے تھے، کسی کی بات کو نہیں

باب ۲۰

آدابِ تلاوتِ قرآن

تلاوت قرآن سے متعلق آنخضرتؐ کے سنن و آداب

۷۷۲۔ ہر حال میں قرآن کی تلاوت

مجالس طوسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنخضرتؐ، جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے تھے آپ کے لئے کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی تھی. [۱]

۷۷۳۔ ہر آیت کو الگ الگ پڑھنا

مجمع البیان میں جناب ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے: آنخضرتؐ تلاوت کے وقت ہر آیت کو الگ الگ پڑھتے تھے. [۲]

۷۷۴۔ تلاوت مسبّحات کے بعد سونا

تفسیر ابوالفتوحؒ میں ہے: آنحضرتؐ ''مسبّحات'' کی تلاوت کئے بغیر نہیں سوتے تھے اور فرماتے تھے: ان سوروں میں ایک ایسی آیت موجود ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے لوگوں نے پوچھا: مسبحات کون سے سورے ہیں؟

فرمایا: سورۂ حدید، حشر، صف، جمعہ اور تغابن. [۳]

۷۷۵۔ سونے سے پہلے چند سوروں کی تلاوت

درر اللئالی میں جناب جابرؓ سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب تک سورۂ تبارک اور الم تنزیل نہیں پڑھ لیتے تھے نہیں سوتے تھے. [۴]

۷۷۶۔ سورۂ اعلیٰ کی محبوبیت

مجمع البیان میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی نظر میں سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی بہت محبوب تھا آپ فرماتے تھے: میکائیل علیہ السلام نے سب سے پہلے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی، کہا تھا. [۵]

۷۷۷۔ تلاوت کے بعد کا ذکر

اسی کتاب میں ابن عباسؓ سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی، کی تلاوت کرتے تھے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی، کہتے تھے۔ یہ حدیث اسی طرح حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے. [٦]

۷۷۸۔ خدا کی قدرت پر شہادت

سیوطی کی تفسیر در منثور میں ابو امامہ سے مروی ہے: میں نے حجۃ الوداع کے بعد

آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی آپ زیادہ تر سورۂ لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہونچتے تھے: اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی؟ : کیا وہ خدا اس پر قادر نہیں کہ بروز قیامت تمام مردوں کو زندہ کردے؟ (قیامت:۷۵/۴۰) تو آپ فرماتے تھے: بَلٰی! وَ اَنَا عَلٰی ذَالِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ: کیوں نہیں! میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں. [۷]

۷۷۹۔ سورۂ شمس کے وقت آنحضرتؐ کی دعا

اسی کتاب میں ابن عباسؓ سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ اس آیت کی تلاوت کرتے تھے: وَ نَفْسٍ وَّ مَاسَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰیهَا (سورۂ شمس: ۹۱/۷،۸) تو تھوڑا سا ٹھہر کر کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَ زَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَ مَولَاهَا: خدایا! مجھے پرہیزگاری عطا کر! اور میرے نفس کو پاکیزہ کر! تو بہترین پاک کرنے والا اور اس کا ولی و سرپرست ہے، آنحضرتؐ نماز ہی کی حالت میں یہ جملہ کہتے تھے. [۸]

ضمیمۂ تلاوتِ قرآن

۷۸۰۔ تلاوت سے پہلے استعاذہ

بحار میں کتاب ذکریٰ سے منقول ہے: آنحضرتؐ تلاوت سے پہلے اس طرح استعاذہ کرتے تھے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. [۹]

۷۸۱۔سب سے دلکش تلاوت

تفسیر عیاشیؒ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی تلاوت کی آواز سب سے زیادہ اچھی (دلکش) ہوتی تھی. [۱۰]

۷۸۲۔کھڑے ہو کر تلاوت کرنا

دعوات راوندیؒ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ قرآن کو کھڑے ہو کر پڑھوں. [۱۱]

۷۸۳۔تلاوت میں آواز کی کشش

مجمع البیان میں انس سے مروی ہے: آنحضرتؐ تلاوت کے وقت اپنی آواز میں کشش رکھتے تھے. [۱۲]

۷۸۴۔قرائتِ اُبی کے مطابق تلاوت

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ہم اہل بیت (علیہم السلام) قرآن کو "اُبی" کی قرائت کے مطابق پڑھتے ہیں. [۱۳] (یعنی درحقیقت اُبی کی قرائت، اہل بیت علیہم السلام کی تلاوت کے مطابق ہے اور یہ بات تقیۃً کہی گئی ہے۔ مصحح)

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: بعض روایات میں یہ بتایا گیا ہے کہ تمام سات (۷) قراءات جائز ہیں جیسا کہ خصال میں بھی وارد ہے. [۱۴]

۷۸۵۔تلاوت کے بعد شہادت (گواہی)

مجمع البیان میں قتادہ سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب سورہ وَالتِّین ختم کرتے تو اس

وقت کہتے تھے: بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذَالِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ: کیوں نہیں! خدایا! میں بھی اس پر شاہد ہوں. [۱۵]

۷۸۶۔ ہاں! تو قادر ہے

تفسیر در منثور میں ہے: آنحضرتؐ جب یہ (سورۂ قیامت نمبر ۴۰ کی آخری) آیت پڑھتے تھے: اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی: کیا خدا اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کرے؟! تو فرماتے تھے: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بَلٰی: خدایا! تو ہر عیب و نقص سے منزہ ہے ہاں! ہاں! تو مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے. [۱۶]

جناب شیخ طوسیؒ نے تفسیر تبیان میں قتادہ سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کی روایت کی ہے. [۱۷]

۷۸۷۔ تلاوت کے وقت شدید گریہ

مجمع البیان میں ہے: آنحضرتؐ جب اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے: وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُھُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّکَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذَالِکَ وَلَآ اَکْبَرَ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ. (سورۂ یونس: ۱۰/۶۱) تو شدت کے ساتھ روتے تھے. [۱۸]

۷۸۸۔ سورۂ اخلاص کی ہر آیت پر ٹھہرنا

مجمع البیان میں ہے: آنحضرتؐ سورۂ اخلاص کی ہر آیت پر ٹھہرتے تھے. [۱۹]

۷۸۹۔ نماز میں سورۂ طلاق وتحریم پڑھنے کی فضیلت
ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جو شخص واجب نمازوں میں سورۂ طلاق وتحریم پڑھے گا خداوند عالم اسے قیامت میں خوفزدہ اور محزون لوگوں کے گروہ سے محفوظ رکھے گا (اسے خوف وحزن نہ ہوگا) نیز اسے آتش دوزخ سے عافیت ہوگی پھر خداوند عالم ان دونوں سوروں کی تلاوت اوران پر مداومت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا کیونکہ یہ دونوں سورے نبیؐ سے متعلق ہیں۔ [۲۰]

۷۹۰۔ حفظ کے لئے عجلت
تفسیر المیزان میں سیوطی کی تفسیر درمنثور کے حوالہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ پر قرآن، نازل ہوتا تھا تو حفظ کے لئے [بلکہ شوق میں وحی ختم ہونے سے پہلے ہی] جلدی جلدی پڑھنے لگتے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: لَاتُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ: (اے رسولؐ!) وحی کے جلدی یاد کرنے کے واسطے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ (سورۂ قیامت: ۱۶/۷۵)[۲۱]

۷۹۱۔ تکمیل نزول وحی کے بعد تلاوت
اسی کتاب میں ہے: اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام جب بھی آنحضرتؐ کی خدمت میں آتے تھے تو آپ ویسے ہی پڑھتے تھے جیسا خداوند عالم نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ (جب جبرئیل علیہ السلام آیت سنا کر چلے جاتے تھے تب آپ پڑھنا شروع کرتے تھے)[۲۲]

۷۹۲۔ سوروں کی انتہا

نیز المیزان میں ہے: جب تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں نازل ہوجاتی تھی آنحضرتؐ کو یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ سورہ ختم ہوگیا ہے. [۲۳]

۷۹۳۔ گھر کے اندر تلاوت

تفسیر قمیؒ میں ہے: آنحضرتؐ گھر کے اندر بیٹھ کر قرآن پڑھا کرتے تھے. [۲۴]

باب ۲۱

آداب ادعیہ واذکار

ادعیہ واذکار سے متعلق آنحضرتؐ کے سنن وآداب

۷۹۴۔ بیٹھ کر دعا کرنے کا حکم
دعوات راوندیؒ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہ حکم دیا ہے کہ قرآن کھڑے ہو کر پڑھوں، خدا کی حمد جھک کر (رکوع میں) بجالاؤں، اس کی تسبیح، سجدہ میں بجالاؤں اور جب دعا کروں تو بیٹھا رہوں. [۱]

۷۹۵۔ دعا کے وقت ہاتھوں کا بلند کرنا
عُدۃ الداعی میں ہے: آنحضرتؐ دعا کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جس طرح کوئی فقیر کھانا مانگتا ہے آپ ویسے ہی دعا فرماتے تھے. [۲]

کاٹتے تھے بشرطیکہ وہ اپنی حد سے نہ بڑھ جائے اس وقت یا منع کر دیتے تھے یا اٹھ جاتے تھے اس طرح اس کی باتوں کو روک دیتے تھے.

۳۲۔ آنحضرتؐ کی خاموشی

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے بابا سے آنحضرتؐ کے سکوت کے متعلق سوال کیا تو فرمایا: حضورؐ چار (۴) موقعوں پر سکوت فرماتے تھے:

۱۔ حلم و بردباری ۲۔ حذر ۳۔ تقدیر ۴۔ تفکر، تقدیر میں آپ کی خاموشی یہ تھی کہ تمام لوگوں کو ایک نظر سے دیکھتے اور سب کی باتیں سنتے تھے، تفکر، میں آپ کی خاموشی اس بنا پر رہتی تھی کہ باقی رہنے اور فنا ہونے والی چیزوں کے بارے میں آپ سوچتے رہتے تھے، حلم میں آپ کی خاموشی اس وجہ سے تھی کہ آپؐ بڑے صابر و بردبار تھے نہ غصہ ہوتے تھے اور نہ کسی سے نفرت کرتے تھے.

حذر میں آپ کی خاموشی چار (۴) موارد میں تھی: (الف) نیک کاموں کی طرف پہل اور سبقت کرتے تھے تا کہ دوسرے بھی ان کی اقتداء کریں (ب) برے کاموں سے دوری کرتے تھے تا کہ لوگ بھی دوری اختیار کریں (ج) امت کی اصلاح کے لئے صحیح رائے کی تلاش میں رہتے تھے (د) جس چیز میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہوتی تھی اس کے لئے قیام واقدام فرماتے تھے. [۱۸]

۳۳۔ مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار

کتاب مکارم الاخلاق میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ سفید تھا وہ موتی کی طرح چمکتا تھا، حضورؐ اطمینان سے قدم اٹھاتے تھے میں نے آپ کی خوشبو کو مشک و عنبر سے بہتر پایا آپ کا دست مبارک مجھے ہر

۷۹۶۔آئینہ دیکھنے کی دعا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَکْمَلَ خَلْقِی وَ اَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَ زَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ وَھَدَانِیْ لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَیَّ بِالنُّبُوَّۃِ۔[۳]

۷۹۷۔آئینہ دیکھنے کی دوسری دعا

تفسیر ابوالفتوحؒ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ جب آئینہ دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْسَنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَ زَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ۔[۴]

۷۹۸۔سواری پر بیٹھتے وقت کی دعا

عوالی اللآلی میں ہے: جب آنحضرتؐ سفر کے لئے اپنی سواری پر بیٹھتے تھے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَاکُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰی وَ مِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا وَ اَطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ کَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔

جب سفر سے واپس آتے تو فرماتے تھے: آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔[۵]

۷۹۹۔ رات میں سفر کی دعا

غوالی میں ہے: آنحضرتؐ جب سفر میں ہوتے اور رات ہو جاتی تھی تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: اَرْضُ رَبِّیْ وَ رَبُّکِ اللّٰہِ اَعُوْذُ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا فِیْہِ وَ شَرِّ مَایَدُبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدَ وَ مِنَ الْحَیَّۃِ وَ الْعَقْرَبِ وَ مِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ.[٦]

۸۰۰۔ نیا لباس پہنتے وقت کی دعا

مکارم الاخلاق میں ہے: آنحضرتؐ جب نیا لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَایُوَارِیْ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ.[۷]

۸۰۱۔ نئے لباس کے وقت، خدا کی حمد

اسی کتاب میں ہے: جب آنحضرتؐ اپنے بدن مبارک سے لباس کو اتارتے تو بائیں طرف سے اتارتے اور نیا لباس پہنتے وقت، خدا کی حمد و ثنا کرتے تھے فقیر کو بلا کر پرانے لباس اسے دے دیتے اور فرماتے تھے: جو مسلمان خدا کی راہ میں اپنے پرانے لباس کسی فقیر کو پہنائے گا وہ خدا کی ضمانت، حفاظت و پناہ میں ہوگا خواہ دینے والا زندہ ہو یا مر چکا ہو.[۸]

۸۰۲۔ نیا لباس پہنتے وقت کی دوسری دعا

مکارم الاخلاق میں ہے: جب آپ نیا لباس پہنتے تو بیت الشرف سے نکلنے سے پہلے کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ بِکَ اسْتَتَرْتُ وَ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَ بِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ

رَجَآئِی، اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَآاَھَمَّنِیْ وَمَالَااَھْتَمُّ بِہٖ وَمَااَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ، عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآؤُکَ وَلَآاِلٰہَ غَیْرُکَ، اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ وَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرِ حَیْثُ مَاتَوَجَّھْتُ، پھر اپنے کام سے باہر نکل جاتے تھے.[۹]

۸۰۳۔ نشست سے اٹھتے وقت کی دعا

احیاء العلوم میں ہے: آنحضرتؐ جب کسی جگہ سے اٹھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.[۱۰]

۸۰۴۔ مسجد میں داخلہ اور نکلنے کی دعا

امالی طوسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ: خدایا! میرے لئے اپنی رحمت کے سارے دروازے کھول دے.

مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رِزْقِکَ: خدایا میرے لئے اپنے رزق کے سارے دروازے کھول دے.[۱۱]

۸۰۵۔ مسجد کی دوسری دعا

طبریؒ کی کتاب الامامۃ میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: بِسۡمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ فَضۡلِکَ.[۱۲]

۸۰۶۔ سوتے وقت کی دعا

مکارم میں ہے: آنحضرتؐ داہنی کروٹ ہو کر سوتے، داہنا ہاتھ چہرہ کے نیچے رکھ لیتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ قِنِیۡ عَذَابَکَ یَوۡمَ تَبۡعَثُ عِبَادَکَ.[۱۳]

۸۰۷۔ سوتے وقت کی دوسری دعا

اسی مکارم میں ہے: آنحضرتؐ سوتے وقت بہت سی دعائیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک دعا یہ ہے: بِسۡمِ اللّٰہِ اَمُوۡتُ وَ اَحۡیَا وَ اِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ، اَللّٰھُمَّ آمِنۡ رَوۡعَتِیۡ وَاسۡتُرۡ عَوۡرَتِیۡ وَ اَدِّ عَنِّیۡ اَمَانَتِیۡ.[۱۴]

۸۰۸۔ سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے کی تاکید

مکارم میں ہے: آنحضرتؐ سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتے اور یہ فرماتے تھے: جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھ سے بیان کیا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جنوں کا ایک عفریت (خبیث، دیو) سوتے وقت آپ پر جادو کرتا ہے لہٰذا آیت الکرسی ضرور پڑھا کریں.[۱۵]

۸۰۹۔ دسترخوان پر پڑھنے کی دعا

کافی میں ہے: جب آنحضرتؐ کے سامنے دسترخوان بچھایا جاتا تھا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ مَا اَحۡسَنَ مَا تَبۡتَلِیۡنَا سُبۡحَانَکَ مَا اَکۡثَرَ مَا تُعۡطِیۡنَا، سُبۡحَانَکَ مَا اَکۡثَرَ مَا تُعَافِیۡنَا، اَللّٰھُمَّ اَوۡسِعۡ عَلَیۡنَا وَعَلٰی فُقَرَآءِ

الْمُؤْمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِینَ وَالْمُسْلِمَاتِ.[۱۶]

۸۱۰۔دسترخوان پر برکت کی دعا

مکارم میں ہے: جب آنحضرتؐ کے سامنے دسترخوان لگایا جاتا تو یہ دعا پڑھتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا نِعْمَةً مَشْكُورَةً تَصِلُ بِهَا نِعْمَةَ الْجَنَّةِ.[۱۷]

۸۱۱۔طعام کی طرف ہاتھ بڑھانے کی دعا

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ جب کھانے کی طرف اپنا دست مبارک بڑھاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ، بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا وَعَلَيْكَ خَلَفُهُ.[۱۸]

۸۱۲۔دسترخوان اٹھاتے وقت کی دعا

کافی میں حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَكْثَرْتَ وَ اَطَبْتَ وَ بَارَكْتَ فَاَشْبَعْتَ وَ اَرْوَيْتَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ.[۱۹]

۸۱۳۔غذا اور دودھ استعمال کرتے وقت، مخصوص دعا

کافی میں حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب کوئی چیز کھاتے یا پینے کی چیز پیتے تو فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَاَبْدِلْنَا بِهِ خَيْراً مِنْهُ: خدایا! اس میں ہمارے لئے برکت قرار دے اور ہم کو اس سے بہتر عطا فرما! لیکن جب دودھ نوش فرماتے تو کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ: خدایا! اس کو ہمارے لئے مبارک قرار دے اور ہمیں اس سے بھی زیادہ عطا فرما![۲۰]

۸۱۴۔کھاتے وقت دوسری دعا

اقبال میں ہے: آنحضرتؐ جب بعض لقمے اٹھاتے اور کھاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَطْعَمْتَ وَاَسْقَیْتَ وَرَوَّیْتَ،فَلَکَ الْحَمْدُ غَیْرُ مَکْفُوْرٍ وَّ لَامُوَدَّعٍ وَّ لَامُسْتَغْنًی عَنْکَ.[۲۱]

۸۱۵۔تازہ پھل دیکھتے وقت کی دعا

امالی صدوقؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ تازہ پھل دیکھتے تو اسے لے کر بوسہ دیتے، اپنی دونوں آنکھوں اور دہن مبارک پر رکھتے اس کے بعد اس طرح دعا پڑھتے تھے:اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَھَا فِیْ عَافِیَۃٍ فَاَرِنَا آخِرَھَا فِیْ عَافِیَۃٍ.[۲۲]

۸۱۶۔بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

مکارم الاخلاق میں ہے: آنحضرتؐ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ،اَللّٰھُمَّ اَمِطْ عَنِّیَ الْاَذٰی وَ اَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.

جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ الْقَذٰی وَالْاَذٰی وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ.

پاخانہ خارج ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:اَللّٰھُمَّ کَمَا اَطْعَمْتَنِیْہِ طَیِّباً فِیْ عَافِیَۃٍ فَاَخْرِجْہُ مِنِّیْ خَبِیْثاً فِیْ عَافِیَۃٍ.

۸۱۷۔ بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

آنحضرتؐ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَافِظِ الْمُؤَدِّیْ.

۸۱۸۔ بیت الخلا سے نکلتے وقت کی دعا

آنحضرتؐ جب بیت الخلا سے باہر نکلنے لگتے تھے تو دست مبارک کو شکم پر پھیر کر یہ دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْرَجَ عَنِّیْ اَذَاهُ وَاَبْقٰی فِیَّ قُوَّتَهٗ، فَیَا لَهَا مِنْ نِعْمَةٍ لَایَقْدِرُ الْقَادِرُوْنَ قَدْرَهَا. [۲۳]

۸۱۹۔ قبرستان کی طرف سے گزرتے وقت کی دعا

کامل الزیارات میں ہے: آنحضرتؐ مومنین کے قبرستان کی طرف سے گزرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ مِنْ دِیَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ. [۲۴]

۸۲۰۔ قبرستان میں پڑھنے کی دعا

اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے اصحاب کے ساتھ ہر جمعرات کو عصر (شام) کے وقت قبرستان بقیع میں جاتے تھے اور تین (۳) مرتبہ اس طرح سلام کرتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ. پھر تین (۳) مرتبہ اس طرح خدا سے مردوں پر رحمت و مغفرت کی دعا کرتے تھے: رَحِمَکُمُ اللّٰهُ: خدا تم پر رحم کرے. [۲۵]

۸۲۱۔خوشی وغمی کے وقت کی دعا
کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؑ کسی چیز سے خوش ہوتے تو اس طرح خدا کا شکر بجالاتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ھٰذِہِ النِّعْمَةِ اور جب کسی چیز سے غمگین ہوتے تو یہ فرماتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ. [۲۶]

۸۲۲۔پسندیدہ چیز کو دیکھتے وقت پڑھنے کی دعا
مکارم میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؑ جب اپنی پسندیدہ چیز کو دیکھتے تو یہ فرماتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ. [۲۷]

۸۲۳۔اذان کے جملوں کو دہرانا
دعائم میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؑ جب اذان کی آواز سنتے تو تمام فقرے اسی طرح دہراتے تھے جب موذن ”حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ“ ”حَیَّ عَلَی الْفَلاحِ“، ”حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ“ کہتا تو آپ فرماتے تھے: لَاحَوْلَ وَلاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ: خدا کے علاوہ کوئی طاقت وقوت نہیں ہے۔

جب اقامت ختم ہوجاتی تو آپ فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلاۃِ الْقَائِمَۃِ اَعْطِ مُحَمَّداً سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَبَلِّغْہُ الدَّرَجَۃَ الْوَسِیْلَۃَ مِنَ الْجَنَّۃِ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ. [۲۸]

۸۲۴۔نماز مغرب کی آخری رکعت کی دعائے قرآنی
جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؑ نماز مغرب کی تیسری

رکعت میں یہ (قرآنی دعا) پڑھتے تھے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. [۲۹]

۸۲۵۔ قنوت نماز وتر کی دعا

فقیہ میں ہے: آنحضرتؐ نماز وتر میں ستر (۷۰) مرتبہ استغفار کرتے اور سات (۷) مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ. [۳۰]

۸۲۶۔ قنوت وتر میں دعائے ہدایت وعافیت

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ نماز وتر کے قنوت میں اس طرح دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَيْتَ وَ قِنِیْ شَرَّ مَاقَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِیْ وَ لَا يُقْضٰی عَلَيْكَ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ، اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ وَ اُوْمِنُ بِكَ وَ اَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ يَا رَحِيْمُ! [۳۱]

۸۲۷۔ روزہ افطار کرنے کی دعا

کافی میں مروی ہے: آنحضرتؐ روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَ عَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا ذَهَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ بَقِیَ الْاَجْرُ. [۳۲]

۸۲۸۔ نماز کے بعد کی دعا (تعقیب)

مجموعۂ شہیدؒ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ تشہد اور سلام

کے بعد چار زانو ہو کر بیٹھ جاتے تھے اپنا داہنا ہاتھ سر مبارک پر رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحَزَنَ۔[۳۳]

۸۲۹۔ نماز کے بعد کی دوسری دعا (تعقیب)

کافی میں محمد بن فرج سے مروی ہے کہ حضرت امام علی رضاؑ نے مجھ کو خط میں لکھا کہ آنحضرتؐ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَآاَخَّرْتُ وَ مَآاَسْرَرْتُ وَ مَآاَعْلَنْتُ وَ اِسْرَافِیْ عَلٰی اَمْرِیْ [نَفْسِیْ] وَمَآاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ الْمُؤَخِّرُ لَآاِلٰهَ اِلَّااَنْتَ، بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَ بِقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ مَاعَلِمْتَ الْحَیَاةَ خَیْراً لِّیْ فَاَحْیِنِیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْراً لِّیْ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَةِ وَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الْغَضَبِ وَ الرِّضَا وَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَ الْغِنٰی وَ اَسْاَلُکَ نَعِیْماً لَایَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَایَنْقَطِعُ وَ اَسْاَلُکَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَ بَرَکَةَ الْمَوْتِ بَعْدَ الْعَیْشِ وَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِکَ وَ شَوْقاً اِلٰی رُؤْیَتِکَ وَ لِقَآئِکَ مِنْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّ لَافِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ۔

اَللّٰهُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هُدَاةً مَّهْدِیِّیْنَ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِیْمَنْ هَدَیْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عَزِیْمَةَ الرَّشَادِ وَالثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَ الرُّشْدَ وَ اَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعَمِکَ وَحُسْنَ عَافِیَتِکَ وَ اَدَآءَ حَقِّکَ وَ اَسْاَلُکَ

دیباور یشمی کپڑے سے ملائم لگا۔ [۱۹]

۳۴۔ چاند جیسا چہرہ
مذکورہ کتاب میں کعب بن مالک سے مروی ہے کہ جب حضورؐ کسی کام سے خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرۂ مبارک چاندی کی طرح چمکنے لگتا تھا۔ [۲۰]

۳۵۔ عربوں میں سب سے زیادہ فصیح میں ہوں
غزالی سے احیاء میں منقول ہے: آنحضرتؐ سب سے زیادہ فصیح وشیرین سخن تھے اور خود ہی فرماتے تھے: اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَب: میں عربوں میں سب سے زیادہ فصیح ہوں، اہل جنت آنحضرتؐ کی زبان میں گفتگو کرتے ہیں، آنحضرتؐ کا کلام مختصر و جامع ہوتا تھا اس میں نہ فضول باتیں ہوتی تھیں اور نہ ضرورت سے کم۔ ایک کلام کے بعد دوسرا کلام ارشاد فرماتے تھے اس قدر ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ سننے والا یاد کر لیتا تھا آپ کی آواز بلند اور آہنگ سب سے حسین تھا۔ [۲۱]

۳۶۔ بدن مبارک، روح بہشت کے مانند ہے
مناقب میں عائشہ سے منقول ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: میں آپؐ کے بعد فوراً بیت الخلا میں جاتی ہوں وہاں مشک کی خوشبو آتی ہے؟!
حضورؐ نے فرمایا: ہم پیغمبروں کا بدن، اہل جنت کی روح کے مانند ہے جو کچھ ہمارے بدن سے خارج ہوتا ہے زمین اسے نگل جاتی ہے۔ [۲۲]

۳۷۔ عقل کے ننانوے (۹۹) اجزاء
کتاب محاسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا

یَارَبِّ! قَلْباً سَلِیماً وَّ لِسَاناً صَادِقاً وَّ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ وَ اَسْاَلُکَ خَیْرَ مَاتَعْلَمُ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَانَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. [۳۴]

۸۳۰۔نافلہ صبح کے بعد کی دعا

جعفریات میں ہے: آنحضرتؐ جب صبح کی دو (۲) رکعت نافلہ پڑھ لیتے تھے تو داہنی کروٹ لیٹ کر داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

اِسْتَمْسَکْتُ بِعُرْوَةِ اللّٰهِ الْوُثْقٰی الَّتِیْ لَاانْفِصَامَ لَهَا وَ اعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِیْنِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَوْرَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ، تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ، طَلَبْتُ حَاجَتِیْ مِنَ اللّٰهِ، حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. [۳۵]

۸۳۱۔نماز صبح کے بعد کی دعا (تعقیبات)

امالی طوسیؒ میں ہے: جب آنحضرتؐ نماز صبح پڑھ لیتے تو اتنی بلند آواز سے تین تین مرتبہ یہ دعائیں پڑھتے تھے کہ اصحاب بھی سن لیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِیْ عِصْمَةً.

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ.

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ جَعَلْتَ اِلَیْهَا مَرْجِعِیْ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ لَامَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَامُعْطِیَ لِمَامَنَعْتَ وَ

لَایَنفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنکَ الْجِدُّ.[۳۶]

۸۳۲۔کان اور آنکھ کی حفاظت کے لئے دعا

آنحضرتؐ نماز صبح کے بعد اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ اجْعَلْھُمَا الْوَارِثَیْنِ مِنِّیْ وَ اَرِنِیْ ثَارِیْ مِنْ عَدُوِّیْ.[۳۷]

۸۳۳۔نماز صبح کے بعد کی دعا

اقبال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک قبلہ رخ بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے لوگوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے حضرت علی علیہ السلام آنحضرتؐ کے پیچھے اور لوگوں کے سامنے رخ کر کے بیٹھ جاتے تھے جس کو کوئی ضرورت ہوتی وہ حضرت علی علیہ السلام سے بیان کرتا پیغمبر اکرمؐ نے سب کو اس طرح کا حکم دیا تھا۔[۳۸]

۸۳۴۔نماز ظہر کے بعد کی دعا

اقبال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی نماز ظہر کے بعد چند دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ. اَللّٰھُمَّ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْباً اِلَّاغَفَرْتَہٗ وَلَاھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَاکَرْباً اِلَّا کَشَفْتَہٗ وَلَاسُقْمًا اِلَّا شَفَیْتَہٗ وَلَاعَیْباً اِلَّا سَتَرْتَہٗ وَ لَارِزْقًا اِلَّابَسَطْتَہٗ وَلَاخَوْفًا اِلَّا آمَنْتَہٗ وَلَادَیْناً اِلَّاقَضَیْتَہٗ وَلَاسُوْءً اِلَّاصَرَفْتَہٗ

وَلا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا وَّلِیَ فِیهَا صَلاحٌ اِلَّا قَضَیتَهَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ آمِینَ رَبَّ الْعَالَمِینَ۔[۳۹]

۸۳۵۔سجدہ کی دعا

بحار میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب سجدہ کیلئے اپنی پیشانی کو خاک پر رکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ یَاحَیًّا! لَایَمُوتُ۔[۴۰]

۸۳۶۔نماز کے بعد واپسی کی دعا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب نماز سے فارغ ہو کر واپس آنے لگتے تو پیشانی مبارک کو داہنی ہتھیلی سے مس کرتے اور فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ، اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنَّا الْھَمَّ وَالْحَزَنَ وَالْفِتَنَ مَاظَھَرَ مِنْھَاوَمَابَطَنَ۔

فرمایا: میری امت کا جو شخص بھی اسے انجام دے گا جو کچھ خداوند عالم سے سوال کرے گا وہ اسے عطا فرمائے گا۔[۴۱]

۸۳۷۔نماز کے بعد کی دعا

کراجکیؒ کی کتاب کنز الفوائد میں ہے: آنحضرتؐ ہر نماز کے بعد اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَایَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَایَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَاتَشْبَعُ وَدُعَآءٍ لَایُسْمَعُ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوذُ بِکَ مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ

الْاَرْبَعِ.[۴۲]

۸۳۸۔سال جدید کے آغاز پر دعا اور نماز

اقبال میں ہے: آنحضرتؐ محرم کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اس کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے تین (۳) مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاِلٰـهُ الْقَدِیْمُ وَھٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِیْدَةٌ فَاَسْأَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَ الْقُوَّةَ عَلٰی ھٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ یَا کَرِیْمُ!یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ!یَا عِمَادَ! مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ،یَا ذَخِیْرَةَ! مَنْ لَّا ذَخِیْرَةَ لَهٗ یَا حِرْزَ!مَنْ لَّا حِرْزَ لَهٗ ، یَا غِیَاثَ!مَنْ لَّا غِیَاثَ لَهٗ،یَا سَنَدَ! مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ،یَا کَنْزَ! مَنْ لَّا کَنْزَ لَهٗ،یَا حَسَنَ الْبَلَاءِ! یَا عَظِیْمَ الرَّجَآءِ!یَا عِزَّ الضُّعَفَآءِ! یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی!یَا مُنْجِیَ الْھَلْکٰی!یَا مُنْعِمُ! یَا مُجْمِلُ! یَا مُفْضِلُ! یَا مُحْسِنُ! اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَنُوْرُ النَّھَارِ وَ ضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَ دَوِیُّ الْمَآءِ وَ حَفِیْفُ الشَّجَرِ، یَا اَللّٰهُ! لَا شَرِیْکَ لَکَ.اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا خَیْرًا مِّمَّا یَظُنُّوْنَ وَ اغْفِرْ لَنَا مَا لَا یَعْلَمُوْنَ،حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ،آمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُوْلُوا الْاَلْبَابِ،رَبَّنَا! لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا وَ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ.[۴۳]

۸۳۹۔شب برات (نیمۂ شعبان) کی دعا

اقبال میں ہے: آنحضرتؐ ماہ شعبان کی پندرہویں رات میں اس طرح دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعْصِیَتِکَ وَ

مِنْ طَاعَتِکَ مَاتُبَلِّغُنَا بِہٖ رِضْوَانَکَ وَ مِنَ الْیَقِیْنِ مَایَھُوْنُ عَلَیْنَا بِہٖ مُصِیْبَاتُ الدُّنْیَا.

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَآ اَحْیَیْتَنَاوَ اجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَ انْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِی دِیْنِنَا وَ لَاتَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَاتُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّایَرْحَمُنَابِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. [۴۴]

۸۴۰۔شب برات کی دوسری دعا

اقبال میں ہے کہ آنحضرتؐ کی ایک زوجہ کا بیان ہے جس رات میری نوبت تھی آنحضرتؐ اس طرح بستر سے اٹھے کہ میں متوجہ نہ ہوسکی جب میں بیدار ہوئی تو میرے دل میں خیال آیا کہ شاید آنحضرتؐ کسی دوسری بیوی کے حجرہ میں چلے گئے ہیں یکایک میری نظر آنحضرتؐ پر پڑگئی وہ اس کپڑے کے مانند تھے جو زمین پر پڑا ہوا ہوتا ہے سجدہ کی حالت میں اپنے دونوں پیروں کی انگلیوں کو زمین پر ٹیکے ہوئے تھے اور اس طرح دعا کررہے تھے:

اَصْبَحْتُ اِلَیْکَ فَقِیْراً خَآئِفاً مُسْتَجِیْراً فَلا تُبَدِّلِ اسْمِیْ وَ لَاتُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَ لَاتَجْتَھِدْ بَلَآئِیْ وَ اغْفِرْ لِیْ.

دوسرے سجدہ میں یہ دعا پڑھی: سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَآمَنَ بِذَالِکَ فُؤَادِیْ، ھٰذِہٖ یَدَایَ بِمَاجَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ،یَاعَظِیْمُ تُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ،اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ.

پھر سجدہ سے سر اٹھایا تیسری مرتبہ سجدہ میں گئے تو یہ دعا پڑھی:

اَعُوذُ بِعَفوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَ اَعُوذُ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوبَتِکَ وَ اَعُوذُ بِکَ مِنکَ، اَنتَ کَمَآ اَثْنَیتَ عَلٰی نَفْسِکَ وَ فَوْقَ مَایَقُوْلُ الْقَآئِلُوْنَ.

اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھایا چوتھی مرتبہ پھر سجدہ میں گئے اور یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوذُ بِنُورِ وَجهِکَ الَّذِی اَشرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرضُ وَ قَشَعَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ بِهٖ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَنْ يَّحُلَّ عَلَيَّ غَضَبُکَ اَوْيَنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطُکَ، اَعُوْذُ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ فَجَاۃِ نِقْمَتِکَ وَ تَحْوِيْلِ عَافِيَتِکَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِکَ لَکَ الْعُتْبٰی فِيْمَااسْتَطَعْتُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِکَ.

آنحضرتؐ کی انھیں زوجہ کا بیان ہے: جب میں نے پیغمبر اکرمؐ کی یہ حالت دیکھی تو انھیں ویسے ہی چھوڑ کر حجرہ کی طرف چل پڑی لمبی لمبی سانس لینے لگی آنحضرتؐ میرے پیچھے آئے پوچھا: یہ لمبی لمبی سانس کیسی؟!

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کے پاس موجود تھی (اور آپ کی عبادت ودعا کا منظر دیکھ رہی تھی!) فرمایا: تمھیں پتا ہے کہ آج کون سی رات ہے؟!

یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اعمال، معین ہوتے ہیں؛ روزی، تقسیم کی جاتی ہے اور موت کا وقت، مقرر ہوتا ہے آج کی رات خداوند عالم سب کے گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن صرف ان لوگوں کے گناہ کو نہیں بخشتا ہے:

مشرک، شاحن (باجکیر، بغض وکینہ رکھنے والا) قطع رحم کرنے والا، شرابخوار، گناہوں پر اصرار کرنے والا، شاعر (بیہودہ گو) اور کاہن (غیبگو). [۴۵]

۸۴۱۔ رویت ہلال کی دعا

امالی طوسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ ہلال کی طرف دیکھتے تھے تو ہاتھوں کو بلند کر کے اس طرح دعا فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَۃِ وَ الْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ. [۴۶]

۸۴۲۔ ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا

کتاب اقبال میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ ماہ رمضان المبارک کا چاند دیکھتے تھے تو قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالْعَافِیَۃِ الْمُجَلَّلَۃِ وَدِفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَی الصَّلَاۃِ وَالصِّیَامِ وَ تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ ، اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنَا لِشَھْرِ رَمَضَانَ وَ تَسَلَّمْہُ مِنَّا وَسَلِّمْنَا فِیْہِ حَتّٰی یَنْقَضِیَ عَنَّا شَھْرُ رَمَضَانَ وَقَدْ عَفَوْتَ عَنَّا وَغَفَرْتَ لَنَا وَ رَحِمْتَنَا. [۴۷]

۸۴۳۔ ہر روز کا ذکر

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ بدن کے اندر تین سو ساٹھ (۳۶۰) رگوں کی تعداد کے برابر روزانہ خدا کی حمد کرتے تھے اور فرماتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کَثِیْراً عَلٰی کُلِّ حَالٍ. [۴۸]

۸۴۴۔ تین سو ساٹھ (۳۶۰) بار حمد و ستائش پروردگار

اسی کتاب میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) رگیں ہیں ان میں سے ۱۸۰ رگیں متحرک اور ۱۸۰ رگیں ساکن رہتی ہیں

اگر متحرک رگیں، ساکن ہو جائیں یا اس کا برعکس ہو جائے تو نیند نہیں آئے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اسی وجہ سے آنحضرتؐ صبح کے وقت تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ یہ ذکر پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ رات کے وقت بھی اسی ذکر کو (۳۶۰) مرتبہ پڑھتے تھے۔ [۴۹]

۸۴۵۔ ۳۶۰ بار حمد و شکر خدا

امالی طوسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ طلوع آفتاب کے وقت تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ اس طرح خدا کا شکر بجالاتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کَثِیْراً طَیِّباً عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ [۵۰]

۸۴۶۔ صبح و شام کا ذکر

کتاب دعوات راوندیؒ میں ہے: جس وقت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو (قیدی بنا کر) یزید ملعون کے سامنے پیش کیا گیا اس نے سوچا کہ امام علیہ السلام (اس کے خلاف) کچھ بول دیں تا کہ بہانہ سے گردن اڑا دے۔ امام علیہ السلام اس کی ہر بات کا جواب دیتے رہے آپ کے دست مبارک میں ایک چھوٹی سی تسبیح تھی جسے گھماتے جاتے تھے۔

یزید نے پوچھا: آپ کیوں میری باتوں کا جواب دیتے وقت بے توجہی کے ساتھ اپنی تسبیح گھمانے میں مشغول ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے پدر بزرگوار نے میرے جد نامدار سے روایت کی ہے: جب آنحضرتؐ نماز صبح اور اس کی تعقیبات سے فارغ ہوتے تھے تو کسی سے بات نہیں کرتے تھے اپنے آگے سے تسبیح اٹھا کر اس طرح پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُسَبِّحُکَ وَ اُمَجِّدُکَ وَ اَحْمَدُکَ وَ اُھَلِّلُکَ بِعَدَدِ مَا اُدِیْرُ

بِهِ سُبُحَتِيْ.

اس کے بعد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: میرے جد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اذکار کے بعد تسبیح کے دانے گھمانے لگتے اور اپنے کاموں میں مشغول ہوتے، لوگوں سے گفتگو بھی کرتے اس وقت ذکر نہیں کرتے تھے، دانے گھمانے سے ذکر خدا کا ثواب ملتا ہے اور بستر پر جاتے وقت تک کے لئے حرز و پناہ ہے، آنحضرتؐ سوتے وقت بھی تسبیح لے کر مذکورہ ذکر کرتے رہتے تھے پھر تسبیح کو اپنے سر مبارک کے نیچے رکھ لیتے تھے اور فرماتے تھے:

”اس طرح عمل کرنے سے صبح تک ذکر خدا کا ثواب، نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا“.

اس کے بعد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے یزید سے فرمایا:

”میں جو یہ تسبیح کے دانے گھمار ہا ہوں اپنے جد کی اقتداء کر رہا ہوں“.

یزید نے اس کے بعد بھی بارہا اس بات کا اقرار کیا: ”جب بھی میں تم لوگوں میں سے کسی سے بات کرتا ہوں تو مجھے ایسا جواب ملتا ہے جو تم ہی لوگوں کے حق میں مفید ہوتا ہے!“

اس کے بعد یزید ملعون نے امام علیہ السلام کے قتل کا ارادہ بدلا اور حکم دیا کہ زنجیریں کھول دی جائیں. [۵۱]

۸۴۷۔ سر درد سے نجات کے لئے دعا اور تعویذ

طب الائمہ (علیہم السلام) میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب بھی آنحضرتؐ کچھ کمزوری یا سر درد کا احساس کرتے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے

سورہ حمد، سورہ معوذتین (ناس، فلق) پڑھتے تھے اور پھر عافیت پا جاتے تھے۔[۵۲]

۸۴۸۔ بخار اور درد کے لئے دعا و تعویذ

دعوات راوندیؒ میں ہے: آنحضرتؐ بخار اور دوسرے دردوں سے نجات کے لئے تعویذ کے طور پر اس طرح دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔[۵۳]

۸۴۹۔ بخار کے لئے تعویذ

طب الائمہ (علیہم السلام) میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: ایک مرتبہ آنحضرتؐ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھیں یہ تعویذ دیا: بِسْمِ اللّٰہِ اُرْقِیْکَ، بِسْمِ اللّٰہِ اَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْکَ، وَاللّٰہُ شَافِیْکَ، بِسْمِ اللّٰہِ خُذْھَا فَلْتُھَنِّیْکَ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ، وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ لَتَبْرَاَنَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ۔

آنحضرتؐ کو بخار سے نجات مل گئی جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: ”بڑا اچھا تعویذ تھا!“ اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا: ”یہ تعویذ میں ساتویں آسمان کے خزانہ سے لایا ہوں۔“[۵۴]

۸۵۰۔ جادو سے نجات کے لئے دعا و تعویذ

بحار میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: لبید بن اعصم نے آنحضرتؐ پر جادو کر دیا اور اسے ”بنی زریق“ کے کنویں میں چھپا دیا آپ بیمار پڑ گئے جب بستر بیماری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے کہا: پیچھے جاؤ! وہ چلی گئی پھر کہا: آگے بڑھو! وہ بڑھ گئی، اس وقت خدا نے فرمایا: میرے نزدیک کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ محبوب نہیں ہے، اس وقت عقل کے ننانوے (۹۹) اجزاء حضورؐ کو بخشے اور ایک حصہ جو باقی بچا اس میں تمام بندوں کو شریک رکھا. [۲۳]

۳۸۔مکارم اخلاق

تہذیب میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا: بُعِثْتُ بِمَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَمَحَاسِنِھَا: میں نیک اور شائستہ اخلاق کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں. [۲۴]

۳۹۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس خصلت

فقیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو اچھے اخلاق سے مخصوص کیا ذرا تم اپنا امتحان لو اگر حضرتؐ کے نیک اخلاق تمھارے اندر ہوں تو شکر خدا بجالاؤ پھر خدا سے دعا کرو کہ وہ اور اضافہ کرے اس کے بعد امام علیہ السلام نے ان دس (۱۰) خصلتوں کو ذکر فرمایا:

یقین، قناعت، بردباری، شکر، حلم، حسن خلق، سخاوت، غیرت، شجاعت، جوانمردی. [بغیر حوالہ]

۴۰۔سب سے زیادہ بہادر

مکارم الاخلاق میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ سخی تھے، ایک رات ایک وحشت ناک آواز آنے لگی اہل مدینہ ڈر گئے سب لوگ آواز کے پیچھے دوڑے دیکھا کہ حضورؐ

ناف بالوں کی صفائی. [۱۴]

۹۱۳۔ عصر عرفہ کی دعا

اسی کتاب میں ہے: جو لوگ مکہ کے علاوہ دوسرے شہروں میں ہیں اور ان کا کوئی امام وپیشوا نہیں ہے ان کے لئے سنت ہے کہ عرفہ کے دن شام کے وقت اجتماع کے ساتھ خدا سے دعا کریں. [۱۵]

متفرقہ ضمیمے

۹۱۴۔ قرض کی ادائیگی کے وقت، رقم کی مقدار میں اضافہ

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی سیرت یہ تھی کہ اگر کسی سے دو سالہ اونٹ کا بچہ قرض کے طور پر لیتے تھے تو اسے سات سالہ بچہ واپس دیتے تھے اور اگر دو درہم قرض لیتے تو چار درہم واپس کرتے تھے. [۱]

یہ روایت، قرب الاسناد میں بھی ہے. [۲]

۹۱۵۔ فضیلت بیان کرتے وقت انکساری

احتجاج میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ اپنی کوئی فضیلت بیان کرتے تو فرماتے تھے: "وَلَا فَخرَ: مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے." [۳]

یہ روایت، بحار میں ارشاد القلوب کے حوالہ سے منقول ہے. [۴]

۹۱۶۔ دعائے عید غدیر

بحار میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: مومن کے لئے عید غدیر کے دن سنت ہے کہ

آنحضرتؐ نے فرمایا: ''خدا کا نام لے کر کھاؤ!''
پھر حضرت اوران کے اصحاب نے سیر ہو کر کھایا انھیں کوئی ضرر نہ پہنچ سکا. [۵۶]

۸۵۲۔غم واندوہ کے وقت کی دعا

امالی طوسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کے لئے کوئی مشکل پیش آتی تھی یا کسی غم واندوہ میں گرفتار ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: یَا حَیُّ! یَاقَیُّومُ!یَاحَیّاً! لَایَمُوتُ ، یَاحَیُّ!لَآاِلٰهَ اِلَّااَنْتَ، کَاشِفَ الْهَمِّ،مُجِیبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّینَ ، اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّااَنْتَ الْمَنَّانُ ، بَدِیعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ذُوْ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ،رَحْمَانُ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ وَ رَحِیمُهُمَا ، رَبِّ ارْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ،یَاآَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ! آنحضرتؐ نے فرمایا: جومسلمان تین (۳) مرتبہ یہ دعا پڑھے گا خدا اس کی حاجات پوری کرے گا بشرطیکہ دعا کرنے والا کسی گناہ یا قطع رحم کا سوال نہ کرے. [۵۷]

۸۵۳۔دعائے حفظ قرآن

قرب الاسناد میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ مَعَاصِیکَ مَآاَبْقَیْتَنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیمَایُرْضِیکَ عَنِّیْ وَ اَلْزِمْ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَاعَلَّمْتَنِیْ وَ اجْعَلْنِیْ اَتْلُوهُ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیکَ عَنِّیْ،اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاشْرَحْ بِهٖ صَدْرِیْ وَفَرِّحْ بِهٖ قَلْبِیْ وَ اَطْلِقْ بِهٖ لِسَانِیْ وَ اسْتَعْمِلْ بِهٖ بَدَنِیْ وَ قَوِّنِیْ عَلٰی ذَالِکَ،فَاِنَّهُ لَاحَوْلَ

وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِکَ.[۵۸]

۸۵۴۔دشمنوں کے شر سے حفاظت کی دعا

مہج الدعوات میں ہے: آنحضرتؐ دشمنوں کے شر سے حفاظت کے لئے یہ دعا پڑھتے تھے: وَ جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَکِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْ آذَانِهِمْ وَقْراً. (انعام:۶/۲۵؛اسراء:۱۷/۴۶)

وَ اِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلٰی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْراً. (اسراء:۱۷/۴۶)

اَللّٰهُمَّ بِمَاوَارَتِ الْحُجُبُ مِنْ جَلَالِکَ وَ جَمَالِکَ وَ بِمَا اَطَافَ بِهِ الْعَرْشُ مِنْ بَهَآءِ کَمَالِکَ وَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَ بِمَا تُحِیْطُ بِهٖ قُدْرَتُکَ مِنْ مَلَکُوْتِ سُلْطَانِکَ، یَامَنْ لَّارَادَّ لِاَمْرِهٖ وَ لَامُعَقِّبَ لِحُکْمِهٖ، اِضْرِبْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اَعْدَآئِیْ بِسِتْرِکَ الَّذِیْ لَاتُفَرِّقُهُ الْعَوَاصِفُ مِنَ الرِّیَاحِ وَ لَاتَقْطَعُهُ الْبَوَاتِرُ مِنَ الصِّفَاحِ وَلَاتَنْفُذُهٗ عَوَامِلُ الرِّمَاحِ حُلْ یَاشَدِیْدَ الْبَطْشِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ مَنْ یَّرْمِیْنِیْ بِخَوَافِقِهٖ وَ مَنْ تَسْرِیْ اِلَیَّ طَوَارِقُهٗ وَ فَرِّجْ عَنِّیْ کُلَّ هَمٍّ وَّ غَمٍّ یَّافَارِجَ هَمِّ یَعْقُوْبَ فَرِّجْ عَنِّیْ، یَاکَاشِفَ ضُرِّ اَیُّوْبَ اِکْشِفْ ضُرِّیْ وَاغْلِبْ لِیْ مَنْ غَلَبَنِیْ، یَاغَالِباً غَیْرَ مَغْلُوْبٍ.

وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْراً وَّ کَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰهُ قَوِیّاً عَزِیْزاً. (احزاب:۳۳/۲۵)

فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِیْنَ. (صف:۶۱/۱۴)[۵۹]

ضمیمہ ٔادعیہ واذکار

۸۵۵۔ ہر حال میں خدا کی یاد

مناقب میں ہے: آنحضرتؐ اٹھتے بیٹھتے ہر وقت ذکر خدا کرتے رہتے تھے. [۶۰]

یہ روایت، مجمع البیان میں بھی ہے. [۶۱]

۸۵۶۔ دعاء، انبیاء (علیہم السلام) کا ہتھیار ہے

کافی میں حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے مروی ہے: آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

''اپنے پاس انبیاء علیہم السلام کا ہتھیار رکھو!''

آپ سے پوچھا گیا: انبیاء علیہم السلام کا ہتھیار کیا ہے؟ فرمایا: دعا. [۶۲]

۸۵۷۔ دعا کے وقت تضرع وزاری

دعوات راوندیؒ میں ہے: آنحضرتؐ دعا کرتے وقت اس قدر نالہ وزاری کرتے تھے کہ لگتا تھا آپ کی عبا گر جائے گی. [۶۳]

۸۵۸۔ قضائے الٰہی پر رضامندی

کشف الغمہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: ہمیں جو بات پسند ہوتی ہے اس کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں لیکن جب قضائے الٰہی ہماری مرضی و پسندیدگی کے خلاف واقع ہوجاتی ہے تو ہم اسی کو پسند کرتے ہیں. [۶۴]

۸۵۹۔ صبح کے وقت تمام انبیاء (علیہم السلام) کے پڑھنے کی دعا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: دعا کے یہ تین (۳) جملے

ایسے ہیں جنھیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء (علیہم السلام) پڑھا کرتے تھے، آنحضرتؐ ہر روز صبح کے وقت یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْاَلُکَ اِیْمَاناً تُبَاشِرُ بِہٖ قَلْبِیْ وَیَقِیْناً حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَایُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَاکَتَبْتَ لِیْ، وَرَضِّنِیْ بِمَاقَسَمْتَ لِیْ. [٦٥]

۸۶۰۔ شدائداور سختیوں میں پڑھنے کی دعا

خصال میں ہے: جبرئیل علیہ السلام آنحضرتؐ کی خدمت میں خدا کی جانب سے ایک ایسی دعا لے کر آئے جس کے لئے انھیں حکم دیا کہ شدائد وکربات کے وقت پڑھا کریں آنحضرتؐ نے وہ دعا حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم دی اور وہ یہ ہے:

یَاعِمَادَ مَنْ لَّاعِمَادَ لَہٗ وَ یَاحِرْزَ مَنْ لَّاحِرْزَ لَہٗ وَ یَاذُخْرَ مَنْ لَّاذُخْرَ لَہٗ وَیَاسَنَدَ مَنْ لَّاسَنَدَ لَہٗ وَ یَاغِیَاثَ مَنْ لَّاغِیَاثَ لَہٗ وَ یَاکَرِیْمَ الْعَفْوِ وَ یَاحَسَنَ الْبَلَآءِ، وَ یَاعَظِیْمَ الرَّجَآءِ وَ یَاعَوْنَ الضُّعَفَآءِ وَ یَامُنْقِذَ الْغَرْقٰی وَیَامُنْجِیَ الْھَلْکٰی، یَامُحْسِنُ، یَامُجْمِلُ، یَامُنْعِمُ یَامُفْضِلُ، اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَ نُوْرُ النَّھَارِ وَ ضَوْءُ الْقَمَرِ وَ شُعَاعُ الشَّمْسِ وَ دَوِیُّ الْمَآءِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ، یَآاَللّٰہُ! یَآاَللّٰہُ! یَآاَللّٰہُ! اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ.

اس کے بعد آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اس کے بعد اپنی حاجت بیان کرو اپنی جگہ سے نہیں اٹھنے پاؤ گے کہ دعا قبول ہو جائے گی. [٦٦]

۸۶۱۔ جناب حسنین علیہما السلام کے لئے آنحضرتؐ کا تعویذ

مہج الدعوات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے حضرت امام

حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو یہ تعویذ دیا اور اپنے اصحاب کو بھی اس کا حکم دیتے تھے : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، اُعِيۡذُ نَفۡسِيۡ وَ دِيۡنِيۡ وَ اَهۡلِيۡ وَ مَالِيۡ وَ وُلۡدِيۡ وَ خَوَاتِيۡمَ عَمَلِيۡ وَ مَارَزَقَنِيۡ رَبِّيۡ وَ خَوَّلَنِيۡ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ عَظَمَةِ اللّٰهِ وَ جَبَرُوۡتِ اللّٰهِ وَ سُلۡطَانِ اللّٰهِ وَ رَحۡمَةِ اللّٰهِ وَ رَافَةِ اللّٰهِ وَ غُفۡرَانِ اللّٰهِ وَ قُوَّةِ اللّٰهِ وَ بِآلَاءِ اللّٰهِ وَ بِصُنۡعِ اللّٰهِ وَ بِاَرۡكَانِ اللّٰهِ وَ بِجَمۡعِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ قُدۡرَةِ اللّٰهِ عَلٰى مَايَشَآءُ مِنۡ شَرِّ السَّامَّةِ وَ الۡهَامَّةِ وَ مِنۡ شَرِّ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ وَ مِنۡ شَرِّ مَادَبَّ فِي الۡاَرۡضِ وَ مِنۡ شَرِّ مَايَخۡرُجُ مِنۡهَا وَ مِنۡ شَرِّ مَايَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَايَعۡرُجُ فِيۡهَا وَ مِنۡ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ ، رَبِّيۡ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيۡ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ وَّ لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ.[٦٧]

۸۶۲۔ مصیبت، ہم وغم اور شدت کے لئے دوسرا تعویذ

ابن طاؤسؒ کی کتاب المجتنیٰ میں ہے: جب آنحضرتؐ ہم وغم میں گرفتار ہوتے یا مشرکین کی جانب سے کسی مشکل سے دوچار ہوتے تھے تو اپنا دست مبارک پکڑ کر کہتے تھے: ''تنگ ہو جا! اور کھل جا!''

اس کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھوں کو بلند کر کے فرماتے تھے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ، اَللّٰهُمَّ كُفَّ بَاۡسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَاِنَّكَ اَشَدُّ بَاۡسًا وَّ اَشَدُّ تَنۡكِيۡلًا.[٦٨]

۸۶۳۔ حزن وغم دور کرنے کی دعا

بحار میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کسی چیز سے غمگین ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے جسے دعائے فرج کہا جاتا ہے:

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَاتَنَامُ وَ اکْنُفْنِیْ بِرُکْنِکَ الَّذِیْ لَایُرَامُ وَ ارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ وَ لَآاَھْلِکُ وَاَنْتَ رَجَآئِیْ فَکَمْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ قَلَّ لَھَاشُکْرِیْ وَکَمْ مِنْ بَلِیَّۃٍ ابْتَلَیْتَنِیْ قَلَّ لَکَ بِھَا صَبْرِیْ فَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَ یَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِہٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَ یَامَنْ رَّآنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی دِیْنِیْ فِی الدُّنْیَا وَ عَلَی الْاٰخِرَۃِ بِالتَّقْوٰی وَ احْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْہُ وَ لَاتَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا حَضَرْتُہٗ، یَامَنْ لَاتَضُرُّہُ الذُّنُوْبُ وَلَاتَنْقُصُہُ الْمَغْفِرَۃُ، ھَبْ لِیْ مَالَایَنْقُصُکَ وَاغْفِرْ لِیْ مَالَایَضُرُّکَ، اِنَّکَ رَبٌّ وَّھَّابٌ، اَسْاَلُکَ فَرَجاً قَرِیْباً وَّصَبْراً جَمِیْلاً وَّ رِزْقاً وَّاسِعاً وَّالْعَافِیَۃَ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَآءِ وَشُکْرَ الْعَافِیَۃِ۔[۶۹]

۸۶۴۔ رویت ہلال کی دعا

عیون میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ رویت ہلال کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: اَیُّھَاالْخَلْقُ الْمُطِیْعُ الدَّآئِبُ السَّرِیْعُ الْمُتَصَرِّفُ فِیْ مَلَکُوْتِ الْجَبَرُوْتِ بِالتَّقْدِیْرِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ، اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَ الْاِحْسَانِ وَکَمَا بَلَّغْتَنَا اَوَّلَہٗ فَبَلِّغْنَا آخِرَہٗ وَاجْعَلْہُ

شَهراً مُبارَكاً تَمحُو فِيهِ السَّيِّئاتِ وَترفَعُ لَنافِيهِ الدَّرَجاتِ،يَاعَظِيمَ الخَيرَاتِ. [۷۰]

مستدرک میں اقبال کے حوالہ سے تقریباً اسی مضمون کی دعا ہے. [۷۱]

۸۶۵۔رجب اور دوسرے مہینوں کے چاند کی دعا

کتاب اقبال میں مروی ہے: آنحضرتؐ ماہ رجب کا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے:اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَينَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِيْمَانِ وَالسَّلامَةِ وَ الْاِسْلامِ رَبِّي وَ رَبُّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ. [۷۲]

۸۶۶۔ہلال رجب کی دوسری دعا

اسی کتاب میں ہے: جب آنحضرتؐ ماہ رجب کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنا فِي رَجَبَ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا شَهرَ رَمَضَانَ وَ اَعِنَّا عَلَى الصِّيَامِ وَ الْقِيَامِ وَحِفْظِ اللِّسَانِ وَ غَضِّ الْبَصَرِ وَلاتَجعَلْ حَظَّنَا مِنْهُ الْجُوعَ وَ الْعَطَشَ. [۷۳]

۸۶۷۔رؤیت ہلال کے وقت تکبیر وتہلیل

اسی اقبال میں ہے: آنحضرتؐ چاند دیکھتے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر اور تین مرتبہ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتے پھر اس طرح دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ شَهرَ كَذَا وَ جَاءَ بِشَهرِ كَذَا. [۷۴]

۸۶۸۔اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ کہو

امالی مفیدؒ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! (صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر وقت یہ کہتے رہو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. [۷۵]

۸۶۹۔ خدایا! مجھے صبور وشکور بنادے!

مہج الدعوات میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ برابر اس طرح دعا کرتے رہتے تھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْراً وَّ اجْعَلْنِیْ شَكُوْراً وَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ اَمَانِكَ: خدایا! مجھے صبور وشکور بنا اور اپنی حفظ وامان میں رکھ! [۷۶]

۸۷۰۔ قضا وقدر اور نگاہ بد سے پناہ

جامع الاخبار میں ہے کہ آنحضرتؐ ایک دعا اس طرح کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَ سُوْٓءِ الْقَدَرِ وَ سُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَ الْوَلَدِ. [۷۷]

۸۷۱۔ موذی پڑوسی سے پناہ

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ ایک دعا اس طرح کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غِنًى يُّطْغِيْنِیْ وَ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِیْ وَ هَوًى يُّرْدِيْنِیْ وَ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِیْ وَجَارٍ يُّؤْذِيْنِیْ. [۷۸]

۸۷۲۔ خدایا! رسولوں سے جو وعدہ کیا پورا کر!

نیز جامع الاخبار میں ہے: آنحضرتؐ کی ایک دعا یہ تھی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مَشْغُوْلِيْنَ بِاَمْرِكَ، آمِنِيْنَ بِوَعْدِكَ، آيِسِيْنَ مِنْ خَلْقِكَ، آنِسِيْنَ بِكَ، مُسْتَوْحِشِيْنَ مِنْ غَيْرِكَ، رَاضِيْنَ بِقَضَآئِكَ، صَابِرِيْنَ عَلٰى بَلَآئِكَ، شَاكِرِيْنَ عَلٰى نَعْمَآئِكَ، مُتَلَذِّذِيْنَ بِذِكْرِكَ، فَرِحِيْنَ

بِكِتَابِكَ، مُنَاجِينَ اِيَّاكَ آنَآءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ، مُسْتَعِدِّيْنَ لِلْمَوْتِ، مُشْتَاقِيْنَ اِلٰى لِقَائِكَ، مُبْغِضِيْنَ لِلدُّنْيَا، مُحِبِّيْنَ لِلْآخِرَةِ وَ آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَاتُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.[۷۹]

۸۷۳۔ دسترخوان اٹھاتے وقت کی دعا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جانے لگتا تھا تو آپ اس طرح دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا نِعْمَةً مَّحْصُوْرَةً مَّشْكُوْرَةً مَّوْصُوْلَةً بِالْجَنَّةِ.[۸۰]

۸۷۴۔ ہر چیز سے زیادہ خدا کی محبت

عوارف میں ہے کہ آنحضرتؐ اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ.[۸۱]

۸۷۵۔ تباہی لانے والے مال سے پناہ

فقیہ میں ہے آنحضرتؐ اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا وَّ مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ ضَيَاعًا وَّ مِنْ زَوْجَةٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ اَوَانِ مَشِيْبَتِيْ وَ مِنْ خَلِيْلٍ مَّاكِرٍ عَيْنَاهُ تَرَانِيْ وَ قَلْبُهُ يَرْعَانِيْ، اِنْ رَاٰى خَيْرًا دَفَنَهُ وَ اِنْ رَاٰى شَرًّا اَذَاعَهُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّجَعِ الْبَطْنِ.[۸۲]

گھوڑے پر سوار، تلوار لئے ہوئے سب سے پہلے ہی حاضر ہیں اور فرما رہے ہیں:
"گھبراؤ نہیں! میں نے معلوم کرلیا ہے صرف یہ خوفناک آواز ہی ہے اور کچھ بھی نہیں ہے. [۲۵]

۴۱۔ جنگی پناہ گاہ

اسی کتاب میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے: جب جنگ کے شعلے بھڑک اٹھتے تھے اور دو لشکروں کا ٹکراؤ ہوتا تھا تو ہم سب جاکر حضورؐ کے پاس پناہ لیتے تھے اس وقت آنحضرتؐ ہی دشمن سے سب سے زیادہ قریب ہوتے تھے. [۲۶]

۴۲۔ آنحضرتؐ کی حیاء

نیز مکارم الاخلاق میں ابوسعید خدری سے منقول ہے: آنحضرتؐ پردہ دار بن بیاہی لڑکیوں سے زیادہ حیادار تھے آپ کو جب کوئی چیز بری لگتی تو چہرہ سے بات سمجھ میں آجاتی تھی. [۲۷]

۴۳۔ صبر کی تاکید

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: اے حفص! جس نے صبر کیا تھوڑا صبر کیا اور جس نے بیتابی کی اس نے بھی تھوڑی سی بیتابی کی اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا:

"تمام کاموں میں صبر کرو کیونکہ خدا نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا تو انھیں صبر و نرمی کی تاکید کی": وَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً وَّ ذَرْنِي وَ الْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ : اور وہ لوگ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں اس پر

۸۷۶۔ ہدایت کی دعا

مہج الدعوات میں ہے: آنحضرتؐ یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَفْتَقِرَ فِیْ غِنَاکَ اَوْاَضِلَّ فِیْ هُدَاکَ، اَوْاُذَلَّ فِیْ عِزِّکَ، اَوْ اُضَامَ فِیْ سُلْطَانِکَ، اَوْاُضْطَهَدَ وَالْاَمْرُ اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَقُوْلَ زُوْرًا، اَوْاَغْشٰی فُجُوْرًا، اَوْاَکُوْنَ بِکَ مَغْرُوْرًا۔ [۸۳]

۸۷۷۔ چھ (۶) چیزوں کے شر سے پناہ

خصال میں ہے: آنحضرتؐ روزانہ چھ (۶) چیزوں سے پناہ مانگتے تھے: شک، شرک، تعصب، غضب وستم اور حسد۔ [۸۴]

۸۷۸۔ شعبان میرا مہینہ ہے

اقبال میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے اصحاب نے آپ کی خدمت میں ماہ شعبان کے فضائل کو ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: شعبان ایک شریف ومبارک مہینہ ہے اور وہ میرا مہینہ ہے۔ [۸۵]

۸۷۹۔ میرا اور خدا کا مہینہ

اسی کتاب میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان، خداوند عالم کا مہینہ ہے۔ [۸۶]

۸۸۰۔ میری اور تمام انبیاء (علیہم السلام) کی بہترین دعا

کشکول شیخ بہائی میں آنحضرتؐ سے مروی ہے میری اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کی سب سے اچھی دعا یہ ہے: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ

اَلْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِ وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. [۸۷]

اس کے بعد کہا: یہ دعا نہیں ہے بلکہ یہ خدا کی صرف تقدیس وتمجید ہے.

۸۸۱۔شفاعت کا وعدہ

اختصاص میں آنحضرتؐ سے ایک طولانی حدیث میں مروی ہے: ہر نبی نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی ہے لیکن قیامت میں میری دعا، شفاعت کے لئے یہ ہوگی: خدایا! میری امت کو بخش دے![۸۸]

۸۸۲۔دعا کے ساتھ ہر نشست کا اختتام

منیۃ المرید میں ہے: آنحضرتؐ کی بزم کا اختتام، دعا پر ہوتا تھا. [۸۹]

۸۸۳۔ہر نشست کے اختتام کی دعا

اسی کتاب میں ہے: جب آنحضرتؐ کی گفتگو ختم ہو جاتی تھی اور آپ وہاں سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَانَا وَمَاتَعَمَّدْنَا وَ مَا اَسْرَرْنَا وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآاِلٰهَ اِلَّااَنْتَ. [۹۰]

۸۸۴۔میرے قلب کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ!

درمنثور میں جناب ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے: آنحضرتؐ برابر اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ: اے دلوں کو پھیرنے والے خدا! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ!

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ دل بھی پھیرے جاتے ہیں؟
فرمایا: ہاں! خداوند عالم نے ہرانسان کے دل کو اپنی دوانگلیوں کے درمیان پیدا کیا ہے پس اگر وہ چاہے گا تو اسے سیدھا کر دے گا اور اگر چاہے گا تو ٹیڑھا کر دے گا.[۹۱]

۸۸۵۔ بجلی کی کڑک کے وقت کی دعا

مجمع البیان میں ہے: آنحضرتؐ جب بجلی کی آواز سنتے تو اس طرح دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَ مَنْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ.[۹۲]

۸۸۶۔ بجلی کی کڑک کے وقت کی دوسری دعا

نیز اسی میں ہے: جب آنحضرتؐ بجلی کی کڑک سنتے اور بجلی دیکھتے تو اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ.[۹۳]

۸۸۷۔ ذکر اصحاب اُخدود کے وقت پناہ

اسی کتاب میں ہے آنحضرتؐ کی بزم میں جب بھی ''اصحاب اُخدود'' کا ذکر ہوتا تھا تو آپ خدا سے پناہ طلب کرتے تھے کہ کہیں بلا نازل نہ ہو جائے.[۹۴]

۸۸۸۔ آنحضرتؐ سے جبرئیلؑ کو شدید محبت

مہج الدعوات میں حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے: جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: میں جتنا آپ کو دوست رکھتا ہوں کسی نبی کو بھی دوست نہیں رکھتا ہوں پس آپ کثرت سے اس طرح دعا کرتے رہیں:
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَرٰی وَ لَا تُرٰی وَ اَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَ اَنَّ اِلَیْکَ

الْمُنْتَهٰی وَ الرُّجْعٰی وَ اَنَّ لَکَ الْآخِرَةَ وَ الْاُوْلٰی وَاَنَّ لَکَ الْمَمَاتَ وَ الْمَحْیَا،رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُذَلَّ وَاُخْزٰی.[۹۵]

۸۸۹۔تعقیب نماز ظہر کی دعا

فلاح السائل میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؑ نماز ظہر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ ، لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ،اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ،اَللّٰهُمَّ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْباً اِلَّاغَفَرْتَهٗ وَلَاهَمّاً اِلَّافَرَّجْتَهٗ وَلَاسُقْماً اِلَّاشَفَیْتَهٗ وَلَاعَیْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَ لَاخَوْفًا اِلَّا آمَنْتَهٗ وَلَا سُوْٓءًا اِلَّاصَرَفْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِیَ لَکَ رِضاً وَّ لِیَ [فِیْهَا]صَلَاحٌ اِلَّا قَضَیْتَهَا،یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ،آمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.[۹۶]

۸۹۰۔نوافل عصر کے بعد کی دعا

فلاح السائل میں مروی ہے: آنحضرتؑ نافلہ عصر کی ہر دو رکعت کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَکْرَمُ مَاْتِیٍّ وَّ اَکْرَمُ مَزُوْرٍ وَّ خَیْرُ مَنْ طُلِبَ اِلَیْهِ الْحَاجَاتُ وَ اَجْوَدُ مَنْ اَعْطٰی وَ اَرْحَمُ مَنِ اسْتُرْحِمَ وَ اَرْاَفُ مَنْ عَفَا وَ اَعَزُّ مَنِ اعْتُمِدَ.

اَللّٰهُمَّ بِیْ اِلَیْکَ فَاقَةٌ وَ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَاتٌ وَّ لَکَ عِنْدِیْ طَلِبَاتٌ مِّنْ ذُنُوْبٍ اَنَا بِهَا مُرْتَهَنٌ قَدْ اَوْقَرَتْ ظَهْرِیْ وَ اَوْبَقَتْنِیْ وَ اِلَّاتَرْحَمْنِیْ وَ تَغْفِرْ لِیْ اَکُنْ مِّنَ الْخَاسِرِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ اعْتَمَدْتُکَ فِیْھَا تَآئِبًا اِلَیْکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا قَدِیْمَھَا وَ حَدِیْثَھَا سِرَّھَا وَ عَلَانِیَتَھَا خَطَاھَا وَ عَمْدَھَا صَغِیْرَھَا وَکَبِیْرَھَا وَکُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ وَاَنَا مُذْنِبُہٗ مَغْفِرَۃً جَزْمًا لَاتُغَادِرُ ذَنْبًا وَّاحِدًا وَّلَا اَکْتَسِبُ بَعْدَھَا مُحَرَّمًا اَبَدًا وَّ اقْبَلْ مِنِّیْ الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ وَ تَجَاوَزْنِیْ عَنِ الْکَبِیْرِ مِنْ مَّعْصِیَتِکَ،یَاعَظِیْمُ! اِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ،یَسْاَلُہٗ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَانٍ،یَامَنْ ھُوَ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَانٍ،صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اجْعَلْ لِّیْ فِیْ شَانِکَ شَانَ حَاجَتِیْ ھِیَ فَکَاکُ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَ الْاَمَانُ مِنْ سَخَطِکَ وَالْفَوْزُ بِرِضْوَانِکَ وَ جَنَّتِکَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ امْنُنْ بِذَالِکَ عَلَیَّ وَ بِکُلِّ مَافِیْہِ صَلَاحِیْ،اَسْاَلُکَ بِنُوْرِکَ السَّاطِعِ فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ لَاتُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

اَللّٰھُمَّ وَاکْتُبْ لِیْ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ مَبْتُوْلًا وَّاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُنِیْبِیْنَ اِلَیْکَ التَّابِعِیْنَ لِاَمْرِکَ الْمُخْبِتِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرْتَ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَالْمُسْتَکْمِلِیْنَ مَنَاسِکَھُمْ وَالصَّابِرِیْنَ فِی الْبَلَآءِ وَالشَّاکِرِیْنَ فِی الرَّخَآءِ وَالْمُطِیْعِیْنَ لِاَمْرِکَ فِیْمَآ اَمَرْتَھُمْ بِہٖ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَالْمُؤْتِیْنَ الزَّکَاۃَ وَالْمُتَوَکِّلِیْنَ عَلَیْکَ.

اَللّٰهُمَّ اَضْعِفْنِیْ یَا کَرِیْمُ کَرَامَتَکَ وَ اَجْزِلْ لِیْ عَطِیَّتَکَ وَ الْفَضِیْلَةَ لَدَیْکَ وَالرَّاحَةَ مِنْکَ وَالْوَسِیْلَةَ اِلَیْکَ وَالْمَنْزِلَةَ عِنْدَکَ مَاتَکْفِنِیْ بِهٖ کُلَّ هَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ وَ تُظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَتُعَظِّمَ نُوْرِیْ وَتُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَ تُضَعِّفَ حَسَنَاتِیْ وَ تَحْشُرَنِیْ فِیْ اَفْضَلِ الْوَافِدِیْنَ اِلَیْکَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ وَ تُسْکِنَنِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَنْظُرُ اِلَیْهِ بِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ وَتَتَوَفَّانِیْ وَ اَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ وَّ اَلْحِقْنِیْ بِعِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاقْلِبْنِیْ بِذَالِکَ کُلِّهٖ مُفْلِحاً مُنْجِحاً قَدْ غَفَرْتَ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّهَا وَکَفَّرْتَ عَنِّیْ سَیِّئَاتِیْ وَحَطَطْتَّ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَ شَفَّعْتَنِیْ فِیْ جَمِیْعِ حَوَآئِجِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ فِیْ یُسْرٍ مِّنْکَ وَ عَافِیَةٍ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَلَاتَخْلُطْ بِشَیْءٍ مِّنْ عَمَلِیْ وَ لَابِمَاتَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَیْکَ رِیَآءً وَّ لَاسُمْعَةً وَّ لَا اَشَرًا وَّ لَابَطَرًا وَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْخَاشِعِیْنَ لَکَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَعْطِنِیْ السَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَ الصِّحَّةَ فِیْ جِسْمِیْ وَ الْقُوَّةَ فِیْ بَدَنِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ وَ عِبَادَتِکَ وَ اَعْطِنِیْ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَ رِضْوَانِکَ وَعَافِیَتِکَ مَاتُسَلِّمُنِیْ بِهٖ مِنْ کُلِّ بَلَآءِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْیَا وَ ارْزُقْنِیْ الرَّهْبَةَ مِنْکَ وَ الرَّغْبَةَ اِلَیْکَ وَ الْخُشُوْعَ لَکَ وَ الْوَقَارَ وَ الْحَیَآءَ مِنْکَ وَ التَّعْظِیْمَ

لِذِكْرِكَ وَ التَّقْدِيْسِ لِمَجْدِكَ اَيَّامَ حَيَاتِيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَ اَنْتَ عَنِّيْ رَاضٍ.

اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ السَّعَةَ وَ الدَّعَةَ وَ الْاَمْنَ وَ الْكِفَايَةَ وَ السَّلَامَةَ وَ الصِّحَّةَ وَ الْقُنُوْعَ وَ الْعِصْمَةَ وَ الْهُدٰى وَ الرَّحْمَةَ وَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ وَ الْيَقِيْنَ وَ الْمَغْفِرَةَ وَ الشُّكْرَ وَ الرِّضَا وَ الصَّبْرَ وَ الْعِلْمَ وَ الصِّدْقَ وَ الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى وَ الْحِلْمَ وَ التَّوَاضُعَ وَ الْيُسْرَ وَ التَّوْفِيْقَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَعْصِمْ بِذَالِكَ اَهْلَ بَيْتِيْ وَ قَرَابَاتِيْ وَ اِخْوَانِيْ فِيْكَ وَمَنْ اَحْبَبْتُ وَ اَحَبَّنِيْ فِيْكَ اَوْ وَلَدْتَّهٗ وَ وَلَدَنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

وَ اَسْاَلُكَ يَارَبِّ! حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ وَالصِّدْقَ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ يَارَبِّ! اَنْ تَبْتَلِيَنِيْ بِبَلِيَّةٍ تَحْمِلُنِيْ ضَرُوْرَتُهَا عَلَى التَّغَوُّثِ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّعَاصِيْكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ يَارَبِّ! اَنْ اَكُوْنَ فِيْ حَالِ عُسْرٍ اَوْ يُسْرٍ اَظُنُّ اَنَّ مَعَاصِيْكَ اَنْجَحُ فِيْ طَلِبَتِيْ مِنْ طَاعَتِكَ.

وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ تَكَلُّفِ مَالَاتُقَدِّرُ لِيْ فِيْهِ رِزْقًا وَّ مَاقَدَّرْتَ لِيْ مِنْ رِّزْقٍ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَآتِنِيْ بِهٖ فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَ عَافِيَةٍ يَّآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[۹۷]

۸۹۱۔ نماز صبح کے بعد کی دعا

فقیہ میں مروی ہے: آنحضرتؐ نماز صبح کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡهَمِّ وَالۡحَزَنِ وَالۡعَجۡزِ وَالۡکَسَلِ وَالۡبُخۡلِ وَ الۡجُبۡنِ وَضَلۡعِ الدَّیۡنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَ بَوَارِ الۡاَیِّمِ وَالۡغَفۡلَةِ وَ الذِّلَّةِ وَ الۡقَسۡوَةِ وَ الۡعِیۡلَةِ وَ الۡمَسۡکَنَةِ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ نَفۡسٍ لَاتَشۡبَعُ وَمِنۡ قَلۡبٍ لَایَخۡشَعُ وَمِنۡ عَیۡنٍ لَاتَدۡمَعُ وَمِنۡ دُعَآءٍ لَایُسۡمَعُ وَمِنۡ صَلَاةٍ لَاتَنۡفَعُ (تُرۡفَعُ) وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ اِمۡرَاَةٍ تُشَیِّبُنِیۡ قَبۡلَ اَوَانِ مَشِیۡبِیۡ وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ وَّلَدٍ یَّکُوۡنَ عَلَیَّ رَبًّا وَّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ مَّالٍ یَّکُوۡنُ عَلَیَّ عَذَاباً وَّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ صَاحِبٍ خَدِیۡعَةٍ اِنۡ رَاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا وَ اِنۡ رَاٰی سَیِّئَةً اَفۡشَاهَا، اَللّٰهُمَّ لَاتَجۡعَلۡ لِفَاجِرٍ عَلَیَّ (عِنۡدِیۡ) یَداً وَّ لَامِنَّةً.[۹۸]

۸۹۲۔ ماہ رمضان کی پہلی رات کی دعا

مستدرک میں اقبال سے منقول ہے: آنحضرتؐ ماہ رمضان کی پہلی رات میں یہ دعا پڑھتے تھے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَکۡرَمَنِیۡ بِکَ اَیُّهَا الشَّهۡرُ الۡمُبَارَکُ! اَللّٰهُمَّ فَقَوِّنَا عَلٰی صِیَامِنَا وَ قِیَامِنَا وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکَافِرِیۡنَ، اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ الۡوَاحِدُ فَلَا وَلَدَ لَکَ وَ اَنۡتَ الصَّمَدُ فَلَاشِبۡهَ لَکَ وَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ فَلَایُعِزُّکَ شَیۡءٌ وَّ اَنۡتَ الۡغَنِیُّ وَ اَنَا الۡفَقِیۡرُ وَ اَنۡتَ الۡمَوۡلٰی وَ اَنَا الۡعَبۡدُ وَاَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ وَ اَنَا الۡمُذۡنِبُ وَ اَنۡتَ الرَّحِیۡمُ وَاَنَا الۡمُخۡطِیُٔ وَ اَنۡتَ

اَلْخَالِقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْحَیُّ وَ اَنَا الْمَیِّتُ اَسْاَلُکَ بِرَحْمَتِکَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ تَجَاوَزَ عَنِّیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. [۹۹]

۸۹۳۔ صبح اور شام کی دعا

تفسیر قمیؒ میں ہے: آنحضرتؐ نے فرمایا: اے میرے پروردگار! تو نے اپنے سارے انبیاء (علیہم السلام) کو کچھ فضائل عطا کیے ہیں پس مجھے بھی عطا فرما!

خداوند عالم نے فرمایا: میں نے اپنے عرش کے نیچے سے تمھیں دو کلمے عطا کیے وہ یہ ہیں: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَامَنْجَامِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ.

آنحضرتؐ نے فرمایا: ملائکہ نے مجھے یہ دعا تعلیم دی ہے میں صبح شام پڑھتا ہوں:
اَللّٰھُمَّ اِنَّ ظُلْمِیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْراً بِعَفْوِکَ وَ ذَنْبِیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْراً بِمَغْفِرَتِکَ وَ ذُلِّیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْراً بِعِزَّتِکَ وَ فَقْرِیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْراً بِغِنَاکَ وَ وَجْھِیَ الْبَالِیْ الْفَانِیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْراً بِوَجْھِکَ الدَّآئِمِ الْبَاقِیِ الَّذِیْ لَایَفْنٰی. [۱۰۰]

۸۹۴۔ طلوع آفتاب کے وقت کی دعا

سید ابن طاوسؒ کی کتاب ''محاسبۃ النفس'' میں ہے: جب پہاڑ کی چوٹی پر سورج بالکل سرخ سرخ دکھائی دیتا تھا تو آپ کی دونوں آنکھیں آنسو بہاتی تھیں اس وقت آپ یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَمْسٰی ظُلْمِیْ مُسْتَجِیْراً بِعَفْوِکَ وَ اَمْسَتْ ذُنُوْبِیْ مُسْتَجِیْرَۃً بِمَغْفِرَتِکَ وَ اَمْسٰی خَوْفِیْ مُسْتَجِیْراً بِاَمْنِکَ وَ اَمْسٰی ضَعْفِیْ مُسْتَجِیْراً بِقُوَّتِکَ وَ اَمْسٰی وَجْھِیَ الْبَالِیْ

الْفَانِیُ مُسْتَجِیْراً بِوَجْهِکَ الدَّآئِمِ الْبَاقِیْ، اَلْبِسْنِیْ عَافِیَتَکَ وَ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَ جَلِّلْنِیْ کَرَامَتَکَ وَ قِنِیْ شَرَّ خَلْقِکَ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ یَآاَللّٰهُ! یَارَحْمَانُ! یَارَحِیْمُ!.[۱۰۱]

۸۹۵۔دعائے کثیر الثواب

بحار میں دعوات راوندیؒ سے منقول ہے: آنحضرتؐ یہ دعا پڑھتے تھے: یَامَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِیْحَ یَامَنْ لَّمْ یَهْتِکِ السِّتْرَ وَ لَمْ یُوَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ، یَاعَظِیْمَ الْعَفْوِ، یَاحَسَنَ التَّجَاوُزِ، یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، یَابَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ، یَاصَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی وَ مُنْتَهٰی کُلِّ شَکْوٰی، یَامُقِیْلَ الْعَثَرَاتِ، یَاکَرِیْمَ الصَّفْحِ، یَاعَظِیْمَ الْمَنِّ، یَامُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا، یَارَبَّاهُ! یَاسَیِّدَاهُ! یَااَمَلَاهُ! یَاغَایَةَ رَغْبَتَاهُ، اَسْاَلُکَ بِکَ یَآاَللّٰهُ! اَنْ لَّاتُشَوِّهَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ وَ اَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَوَآئِجَ آخِرَتِیْ وَ دُنْیَایَ وَ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَ کَذَا وَ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ.[۱۰۲]

۸۹۶۔دعائے فرج

مہج الدعوات میں ہے: آنحضرتؐ یہ دعا پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَآاَللّٰهُ! یَآاَللّٰهُ! یَآاَللّٰهُ! یَامَنْ عَلَا فَقَهَرَ وَ یَامَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَ یَامَنْ مَلَکَ فَقَدَرَ وَ یَامَنْ عُبِدَ فَشَکَرَ وَ یَامَنْ عُصِیَ فَغَفَرَ، یَامَنْ لَّایُحِیْطُ بِهِ الْفِکَرُ، یَامَنْ لَّایُدْرِکُهُ بَصَرٌ وَّ یَامَنْ لَّایَخْفٰی عَلَیْهِ اَثَرٌ یَاعَالِیَ الْمَکَانِ! یَاشَدِیْدَ الْاَرْکَانِ! یَامُنْزِلَ الْقُرْآنِ! یَامُبَدِّلَ الزَّمَانِ! یَاقَابِلَ

صبر کرو، ان کو اچھے طریقہ سے اپنے سے دور کردو اور مجھے جھٹلانے والے دولت مندوں کے ساتھ چھوڑ دو. (سورہ مزمل: ۳۰/۷۳، ۱۱)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ وَّ مَایُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ مَایُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ: رسولؐ! برائی کا جواب اچھے طریقہ سے دو تا کہ تمھارے اور جس کے درمیان دشمنی ہے وہ گہرا دوست بن جائے یہ خصلت صرف ان لوگوں میں ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور ایسے لوگ بڑی قسمت والے ہوتے ہیں.'' (فصلت: ۳۴/۴۱، ۳۵)

۴۴۔ آنحضرتؐ کی رنجیدگی

حضرتؐ نے صبر کیا یہاں تک کہ بہت بڑے بڑے کاموں کی نسبت حضرتؐ کی طرف دے دی گئی اور ان پر تہمت لگائی گئی حضورؐ رنجیدہ ہوئے تو خدا نے یہ آیت نازل کی: وَ لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَایَقُوْلُوْنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السَّاجِدِیْنَ: اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ وہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس سے تمھارا دل تنگ ہو چکا ہے تم خدا کی حمد و تسبیح کرو اور سجدہ گزاروں میں سے بن جاؤ. (حجر: ۱۵/۹۷، ۹۸)

اس کے بعد انھوں نے پیغمبر اسلامؐ کو جھٹلایا اور ان پر تہمت لگائی آپ غمگین ہوئے تو خدا نے فرمایا: قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَیَحْزُنُکَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَایُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظَّالِمِیْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ وَ لَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ فَصَبَرُوْا عَلٰی مَا کُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰی اَتٰهُمْ نَصْرُنَا: یقیناً ہمیں پتا ہے کہ تم اس بات سے غمگین ہو جو وہ کہہ رہے ہیں وہ تمھاری تکذیب

الْقُرْبَانِ! يَانَيِّرَ الْبُرْهَانِ! يَاعَظِيمَ الشَّانِ!يَاذَا الْمَنِّ وَ الْإِحْسَانِ! وَ يَاذَا الْعِزِّ وَ السُّلْطَانِ! يَارَحِيمُ! يَارَحْمٰنُ! يَارَبَّ الْأَرْبَابِ! يَاتَوَّابُ! يَاوَهَّابُ!يَامُعْتِقَ الرِّقَابِ! يَامُنْشِئَ السَّحَابِ!يَامَنْ حَيْثُ مَادُعِيَ اَجَابَ، يَامُرَخِّصَ الْاَسْعَارِ! يَامُنَزِّلَ الْاَمْطَارِ! يَامُنْبِتَ الْاَشْجَارِ فِي الْاَرْضِ الْقِفَارِ، يَامُخْرِجَ النَّبَاتِ! يَامُحْيِيَ الْاَمْوَاتِ!يَامُقِيلَ الْعَثَرَاتِ! يَاكَاشِفَ الْكُرُبَاتِ!يَامَنْ لَّا تَضْجُرُهُ الْاَصْوَاتُ وَ لَاتَشْتَبِهُ عَلَيْهِ اللُّغَاتُ وَ لَاتَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ،يَامُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ!يَاوَلِيَّ الْحَسَنَاتِ!يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ! يَاقَابِلَ الصَّدَقَاتِ! يَاقَابِلَ التَّوْبَاتِ! يَاعَالِمَ الْخَفِيَّاتِ! يَامُجِيبَ الدَّعْوَاتِ! يَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ!يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ! يَارَاحِمَ الْعَبَرَاتِ! يَامُنْجِحَ الطَّلِبَاتِ! يَامُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ! يَاجَامِعَ الشَّتَاتِ! يَارَادَّ! مَاكَانَ فَاتَ،يَاجَمَالَ الْاَرْضِيْنَ وَ السَّمَاوَاتِ! يَاسَابِغَ النِّعَمِ! يَاكَاشِفَ الْاَلَمِ! يَاشَافِيَ السَّقَمِ! يَامَعْدِنَ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ! يَآاَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ! يَآاَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ! يَآاَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ! يَآاَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ! يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ! يَآاَقْرَبَ الْاَقْرَبِيْنَ! يَآاِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ! يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ! يَاجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ! يَامُتَجَاوِزاً عَنِ الْمُسِيْئِيْنَ! يَامَنْ لَّايَعْجَلُ عَلَى الْخَاطِيْنَ! يَافَكَّاكَ الْمَأْسُوْرِيْنَ! يَامُفَرِّجَ غَمِّ الْمَغْمُوْمِيْنَ! يَاجَامِعَ الْمُتَفَرِّقِيْنَ! يَامُدْرِكَ الْهَارِبِيْنَ! يَاغَايَةَ الطَّالِبِيْنَ! يَاصَاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ! يَامُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ! يَارَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ! يَارَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ! يَاجَابِرَ الْعَظْمِ

الْكَسِيرِ! يَا عِصْمَةَ الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِيرِ! يَامَنْ لَّهُ التَّدْبِيرُ! وَ إِلَيْهِ التَّقْدِيرُ! يَامَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَّسِيرٌ! يَّامَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ! يَامَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ! يَاخَالِقَ السَّمَآءِ وَ الْقَمَرِ الْمُنِيرِ! يَافَالِقَ الْإِصْبَاحِ! يَامُرْسِلَ الرِّيَاحِ! يَابَاعِثَ الْأَرْوَاحِ! يَاذَا الْجُوْدِ وَ السَّمَاحِ! يَامَنْ بِيَدِهٖ كُلُّ مِفْتَاحٍ! يَاعِمَادَ مَنْ لَّاعِمَادَ لَهٗ! يَاسَنَدَ مَنْ لَّاسَنَدَ لَهٗ! يَاذُخْرَ مَنْ لَّاذُخْرَ لَهٗ! يَاعِزَّ مَنْ لَّاعِزَّ لَهٗ! يَاغِيَاثَ مَنْ لَّاغِيَاثَ لَهٗ! يَاعَظِيْمَ الْمَنِّ! يَاكَرِيْمَ الْعَفْوِ! يَاحَسَنَ التَّجَاوُزِ! يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ! يَابَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ! يَامُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا! يَاذَا الْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ! يَاذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ! يَاذَا الْعِزِّ وَالْجَبَرُوْتِ! يَامَنْ هُوَ حَيٌّ لَايَمُوْتُ!

اَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ الْغُيُوْبَ وَ بِمَعْرِفَتِكَ مَافِيْ ضَمَآئِرِ الْقُلُوْبِ وَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ اصْطَفَيْتَهٗ لِنَفْسِكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابٍ مِّنْ كُتُبِكَ، اَوِ اسْتَاثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا حَتّٰى اَنْتَهِيَ اِلَى اسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ فَضَّلْتَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ اَسْمَآئِكَ، اَسْأَلُكَ بِهٖ اَسْأَلُكَ بِهٖ اَسْأَلُكَ بِهٖ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَنْ تُيَسِّرَ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ مَا اَخَافُ عُسْرَهٗ وَ تُفَرِّجَ عَنِّي الْهَمَّ وَالْغَمَّ وَالْكَرْبَ وَمَاضَاقَ بِهٖ صَدْرِيْ وَعِيْلَ بِهٖ صَبْرِيْ فَاِنَّهٗ لَايَقْدِرُ عَلٰى فَرَجِيْ سِوَاكَ وَافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَ اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ! يَامَنْ لَّايَكْشِفُ الْكَرْبَ غَيْرُهٗ! وَلَايُجَلِّي الْحُزْنَ

سِوَاهُ وَلَا يُفَرِّجُ عَنِّیٓ اِلَّاھُوَ، اِکْفِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ خَاصَّةً وَّ شَرَّ النَّاسِ عَامَّةً وَّ اَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ كُلَّهٗ وَاَصْلِحْ اُمُوْرِیْ وَاقْضِ لِیْ حَوَآئِجِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجاً وَّ مَخْرَجًا فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِكَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ [۱۰۳]

۸۹۷۔ دعائے اصلاح دین

ارشاد دیلمیؒ میں ہے: آنحضرتﷺ اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعْصِیَتِكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَاتُبَلِّغُنَابِهٖ جَنَّتَكَ وَ مِنَ الْیَقِیْنِ مَایُهَوِّنُ عَلَیْنَامِنْ مَصَآئِبِ الدُّنْیَا وَ مَتِّعْنَابِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ انْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَ لَاتَجْعَلِ الدُّنْیَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَاتُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَایَرْحَمُنَا۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَ اِلَیْكَ الْمُشْتَكٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ فِیْمَاعِنْدَكَ مِنَ الرَّغْبَةِ وَ لَدَیْكَ غَایَةُ الطَّلِبَةِ، اَللّٰھُمَّ آمِنْ رَوْعَتِیْ وَ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ دِیْنَنَا الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِنَا وَ اَصْلِحْ لَنَا دُنْیَانَا الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشُنَا وَ اَصْلِحْ آخِرَتَنَا الَّتِیْ اِلَیْهَا مُنْقَلَبُنَا وَ اجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لَّنَا فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّ الْوَفَاةَ رَاحَةً لَّنَا مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ یَامَوْضِعَ

كُلِّ شَكْوٰى وَ شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى وَ كَاشِفَ كُلِّ بَلْوٰى فَاِنَّكَ تَرٰى وَ لَاتُرٰى وَ اَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَايُقَرِّبُ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَايُقَرِّبُ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْخَيْرِ رِضْوَانَكَ وَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّرِّ سَخَطِكَ وَ النَّارَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَاتَعْلَمُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. [۱۰۴]

۸۹۸۔ حقیقی عبادت کے لئے ارشادِ ربُّ العزت

کافی میں مروی ہے: جبرئیل آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے عرض کیا: آپ کا خدا آپ کو یہ پیغام دے رہا ہے: جب آپ دن یا رات میں اس طرح میری عبادت کرنا چاہیں جو عبادت کا حق ہے تو میری طرف ہاتھوں کو بلند کر کے اس طرح دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خَالِداً مَّعَ خُلُوْدِكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَّامُنْتَهٰى لَهُ دُوْنَ عِلْمِكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَّا اَمَدَ لَهُ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَّاجَزَآءَ لِقَآئِلِهٖ اِلَّا رِضَاكَ.

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَ لَكَ الْمَنُّ كُلُّهُ وَ لَكَ الْفَخْرُ كُلُّهُ وَ لَكَ الْبَهَآءُ كُلُّهُ وَ لَكَ النُّوْرُ كُلُّهُ وَ لَكَ الْعِزَّةُ كُلُّهَا وَ لَكَ الْجَبَرُوْتُ كُلُّهَا وَ لَكَ الْعَظَمَةُ كُلُّهَا وَ لَكَ الدُّنْيَا كُلُّهَا وَ لَكَ

اَلْاٰخِرَةُ كُلُّهَا وَ لَكَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ كُلُّهُ وَ لَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَ سِرُّهُ۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا اَبَدًا اَنْتَ حَسَنُ الْبَلَآءِ، جَلِيْلُ الثَّنَآءِ، سَابِغُ النَّعْمَآءِ، عَدْلُ الْقَضَآءِ، جَزِيْلُ الْعَطَآءِ، حَسَنُ الْاٰلَآءِ، اِلٰهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلٰهُ مَنْ فِي السَّمَآءِ۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ الشِّدَادِ وَ لَكَ الْحَمْدُ فِي الْاَرْضِ الْمِهَادِ وَ لَكَ الْحَمْدُ طَاقَةَ الْعِبَادِ وَ لَكَ الْحَمْدُ سَعَةَ الْبِلَادِ وَ لَكَ الْحَمْدُ فِي الْجِبَالِ الْاَوْتَادِ وَ لَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَ لَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَ لَكَ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى وَ لَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ السَّمٰوَاتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ، سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔

سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ وَ تَبَارَكْتَ وَ تَقَدَّسْتَ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِكَ وَ قَهَرْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِعِزَّتِكَ وَ عَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِارْتِفَاعِكَ وَ غَلَبْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَ ابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَ عِلْمِكَ وَ بَعَثْتَ الرُّسُلَ بِكُتُبِكَ وَ هَدَيْتَ الصَّالِحِيْنَ بِاِذْنِكَ وَ اَيَّدْتَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِنَصْرِكَ وَ قَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ

لَاشَرِیْکَ لَکَ لَانَعْبُدُ غَیْرَکَ وَ لَانَسْاَلُ اِلَّا اِیَّاکَ وَ لَانَرْغَبُ اِلَّا اِلَیْکَ اَنْتَ مَوْضِعُ شَکْوَانَا وَ مُنْتَھٰی رَغْبَتِنَا وَ اِلٰھُنَا وَ مَلِیْکُنَا. [۱۰۵]

۸۹۹۔آنحضرتؐ کے لئے حجاب

بحار میں خرائج سے منقول ہے: آنحضرتؐ حجر اسود کے سامنے نماز پڑھتے تھے آپ کا رخ کعبہ اور بیت المقدس دونوں طرف ہوتا تھا مگر آپ کو کوئی دیکھ نہیں پاتا تھا یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو جاتے تھے جیسا کہ خدا نے ان آیات کریمہ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے:

الف) وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَایُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَاباً مَّسْتُوْراً. (اسراء:۱۷/۴۵)

ب) اُوْلٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ. (نحل:۱۶/۱۰۸؛ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:۴۷/۱۶)

ج) وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْراً. (اسراء:۱۷/۴۶)

د) اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ وَ اَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ وَ قَلْبِہٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشَاوَۃً. (جاثیہ:۴۵/۲۳)[۱۰۶]

اس کے بعد علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا:

آنحضرتؐ سے مروی دعائیں جو آپ کی سنت ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اگر ان سب

کو یہاں پر نقل کیا جائے تو یہ کتاب اپنی وضع سے خارج ہو جائے گی پس جس کو بھی ان دعاؤں کی ضرورت ہو وہ ان کتابوں میں تلاش کرے جہاں وہ بیان کی گئی ہیں.

آنحضرتؐ کی ایک طولانی دعا ایسی تھی جسے آپ نماز صبح کی فریضہ و نافلہ کے درمیان پڑھتے تھے وہ عوارف المعارف کے صفحہ ۳۴۴ پر ہے.

آپ ایک دعا ماہ رمضان المبارک کی راتوں میں پڑھتے تھے جسے کفعمیؒ نے ''البلد الامین'' میں (صفحہ ۱۹۵ پر) اور علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں (جلد ۹۸، صفحہ ۷۴ پر) نقل کیا ہے.

۹۰۰۔ شعبان کے ہر دن اور نیمہ شب کی دعا

بحار میں اقبال کے حوالہ سے مروی ہے: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ماہ شعبان میں روزانہ زوال کے وقت اور پندرہویں رات (شب برات) میں یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ شَجرَۃِ النُّبُوَّۃِ وَ مَوْضِعِ الرِّسَالَۃِ ... وَ ھٰذَا شَھْرُ نَبِیِّکَ سَیِّدِ رُسُلِکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَ آلِہِ، شَعْبَانُ الَّذِیْ حَفَفْتَہُ مِنْکَ بِالرَّحْمَۃِ وَ الرِّضْوَانِ الَّذِیْ کَانَ رَسُوْلُکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَ آلِہِ یَدْاَبُ فِیْ صِیَامِہِ وَ قِیَامِہِ فِیْ لَیَالِیْہِ وَ اَیَّامِہِ بُخُوعاً لَکَ فِیْ اِکْرَامِہِ وَ اِعْظَامِہِ اِلٰی مَحَلِّ حِمَامِہِ اَللّٰھُمَّ فَاَعِنَّا عَلَی الْاِسْتِنَانِ بِسُنَّتِہِ فِیْہِ وَ نَیْلِ الشَّفَاعَۃِ لَدَیْہِ... . [۱۰۷]

۹۰۱۔ بخور کے وقت کی دعا

بحار میں ''امان الاخطار'' سے منقول ہے: آنحضرتؐ بخور (اگر اور لوبان وغیرہ جلانے) کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، اَللّٰهُمَّ طَیِّبْ عُرُفَنَا وَ زَکِّ رَوَآئِحَنَا وَ اَحْسِنْ مُنْقَلَبَنَا وَ اجْعَلِ التَّقْوٰی زَادَنَا وَ الْجَنَّةَ مَعَادَنَا وَ لَاتُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ عَافِیَتِنَا اِیَّانَا وَ کَرَامَتِکَ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. [۱۰۸]

۹۰۲۔ گھٹا دیکھتے وقت کی دعا

امالی طوسیؒ میں مروی ہے: آنحضرتؐ جب بادل کی گھٹا دیکھتے تھے تو ہر چیز کو چھوڑ کر اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَافِیْهِ.

اگر گھٹا چلی جاتی تو خدا کا شکر بجالاتے تھے اور اگر بارش ہوتی تھی تو اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ نَاشِئاً نَّافِعاً. [۱۰۹]

ضمیمہ ٔ آداب حج

۹۰۳۔ طواف کی تعداد

کافی میں مروی ہے: ابانؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: آنحضرتؐ رات اور دن میں کتنی بار خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے؟

فرمایا: آنحضرتؐ پورے دن اور پوری رات میں ملا کر روزانہ کل دس (۱۰) مرتبہ طواف کرتے تھے اور ہر مرتبہ سات (۷) چکر لگاتے تھے: رات کے ابتدائی حصہ میں تین مرتبہ، آخری حصہ میں بھی تین مرتبہ، صبح کے وقت دو مرتبہ اور ظہر کے وقت بھی دو مرتبہ۔ [۱]

یہ روایت، فقیہ وخصال میں بھی ہے۔ [۲]

۹۰۴۔ استلام حجر اسود

اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ ہر رات طواف میں حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے چھوتے تھے چاہے وہ طواف واجب ہو یا مستحب.[۳]

۹۰۵۔ استلام حجر اسود و رکن یمانی

نیز کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھوں سے مس کرتے تھے پھر انھیں بوسہ دے کر اپنا رخسار رکھتے تھے میں نے اپنے پدر بزرگوار کو دیکھا کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے.[۴]

یہ حدیث، تہذیب واستبصار میں بھی ہے.[۵]

۹۰۶۔ ہر طواف میں حجر اسود و رکن یمانی کا استلام

دعائم میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ ہر طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کو مس کرتے تھے.[۶]

۹۰۷۔ آب زمزم کی اہمیت

محاسن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ چلے گئے تھے تو آپ کی یہ خواہش تھی کہ آپ کے لئے آب زمزم لایا جائے.[۷]

یہ روایت، فقیہ وتہذیب میں بھی ہے.[۸]

۹۰۸۔دعائے ذی المعارج

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ دعائے ذی المعارج بہت پڑھتے تھے، جب کسی سوار کو دیکھتے یا بلندی پر جاتے یا نیچے اترتے وقت، رات کے آخری حصہ میں اور تمام نمازوں کے بعد تلبیہ کہتے تھے.[۹]

۹۰۹۔آنحضرتؐ کا تلبیہ

جعفریات میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کا تلبیہ یہ تھا:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَکَ وَ الْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ.[۱۰]

۹۱۰۔دو مینڈھوں کی قربانی

تہذیب میں مروی ہے: آنحضرتؐ دو ایسے مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے جن کی سینگیں بڑی بڑی، منہ اور آنکھیں کالی ہوتی تھیں.[۱۱]

یہ روایت، دعائم میں بھی ہے.[۱۲]

۹۱۱۔اعمال عید قربان

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ عید قربان کے دن اپنے سر کے بال مونڈتے، ناخن کاٹتے، مونچھوں اور محاسن شریف کی اصلاح فرماتے تھے.[۱۳]

۹۱۲۔احرام کے سنتی امور

مقنع میں ہے: احرام میں یہ چیزیں سنت ہیں: ناخن کاٹنا، مونچھوں کا چھوٹا کرنا، زیر

نہیں کرتے بلکہ وہ ظالم لوگ آیات الٰہی کا انکار کرتے ہیں تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کو جھٹلایا گیا انھوں نے اس تکذیب واذیت پر صبر کیا یہاں تک کہ ہماری نصرت ان کے شامل حال ہوئی.(انعام:۶/۳۳،۳۴)

۴۵۔خدا سے متعلق صبر

آنحضرتؐ نے اپنے لئے صبر کرنا ضروری سمجھا یہ دیکھ کر انھوں نے تجاوز کیا اور اتنا بڑھ گئے کہ خدا کو جھٹلانے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے خود اپنے متعلق، گھر والوں اور عزت کے بارے میں صبر کیا لیکن خدا کے متعلق صبر نہ کروں گا اس وقت خدا نے یہ آیت نازل کی: فَاصْبِرْ عَلیٰ مَایَقُوْلُوْنَ: وہ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں تم صبر سے کام لو.(ق:۵۰/۳۹)

۴۶۔آنحضرتؐ کو خدا کی بشارت

اس کے بعد حضورؐ نے ہر کام میں صبر کرنا شروع کیا تو انھیں یہ خوشخبری دی گئی کہ ان کی عترت میں ائمہ(علیہم السلام) بنائے جائیں گے اور ان کی توصیف بھی صبر کے ساتھ کی گئی: وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّاصَبَرُوْا وَ کَانُوْا بَآیَاتِنَا یُوْقِنُوْنَ: اور ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام قرار دیا کیونکہ انھوں نے صبر اور ہماری آیتوں پر یقین کیا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں.(سجدہ:۳۲/۲۴)

۴۷۔صبر وایمان میں رابطہ

اس وقت حضورؐ نے فرمایا: اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ: صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا بدن سے ہے.

ناف بالوں کی صفائی. [۱۴]

۹۱۳۔ عصر عرفہ کی دعا

اسی کتاب میں ہے: جو لوگ مکہ کے علاوہ دوسرے شہروں میں ہیں اور ان کا کوئی امام وپیشوا نہیں ہے ان کے لئے سنت ہے کہ عرفہ کے دن شام کے وقت اجتماع کے ساتھ خدا سے دعا کریں. [۱۵]

متفرقہ ضمیمے

۹۱۴۔ قرض کی ادائیگی کے وقت، رقم کی مقدار میں اضافہ

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی سیرت یہ تھی کہ اگر کسی سے دوسالہ اونٹ کا بچہ قرض کے طور پر لیتے تھے تو اسے سات سالہ بچہ واپس دیتے تھے اور اگر دو درہم قرض لیتے تو چار درہم واپس کرتے تھے. [۱]

یہ روایت، قرب الاسناد میں بھی ہے. [۲]

۹۱۵۔ فضیلت بیان کرتے وقت انکساری

احتجاج میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ اپنی کوئی فضیلت بیان کرتے تو فرماتے تھے: "وَلَا فَخْرَ: مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے." [۳]

یہ روایت، بحار میں ارشاد القلوب کے حوالہ سے منقول ہے. [۴]

۹۱۶۔ دعائے عید غدیر

بحار میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: مومن کے لئے عید غدیر کے دن سنت ہے کہ

سو(۱۰۰) مرتبہ یہ ذکر پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ کَمَالَ دِیْنِهٖ وَ تَمَامَ نِعْمَتِهٖ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام. [۵]

۹۱۷۔ سادات کی فضیلت

کتاب ''الامامة و التبصرة'' میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: بنی ہاشم (سادات کرام) کی عیادت، واجب ہے اور ان کی زیارت، سنت ہے. [٦]

۹۱۸۔ گوسفند ذبح کرنے کا طریقہ

دعائم میں ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کھڑے ہوئے گوسفند کو ذبح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس طرح مناسب نہیں ہے سنت یہ ہے کہ اسے اس طرح لٹا دیا جائے کہ بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہو. [۷]

۹۱۹۔ وعدہ پورا کرنے کی اہمیت

تحف العقول میں حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے مروی ہے: ہم اہل بیت (علیہم السلام) اپنے کیے ہوئے وعدہ کو اپنے اوپر قرض سمجھتے ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی طریقہ تھا. [۸]

یہ روایت، مشکوۃ طبرسی کے حوالہ سے مستدرک میں بھی ہے. [۹]

۹۲۰۔ آندھی اور باران رحمت

فقیہ میں مروی ہے: جب زرد، سرخ یا سیاہ آندھی چلنے لگتی تھی تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل کر زرد ہو جاتا تھا آپ ایک خوفزدہ انسان کے مانند ہوتے تھے جب آسمان سے بارش کا ایک قطرہ نازل ہو جاتا تو آپ کے چہرہ کا بدلا ہوا رنگ اپنی پچھلی

حالت پر آجاتا تھااور آپ فرماتے تھے: تمھارے پاس خدا کی رحمت آگئی ہے.[۱۰]

۹۲۱۔گرہن کے وقت مسجد میں پہنچو

دعائم میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب سورج یا چاند میں گرہن لگتا تھا تو آنحضرتؐ لوگوں سے فرماتے تھے: اِسۡعَوا اِلٰی مَسۡجِدِکُمۡ: جلد مسجد میں پہنچو!.[۱۱]

۹۲۲۔مسجد میں نماز کی فضیلت

اسی میں ہے: جب جماعت ہو تو مسجد میں نماز پڑھنا سنت ہے.[۱۲]

۹۲۳۔بیت المال کی تقسیم

بحار میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: میرے خلیل جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المال کی کوئی چیز کل کے لئے بچا کر نہیں رکھتے تھے لیکن ابو بکر ایسا کرتے تھے اور عمر بن خطاب کا طریقہ یہ تھا کہ انھوں نے بہت سے رجسٹر بنائے ہوئے تھے مال کو تقسیم کرنے میں ایک سال تاخیر کرتے تھے میں اپنے خلیل کی سیرت پر عمل کرتا ہوں.

حضرت علی علیہ السلام جمعہ جمعہ کو بیت المال تقسیم کرتے تھے اور جب تقسیم سے فارغ ہوتے تو فرماتے تھے: (شعر)

هٰذَا جَنَایَ وَ خِیَارُهُ فِیهِ　　اِذۡ کُلُّ جَانٍ یَدُهُ اِلٰی فِیهِ

یہ میرے ہاتھ کا چنا ہوا ہے جس میں اچھا برا سب کچھ ہے کیونکہ ہر چننے والا اپنے منھ میں ہاتھ لے جاتا ہے.[۱۳]

ضمیمہ، شمائل واخلاق

۹۲۴۔ پہلی مخلوق

بحار میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: خدا کی سب سے پہلی مخلوق کون تھی؟ فرمایا: جابر! (رضی اللہ عنہ) تمہارے نبی کا نور تھا اس کے بعد خدا نے ہر چیز کو اسی سے پیدا کیا۔ [۱]

۹۲۵۔ میرا نور پہلی مخلوق ہے

اسی میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُورِیْ: سب سے پہلے خدا نے میرے نور کو پیدا کیا۔ [۲]

۹۲۶۔ گوہر عرش سے پیغمبر اکرمؐ کی خلقت

بصائر الدرجات میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: خداوند عالم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جوہر سے پیدا کیا جو عرش کے نیچے تھا۔ [۳]

۹۲۷۔ سب سے پہلے اہل بیت علیہم السلام کی خلقت

تفسیر فرات میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: خداوند عالم نے مجھے اور میرے اہل بیت (علیہم السلام) کو ایسی طینت سے پیدا کیا جس سے کسی دوسرے کو پیدا نہ کیا ہم اس کی سب سے پہلی مخلوق ہیں۔ [۴]

۹۲۸۔ احوال وصفات نبی وائمہ علیہم السلام

کافی میں ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پیغمبرؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے

احوال وصفات کے متعلق ایک خطبہ میں فرمایا: لوگوں کے عظیم جرم وگناہ اوران کے برے افعال ہمارے رب کے حلم ومہربانی کے لئے مانع نہ بن سکے اس نے اپنے محبوب ترین پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوان کے لئے منتخب کیا ایسے پیغمبرؐ جن کی ولادت ایک عزیز خاندان میں ہوئی اوران کی اصل ایک کریم ونیک قبیلہ سے ہے جن کے حسب میں کوئی عیب نہیں اور نسب ہر عیب وآلودگی سے پاک ہے جن کے صفات کوتمام اہل علم جانتے ہیں ان سے پہلے کے پیغمبروں نے اپنی کتابوں میں ان کے وجود کی خوشخبری دی تھی، علماء نے ان کی بہترین صفات کو بیان کیا تھا، حکماء ان کے نیک اوصاف کے منتظر تھے، ان کا وجود بالکل پاک ومہذب تھا، وہ یگانہ ایسے ہاشمی تھے جن کی نظیر نہ تھی اور ایسے مکی تھے جن کی شان وشوکت اور فخر تک کوئی دوسرا نہ پہنچ سکا ان کوحیا ونجابت کے ہالہ نے گھیر رکھا تھا، سخاوت وبخشش اور جوانمردی ان کی طبیعت میں تھی.

ہمارے پیغمبرؐ بزرگی وہیبت اور اخلاق ونبوت کے زیور سے آراستہ تھے، وہ رسالت اوروحی کے تمام اوصاف سے متصف تھے، یہاں تک کہ تمام الٰہی مقدرات و اسباب ان کے لئے فراہم ہوگئے اوران کے متعلق خدا کا محکم حکم، درجۂ نہایت کو پہنچا اس وقت خدا کا حتمی پیغام اپنے آخری درجہ پر پہنچ گیا، ہر امت نے اپنے بعد والی امت کوآپ کے آنے کی بشارت دی، ان کا نور مقدس ایک باپ کے صلب سے دوسرے باپ کے صلب میں منتقل ہوتا رہا انتقال کے ان تمام مراحل میں کوئی ناجائز رابطہ آپ کے عنصر شریف کوآلودہ نہ کرسکا اور آپ کی ولادت پُرسعادت میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے پدر بزرگوار جناب عبداللہ علیہ السلام تک کوئی غلط نکاح انجام نہ پایا اس طرح سے پیغمبرؐ بہترین قوم وقبیلہ اور سب سے اچھے خاندان اور محفوظ ترین ارحام میں دنیا میں تشریف لائے، آپ نے نہایت امانت دار دامنوں میں

پرورش پائی خداوند عالم نے آپ کو پسند کر کے اپنے لئے منتخب کرلیا اور علم کی ساری کنجیاں آپ کے سپرد کردیں نیز حکمت کے تمام چشمے آپ کو عطا کر دیئے.[۵]

۹۲۹۔ وقت ولادت ہی سے ذکر الٰہی

احتجاج میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جس وقت آنحضرتؐ کی ولادت ہوئی تو بایاں ہاتھ زمین پر رکھا اور داہنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کیا اور لبوں کو حرکت دے کر خدا کی توحید کا اقرار کیا.[۶]

۹۳۰۔ وقتِ ولادت، سجدہ

بحار میں آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ جناب آمنہ (علیہا السلام) سے مروی ہے: جب ولادت کے وقت میرا بیٹا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زمین پر آیا تو کعبہ کی طرف رخ کر کے سجدہ کیا اور دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں تضرع وزاری کی.[۷]

۹۳۱۔ بغیر زحمت کا حمل

اکمال الدین میں حضرت آمنہ (علیہا السلام) سے مروی ہے: جب حمل کے دوران رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے شکم میں تھے مجھے حمل کا بوجھ نہیں محسوس ہوتا تھا جب کہ عام طور سے حاملہ خواتین کے لئے حمل، باعث رنج وتکلیف ہوتا ہے.[۸]

۹۳۲۔ عجیب نشونما

اسی میں ہے: ایک دن میں آنحضرتؐ کی نشو ونما دوسرے بچوں کی بہ نسبت ایک ہفتہ کے برابر تھی اور ایک ہفتہ میں آپ کی نشو ونما ایک مہینہ کے برابر تھی.[۹]

۹۳۳۔چاند کی گہوارہ جنبانی

مناقب میں ہے: آنحضرتؐ کے بچپن میں چاند آپ کا جھولا جھلاتا تھا۔[۱۰]

۹۳۴۔گہوارہ سے خدا کی تسبیح

بحار میں ہے: لوگ آنحضرتؐ کے گہوارہ سے خدا کی تسبیح اور حمد وثنا کی آواز سنتے تھے۔[۱۱]

۹۳۵۔مختون ولادت

مجمع البیان میں ہے: آنحضرتؐ مختون پیدا ہوئے تھے۔[۱۲]

۹۳۶۔بادل کا سایہ

بحار میں حلیمہ سعدیہ (حضور کی دایہ) سے مروی ہے: جب میں گرمی اور دھوپ میں آنحضرتؐ کو لے کر باہر نکلتی تھی تو ایک بادل آکر سایہ کر دیتا تھا اسی طرح بادل، بارش کے پانی سے بھی آپ کو محفوظ رکھتا تھا۔[۱۳]

۹۳۷۔بادل کا دائمی سایہ

احتجاج میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی ولادت سے رحلت تک سفر اور حضر میں ہر جگہ ہمیشہ آپ پر بادل کا سایہ رہتا تھا آپ کو بچپن ہی سے علم وحکمت عطا ہوگئی تھی جب کہ آپ بت پرستوں اور گروہ شیطان کے درمیان زندگی بسر کر رہے تھے آپ نے کبھی کسی بت کی طرف توجہ نہ کی اور بت پرستوں کی عید میں خوش نہ ہوئے اور کبھی جھوٹ نہ بولے۔[۱۴]

۹۳۸۔تنہائی اور تواضع

مناقب میں حضرت ابوطالب علیہ السلام سے مروی ہے: میں نے کبھی آنحضرتؐ سے

جھوٹ نہ سنا، ان کے اندر جاہلیت کی کوئی بری عادت نہ تھی وہ کبھی بے جا نہ ہنسے، کبھی کھیلتے ہوئے بچوں کے ساتھ کھڑے نہ ہوئے اور نہ ان کی طرف متوجہ ہوئے ان کے نزدیک تنہائی وتواضع سب سے بہتر چیز تھی. [۱۵]

۹۳۹۔سوتے وقت بھی آنکھوں کا کھلا رہنا

بحار میں حلیمہ سے مروی ہے: جب بھی سوتے وقت میں نے آنحضرتؐ کے چہرہ پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھیں کھلی ہوئی ہیں گویا وہ ہنس رہے ہیں آپ پر گرمی اور سردی کا کوئی اثر نہیں پڑتا تھا. [۱۶]

۹۴۰۔اعلی تعلیم وتربیت

نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب سے آنحضرتؐ نے دودھ پینا بند کیا خداوند عالم نے اپنے ایک بزرگ فرشتہ کو آپ کا ملازم قرار دیا وہ فرشتہ رات دن تمام دنیا کے لوگوں کے بہترین اخلاق کی نشاندہی کرتا تھا اور میں ہمیشہ اونٹنی کے اس بچہ کے مانند جو برابر اپنی ماں کے ساتھ رہتا تھا آنحضرتؐ کے پیچھے پیچھے لگا رہتا تھا آپ روزانہ اپنا کچھ اخلاق مجھ پر آشکار کرتے اور مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ان کی پیروی کروں.

۹۴۱۔غار حرا کی عبادت

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ ہر سال غار حرا [۱۷] میں قیام وعبادت کرتے تھے میرے علاوہ کوئی بھی آپ کو نہیں دیکھتا تھا... جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو میں نے شیطان کا نالہ سنا پوچھا: یارسول اللہ! یہ کیسا نالہ ہے؟

فرمایا: یہ شیطان کا نالہ ہے وہ اپنی عبادت سے مایوس ہو گیا ہے یا علی! جو کچھ میں سن رہا ہوں تم بھی سن رہے ہو اور جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم بھی دیکھ رہے ہو بس تم صرف نبی نہیں ہو. [۱۸]

۹۴۲۔ تبلیغ میں فرشتہ کی اعانت

بحار میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے: اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُکُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَداً: (خدا غیب کا جاننے والا ہے وہ کسی پر اپنی غیب کی بات ظاہر نہیں کرتا ہے) مگر جس رسول کو پسند کر لیتا ہے اس کے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے. (سورۂ جن: ۲۷/۷۲)

خداوند عالم اپنے رسولوں پر کچھ فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے تا کہ تمام امور میں انھیں خطا سے بچائیں اور تبلیغ رسالت میں ان کی مدد کریں.

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: جس دن سے آنحضرتؐ نے دودھ پینا چھوڑا خدا نے ایک عظیم فرشتہ کو آپ کے ساتھ لگا دیا تا کہ وہ خیر و خوبی اور اچھے اخلاق کی رہنمائی کرتا رہے شر اور برے اخلاق سے بچائے رہے. [۱۹]

۹۴۳۔ حضرت یوسف ؑ سے زیادہ خوبصورت

علل الشرائع میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی اجازت طلب کی حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا: کون سی چیز باعث بنی کہ تم نے برے کام کا ارادہ کر لیا؟

زلیخا نے عرض کیا: آپ کی خوبصورتی!

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیتی تو کیا کرتی؟! وہ مجھ سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں، ان کا اخلاق مجھ سے کہیں زیادہ بہتر ہے اور اسی طرح ان کی بخشش وعطا مجھ سے کہیں زیادہ ہے![۲۰]

۹۴۴۔ میں حضرت یوسف ں سے زیادہ ملیح ہوں!

مناقب میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: کَانَ یُوسُفُ اَحْسَنَ مِنِّیْ وَ لٰکِنِّیْ اَمْلَحُ: حضرت یوسف علیہ السلام مجھ سے زیادہ حسین تھے لیکن میں ان سے کہیں زیادہ نمکین (گندمی رنگ کا خوبصورت، دلکش) ہوں.[۲۱]

۹۴۵۔ قوی اور محکم بدن

مجمۃ البیضاء میں ہے: آنحضرتؐ موٹاپے کے اعتبار سے درمیانی تھے زندگی کے آخری ایام میں تھوڑا سا موٹے ہو گئے تھے بدن کا گوشت ایسا محکم اور قوی تھا گویا بڑھاپے کا کوئی اثر ہی نہ تھا.[۲۲]

۹۴۶۔ مہر نبوت کا نقش

خصال میں ہے: حضرت علی علیہ السلام نے یہودیوں کے ایک رئیس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: آنحضرتؐ کے دونوں شانوں کے درمیان، نبوت کی مہر تھی اس پر یہ دو سطریں نقش تھیں: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)[۲۳]

۹۴۷۔ مہر نبوت کی بے انتہا درخشندگی

آنحضرتؐ کے دونوں شانوں کے درمیان، نبوت کی مہر تھی جس میں سورج کی روشنی سے زیادہ چمک دمک تھی اس پر یہ عبارت تحریر تھی: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ

خداوندعالم نے ان کے صبر پر شکر کرتے ہوئے یہ آیت نازل کی: وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِىْۤ اِسْرَآئِیْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ: اور بنی اسرائیل کے متعلق تمھارے پروردگار کا نیک وعدہ پورا ہو گیا کیونکہ انھوں نے صبر کیا فرعون اور اس کی قوم کے لوگ جو اونچی عمارتیں تعمیر کرتے تھے ہم نے انھیں برباد کر دیا۔(اعراف: ۱۳۷/۷)

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ بشارت بھی ہے اور انتقام بھی! اس وقت خدا نے مشرکین کے ساتھ اپنے پیغمبرؐ کو جنگ کی اجازت دے دی پھر یہ آیت نازل کی: فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ: اے رسولؐ! مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کر دو! انھیں گرفتار کر کے محاصرہ میں لے لو اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھ جاؤ! (توبہ: ۵/۹)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ: ان مشرکین کو جہاں پاؤ موت کے گھاٹ اتار دو! (بقرہ: ۱۹۱/۲؛ نساء: ۹۱/۴)

اس کے بعد خدا نے مشرکوں کو پیغمبرؐ اور ان کے اصحاب کے ذریعہ قتل کر ڈالا اسے پیغمبرؐ کے صبر کا بدلہ قرار دیا آخرت میں مزید ثواب کا ذخیرہ کر رکھا ہے پس جو صبر کرے اور معاملہ خدا کے اوپر چھوڑ دے تو وہ دنیا سے اٹھنے سے پہلے ہی دیکھ لے گا کہ خدا نے دشمن سے انتقام لے لیا اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اس کے علاوہ آخرت میں الگ سے ثواب ملے گا۔ [۲۸]

۴۸۔ تحفۂ جبرئیل علیہ السلام

معانی الاخبار میں منقول ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر اسلام کی خدمت میں

لاشَرِیکَ لَهُ، تَوَجَّهُ حَیثُ شِئتَ فَاَنتَ مَنصُورٌ :اس خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اے نبی! جہاں چاہو جاؤ تم منصور و کامیاب ہو. [۲۴]

۹۴۸۔ مہر نبوت کی کیفیت

مجۃ البیضاء میں ہے: آنحضرتؐ چہار شانہ تھے (آپ کے شانے چوڑے تھے) نبوت کی مہر دونوں شانوں کے بیچ میں داہنے شانہ کے قریب تھی اس مہر میں ایک سیاہ تِل تھا جو مائل بہ زردی تھا اس کے چاروں طرف بکثرت بال تھے. [۲۵]

۹۴۹۔ رخسار پر سیاہ تِل

کافی میں حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے داہنے رخسار پر ایک تِل تھا جو دیبائے سیاہ کے رنگ میں تھا. [۲۶]

۹۵۰۔ مہر نبوت کی مقدار

بحار میں ہے: آنحضرتؐ کے دونوں شانوں کے درمیان کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت تھی. [۲۷]

۹۵۱۔ دونوں شانوں کے درمیان کا فاصلہ

عیون میں حضرت علیؑ سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے دونوں شانوں کے درمیان جس قدر زیادہ فاصلہ تھا میں نے کسی کے شانے کے درمیان اتنا زیادہ فاصلہ نہ دیکھا. (یہ شجاعت کی علامت ہے) [۲۸]

۹۵۲۔ خوبصورت گردن

مجۃ البیضاء میں ہے: خدا کے بندوں میں آنحضرتؐ کی گردن سب سے زیادہ خوبصورت تھی نہ بہت لمبی تھی اور نہ بہت چھوٹی. [۲۹]

۹۵۳۔ گول چہرہ

امالی طوسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کا چہرۂ مبارک گول تھا. [۳۰]

۹۵۴۔ نچلے ہونٹ پر تِل

بحار میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: خاتم المرسلینؐ کے لب زیرین پر ایک تِل تھا. [۳۱]

۹۵۵۔ آنکھوں کی پتلیوں کی سیاہی

اسی میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ تھیں.

۹۵۶۔ سر مبارک کے سفید بال

اسی بحار میں ہے: جابر بن سمرہ سے سوال کیا گیا: کیا آنحضرتؐ کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ کہا: آنحضرتؐ کے سر مبارک میں مانگ کی جگہ چند سفید بال تھے تیل لگاتے وقت وہ بھی چھپ جاتے تھے. [۳۲]

۹۵۷۔ شکم مبارک کی سِلوٹیں

مجۃ البیضاء میں ہے: آنحضرتؐ کے شکم مبارک پر چند سِلوٹیں تھی ایک شکن لباس کے اندر چھپ جاتی تھی اور دو ظاہر رہتی تھیں. [۳۳]

۹۵۸۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت:

کشف الغمہ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی جلالت و ہیبت بہت زیادہ تھی. [۳۴]

۹۵۹۔ حضورؐ کی عظمت:

مناقب میں ہے: آنحضرتؐ سب کی نظروں میں بہت پُر عظمت و باہیبت تھے. [بغیر حوالہ]

۹۶۰۔ اطراف سے نور افشانی

احتجاج میں ہے: حضرت علی علیہ السلام نے ایک یہودی کے جواب میں فرمایا:

جب آنحضرتؐ کسی جگہ بیٹھتے تو آپ کے داہنی اور بائیں جانب سے روشنی پھوٹتی تھی جسے سب لوگ دیکھتے تھے. [۳۵]

۹۶۱۔ رات کی ظلمت میں نورانیت

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کو اندھیری رات میں دیکھا جاتا تھا تو آپ کا پورا وجود پُر نور ہوتا تھا گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا تھے. [۳۶]

۹۶۲۔ نور رحمانی کے ذریعہ مہمانی کی خبر

بحار میں ہے: آنحضرتؐ کی ایک خاصیت یہ تھی کہ جب کسی کے گھر ملاقات کے لئے جانا چاہتے تھے تو آپ کے تشریف لے جانے سے پہلے ہی آپ کا نور وہاں پہنچ جاتا تھا. [۳۷]

۹۶۳۔سب سے زیادہ سخی وبہادر

مکارم میں ابن عمر سے مروی ہے: میں نے کسی کو بھی آنحضرتؐ سے زیادہ سخی و بہادر اور پاک وپاکیزہ نہیں دیکھا. [۳۸]

۹۶۴۔تین (۳) خصوصیات

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے آنحضرتؐ میں تین (۳) ایسی خصوصیتیں تھیں جو کسی میں بھی نہ تھیں: آپ کے سایہ نہ تھا، جس راستہ سے گزر جاتے تھے لوگ تین (۳) دنوں تک آپ کے پسینہ کی خوشبو سے سمجھ جاتے تھے، جس درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ کو سجدہ کرنے لگتا تھا. [۳۹]

۹۶۵۔خوشبوئے نبوت

مکارم میں ہے: لوگ اندھیری رات میں بھی آنحضرتؐ کو دیکھنے سے پہلے آپ کی خوشبو سے سمجھ جاتے تھے اور کہنے لگتے تھے: یہ نبی اکرمؐ کی خوشبو ہے. [۴۰]

۹۶۶۔عطر سے زیادہ خوشبو

بحار میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: یہ خوشبو پیغمبرؐ کے بدن مبارک سے نکلے ہوئے پسینہ کی تھی جب کہ آپ عطر نہیں استعمال کئے تھے. [۴۱]

۹۶۷۔لعاب دہن کی بہترین خوشبو

مناقب میں ہے: آنحضرتؐ پانی کے جس ظرف میں اپنا لعاب دہن ڈال دیتے تھے اس سے مشک سے بہتر خوشبو آنے لگتی تھی. [۴۲]

۹۶۸۔ گل محمدی میں خوشبوئے نبویؐ

مکارم میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہتا ہے وہ گل محمدی (سرخ گلاب کا پھول) سونگھے۔ [۴۳]

۹۶۹۔ پسینہ کو عطر کی طرح محفوظ رکھنا

مجموعۂ ورّامؒ میں ہے: سلیم (فرزند ام سلمہؓ) سے منقول ہے: ایک دن آنحضرتؐ ہمارے پاس آئے اور آرام کرنے لگے میری ماں نے ان کے پسینہ کو ایک شیشی کے اندر جمع کرنا شروع کر دیا اتنے میں آپ بیدار ہو گئے سوال فرمایا: ام سلمہؓ! کیا کر رہی ہو؟

انھوں نے عرض کیا: ''آپ کا پسینہ لے کر اپنے عطر کے اندر ملا رہی ہوں یہ سب سے بہترین عطر ہے۔''

یہ سن کر آپ نے فرمایا: ''سچ کہہ رہی ہو۔'' [۴۴]

۹۷۰۔ جسم مبارک کی بلندی

مناقب میں ہے: جب آنحضرتؐ کسی لمبے آدمی کے ساتھ چلتے تھے تو آپ کا سر مبارک اس سے زیادہ اونچا رہتا تھا۔ [۴۵]

۹۷۱۔ قد کے مناسب لباس

بحار میں ہے: بڑا یا چھوٹا لباس آنحضرتؐ کے بدن مبارک پر بالکل موزوں ہوتا تھا اگر چھوٹا ہوتا تو پہنتے وقت بڑا ہو جاتا تھا اور اگر بڑا ہوتا تو پہنتے وقت چھوٹا ہو جاتا تھا ایسا لگتا تھا گویا آپ ہی کے لئے سلا گیا ہے۔ [۴۶]

۹۷۲۔ سخت زمین پر قدم کے نشان

مناقب میں ہے: جب آنحضرتؐ نرم زمین پر چلتے تھے تو خاک پر قدم مبارک کے نشان نہیں پڑتے تھے لیکن جب سخت زمین پر چلتے تو قدم کے نشان پڑ جاتے تھے. [۴۷]

۹۷۳۔ دل کی بیداری

مجمع البیان میں ہے: آنحضرتؐ کی آنکھیں تو سوتی تھیں لیکن آپ کا دل بیدار رہتا تھا. [۴۸]

۹۷۴۔ اوپر سے پرندہ کا نہ اڑنا

مناقب میں ہے: آنحضرتؐ کے سر مبارک کے اوپر سے کوئی پرندہ نہیں اڑتا تھا. [۴۹]

۹۷۵۔ مکھیوں اور حشرات سے حفاظت

اسی میں ہے: آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی نیز زہریلے اور بغیر زہر کے حشرات آپ کے قریب نہ آئے. [۵۰]

۹۷۶۔ پیچھے سے بھی دیکھنا

نیز اسی کتاب میں ہے: جس طرح آپ اپنے آگے کی چیزیں دیکھتے تھے اسی طرح پیچھے کی چیزیں بھی دیکھتے تھے آگے اور پیچھے کی چیزوں کو دیکھنے میں آپ کے لئے کوئی فرق ہی نہ تھا. [۵۱]

۹۷۷۔ نیند میں آواز سننا

مناقب میں ہے: آنحضرتؐ نیند میں بھی بیداری کی طرح سب کچھ دیکھتے تھے. [۵۲]

۹۷۸۔بد بو سے دوری

اسی میں ہے: جس دن سے خدا نے آپ کو پیدا کیا کبھی بد بو کا احساس نہیں کیا گیا.[۵۳]

۹۷۹۔احتلام سے محفوظ رہنا

نیز اسی میں ہے: آنحضرتؐ کبھی محتلم نہ ہوئے.[۵۴]

۹۸۰۔سواری کی جوانی

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ جس جانور پر سوار ہو گئے وہ اسی حالت پر آخر تک باقی رہا پھر وہ بڈھا نہ ہوا.[۵۵]

۹۸۱۔شفا طلبی

بحار میں ہے: لوگ آنحضرتؐ سے شفا طلب کرتے تھے.[۵۶]

۹۸۲۔طاقت ومقاومت

مناقب میں ہے: آنحضرتؐ اس قدر قوی اور طاقت ور تھے کہ کسی میں آپ سے مقاومت کی تاب نہ تھی.[۵۷]

۹۸۳۔حضرت علی علیہ السلام نے کیوں نہیں قیام کیا؟

تفسیر عیاشیؒ میں سلیمان بن خالد سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

لوگ کہتے ہیں کہ اگر حضرت علی علیہ السلام خلافت کے حقدار تھے تو انھوں نے قیام کر کے اپنا حق کیوں نہیں لے لیا؟

فرمایا: خدا نے صرف ایک شخص پر قیام کرنا واجب کیا اور وہ جناب رسول اکرم ﷺ تھے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے: فَقَاتِلْ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ لَاتُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ : آپ خدا کی راہ میں جہاد کریں یہ آپ کی ذمہ داری ہے اور مومنین کو بھی جنگ کی رغبت دلائیں. (نساء: ۸۴/۴) یہ تکلیف و ذمہ داری صرف آنحضرتؐ کی تھی.

دوسروں کے لئے فرمایا: اِلَّا مُتَحَرِّفاً لِقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزاً اِلٰی فِئَۃٍ : جنگ میں پیچھے ہٹنا جائز نہیں ہے مگر صرف اس کے لئے جو اپنی جگہ بدلنا چاہے یا کسی ایسے گروہ سے ملحق ہونا چاہے جو اس کی مدد کرے. (انفال ۸: ۱۶/)

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا:

جس دن خلافت کو غصب کیا گیا اس وقت کوئی ایسا گروہ موجود نہ تھا جو حضرت علی علیہ السلام کی مدد کرتا ورنہ آپ ضرور قیام کرتے. [بغیر حوالہ]

۹۸۴۔سب سے زیادہ صاحب علم

مناقب میں ہے: روئے زمین پر آنحضرتؐ سے زیادہ علم والا کوئی دوسرا نہ تھا.

۹۸۵۔نزول وحی کے وقت کی کیفیت

اسی میں ہے: جب آنحضرتؐ پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے لئے یہ مرحلہ دشوار کن ہوتا تھا، آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور سر مبارک کو جھکا لیتے تھے. [۵۸]

۹۸۶۔خدا سے براہ راست گفتگو

اکمال الدین میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک سوال میں مروی ہے:

آنحضرتؐ پر بیہوشی و بیخودی کی جو حالت طاری ہوتی تھی تو کیا یہ صرف اسی وقت ہوتی تھی جب جبرئیلؑ نازل ہوتے تھے؟

امامؑ نے فرمایا: نہیں! کیونکہ جبرئیلؑ بغیر اجازت لئے آتے ہی نہیں تھے اور جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو ایک غلام کی طرح سامنے بیٹھتے تھے، ہاں! بیخودی اس وقت ہوتی تھی جب خداوند عالم آپ سے بغیر کسی ترجمان اور واسطہ کے براہ راست گفتگو کرتا تھا. [۵۹]

۹۸۷۔ براہ راست اور بالواسطہ وحی

امالی طوسیؒ میں ہے: حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا گیا: کیا جناب رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حالتیں ہوا کرتی تھیں؟ کبھی فرماتے تھے:

جبرئیلؑ نے کہا، یہ جبرئیلؑ ہیں مجھے ایسا حکم دے رہے ہیں.

کبھی آپ بیہوش ہو جاتے تھے؟

امامؑ نے فرمایا: جب آپ پر براہ راست (بغیر جبرئیلؑ کے) وحی نازل ہوتی تھی تو خدا کی جانب سے ہونے کی وجہ سے سنگین ہوتی تھی آپ پر غشی طاری ہو جاتی تھی.

جب جبرئیلؑ وحی لے کر آتے تھے تو یہ سنگینی نہیں ہوتی تھی اس وقت آنحضرتؐ اس طرح فرماتے تھے: مجھ سے جبرئیلؑ نے کہا اور یہ جبرئیلؑ ہیں. [۶۰]

۹۸۸۔ نزول وحی کی کیفیت

مناقب میں ہے: جب آنحضرتؐ پر وحی نازل ہوتی تھی تو شہد کی مکھی کے مانند آپ

کے چہرہ کے پاس آواز آتی تھی شدید سردی میں بھی وحی نازل ہونے کے بعد آپ کی پیشانی شریف پر پسینہ آجاتا تھا.[۶۱]

۹۸۹۔تعدادنزول جبرئیل علیہ السلام

اسی میں ہے: جبرئیل علیہ السلام آنحضرتؐ کی خدمت میں ساٹھ ہزار (۶۰۰۰۰) مرتبہ نازل ہوئے تھے.[۶۲]

۹۹۰۔ہر سال ایک بار قرآن پیش کرنا

ارشاد القلوب میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جبرئیل علیہ السلام ہر سال ایک بار قرآن لے کر میرے پاس آتے تھے لیکن اس (آخری) سال دو (۲) مرتبہ لائے.[۶۳]

۹۹۱۔علم امام علیہ السلام کی وسعت

کافی میں مفضلؒ بن عمر سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم امام علیہ السلام کے متعلق سوال کرتے ہوئے پوچھا: امام علیہ السلام اپنے بیت الشرف کے اندر بیٹھے ہوتے ہیں ان کے سامنے پردہ پڑا ہوتا ہے پھر بھی پوری دنیا کے حالات اور حادثات سے کیسے باخبر ہوجاتے ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے آنحضرتؐ کے وجود مبارک میں پانچ (۵) ارواح کو قرار دیا تھا:

الف) روح الحیوٰۃ: جس سے وہ راستہ چلتے تھے.

ب) روح القوّۃ: جس سے اٹھتے اور جہاد کرتے تھے.

ج) روح الشھوۃ: اس سے کھانا نوش فرماتے، پانی وغیرہ پیتے اور اپنی

عرض کیا: اے خدا کے نبیؐ! اللہ نے مجھے ایک تحفہ دے کر آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ اس سے پہلے کسی کو ایسا تحفہ نہیں عطا کیا تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وہ تحفہ وہدیہ کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام: صبر اور اس سے بہتر!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: صبر سے بہتر کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام: رضا وخوشنودی اور اس سے بھی بہتر!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رضا سے بہتر کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام: زہد اور اس سے بہتر!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: زہد سے بہتر کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام: اخلاص اور اس سے بہتر!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وہ کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام: یقین اور اس سے بھی بہتر!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یقین سے بہتر کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام: یقین کی سیڑھی اور وہ ہے خدا پر توکل!

۴۹۔ توکل کی تفسیر

آنحضرتؐ نے پوچھا: خدا پر توکل کا کیا مطلب ہے؟

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: انسان کو اس بات کا علم رکھنا چاہئے کہ مخلوق نہ تو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع، نہ کچھ عطا کر سکتی ہے اور نہ عطا سے روک سکتی ہے، وہ مخلوق سے ناامید ہو جائے جب بندہ ایسا بن جائے گا تو وہ خدا کے علاوہ کسی

بیویوں کے ساتھ ہمبستر ہوتے تھے.

د) روح الایمان: جس سے خدا پر ایمان لائے اور لوگوں کے درمیان عدالت برقرار کی.

ہ) روح القدس: اس سے وہ عہدۂ نبوت کے حامل بنے، مفضلؓ! جب آنحضرتؐ دنیا سے رحلت فرما گئے تو روح القدس، امام علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گئی اور یہ وہی روح ہے جو سوتی نہیں ہے، غفلت نہیں کرتی ہے، بیہودہ کوئی کام نہیں کرتی اور نہ خود خواہی کرتی ہے لیکن یہ حالات بقیہ چار (۴) روحوں میں ہوتے ہیں اور اسی ''روح القدس'' کے ذریعہ امام علیہ السلام کو دنیا کے تمام حادثات کی خبر ہوتی ہے. [۶۴]

کلینیؒ نے اس حدیث کو دوسری سند کے ساتھ نقل کیا ہے، صفارؒ نے بصائر الدرجات میں، مفیدؒ نے اختصاص میں اور دیگر محدثین نے بھی نقل کیا ہے. [۶۵]

۹۹۲-رُوحاً مِنْ اَمْرِنَا کی تفسیر

اسی کتاب میں ابو بصیرؒ سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: وَ کَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوحاً مِنْ اَمْرِنَا مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَاالْکِتَابُ وَ لَا الْاِیْمَانُ: اور اسی طرح ہم نے آپ کے پاس اپنے امر کی روح کو بھیجا آپ نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو. (شوریٰ: ۵۲/۴۲)

''رُوحاً مِنْ اَمْرِنَا'' کے کیا معنی ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: روح، خدا کی ایک مخلوق ہے جو جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام سے بھی بزرگ ہے وہ فرشتہ ہمیشہ آنحضرتؐ کے ساتھ ساتھ رہا انھیں ہر چیز کی خبر دی، ان کی تقویت کی آنحضرتؐ کی رحلت کے بعد وہ فرشتہ، ائمہ معصومین علیہم

السلام کے ساتھ ہے۔[۶۶]

۹۹۳۔صرف نبیؐ کے ساتھ روح جیسی مخلوق الٰہی

نیز کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ''روح'' نامی فرشتہ صرف آنحضرتؐ کے ساتھ تھا آپ سے پہلے کسی نبی کے ساتھ نہیں تھا۔[۶۷]

۹۹۴۔شب معراج میں عظمت کا اندازہ

کافی میں حضرت امام جعفر صادق ں سے مروی ہے: جس رات آنحضرتؐ کو معراج ہوئی جبرئیل علیہ السلام آپ کو ایک مقام پر لے جاکر خود ٹھہر گئے اور آپ سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا:

جبرئیل (علیہ السلام)! کیا تم مجھے ایسی حالت میں یہاں تنہا چھوڑ دو گے؟

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود تنہا آگے بڑھیں خدا کی قسم! آپ ایسی جگہ قدم رکھ رہے ہیں جہاں ابھی تک کسی انسان کے قدم نہیں پڑے تھے اور آپ سے پہلے کوئی بشر وہاں تک نہیں گیا تھا۔[۶۸]

۹۹۵۔آنحضرتؐ کی بیحد عظمت

بحار میں ایک طولانی حدیث میں جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: اس خدا کی قسم! جس نے آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے یہ وہ بلند مقام ہے جہاں آج تک نہ کوئی نبی مُرسل جا سکا اور نہ ملک مقرب۔[۶۹]

۹۹۶۔خدا و نبی کے درمیان صرف ایک حجاب کا فاصلہ

صحیفۃ الرضا علیہ السلام میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جب میں براق پر سوار ہوا تو ایک

ایسے حجاب (پردہ) کے پاس پہنچا کہ اس کے بعد بس خداوند عالم تھا. [۷۰]

۹۹۷۔دل کی آنکھوں سے خدا کا دیدار

کتاب توحید میں محمد بن فضیل سے مروی ہے: میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: کیا آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟

فرمایا: ہاں! انھوں نے اپنے دل (کی آنکھوں) سے دیکھا تھا کیا تم نے خدا کا یہ کلام نہیں سنا؟ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی : دل نے جس چیز کو دیکھا اس نے جھوٹ نہیں کہا. (سورۂ نجم: ۱۱/۵۳) یعنی آنحضرتؐ نے خداوند عالم کو آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن دل سے دیکھا تھا. [۷۱]

۹۹۸۔صرف جلال الٰہی کا فاصلہ

تفسیر قمیؒ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: (شب معراج) میں نے دل کی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھا تھا میرے اور خدا کے درمیان صرف اس کے جلال کا فاصلہ تھا. [۷۲]

۹۹۹۔خدا سے تقرب کا وقت

بحار میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: میرے لئے خدا سے تقرب کا ایک وقت ہوتا ہے جس کو نہ کوئی مقرب فرشتہ اور نہ مرسل نبی اور نہ وہ مومن، تحمل کر سکتا ہے. جس کے دل کا خدا نے امتحان لیا ہے. [۷۳]

۱۰۰۰۔آسمان ہفتم اور متعدد حجاب

کشف الیقین میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: (شب معراج) جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ تمام مقرب فرشتے ٹھہر گئے میں اپنے

رب کے حجاب تک پہنچ گیا میں ستر (۷۰) ہزار حجابوں میں داخل ہوا پھر ہر ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک عزت، قدرت، بہاء (خوبی، زیبائی، روشنی) کرامت، کبریاء، عظمت، نور، ظلمت اور وقار کا پردہ حائل تھا یہاں تک کہ میں حجاب جلال تک پہونچ گیا اس وقت میں نے اپنے رب سے مناجات شروع کردی اور اس کے سامنے کھڑا ہوگیا. [۷۴]

خدا کا مسلسل تحفہ

کافی میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: ہر دن اور ہر رات خداوند عالم کی جانب سے میرے لئے کوئی نہ کوئی تحفہ آتا رہتا ہے. [۷۵]

اسم اعظم کے بہتر (۷۲) حروف

نیز کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دو (۲) حروف عطا کئے گئے تھے جن سے وہ سارے معجزات دکھاتے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چار (۴) حروف عطا کئے گئے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آٹھ (۸) حروف عطا کئے گئے تھے، حضرت نوح علیہ السلام کو پندرہ (۱۵) حروف عطا کئے گئے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کو پچیس (۲۵) حروف عطا کئے گئے لیکن خداوند عالم نے ان تمام حروف کو آنحضرتؐ کے وجود میں جمع کردیا تھا خدا کے اسم اعظم تہتر (۷۳) حروف ہیں اس نے ان میں سے بہتر (۷۲) حروف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کردیئے ان سے صرف ایک ہی حرف کو پوشیدہ رکھا. [۷۶]

منابع وحواشی

مقدمہ

۱۔سورۃ الْاَحزاب:۲۱/۳۳۔
۲۔الــمحــاسن: جلد۱۷، باب۱۰،من وصــایــا النّبی، ح۴۸؛الــکــافی:۶۶/۸، ح۳۳؛ الفقیہ:۱۸۸/۴، ح۵۴۳۲؛ مجموعۃ ورّام :۹۱/۲؛دعائم الاسلام:۳۴۷/۲، ح۱۲۹۶۔
۳۔التــفــسیــر المنسوب اِلی الامام العسکری علیہ السلام:ص۱۷؛ آداب قرائۃ الْقرآن :ح۳؛ بحار الانوار:۲۱۴/۹۲۔
۴۔مکارم الاخلاق:ص۳۹۔

باب۱

۱۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱۵۵/۱؛قریب منہ فی فیض القدیر:۷۶/۵۔۷۹؛راجع : وسائل الوصول الی شمائل الرسول:۳۷۔۴۷۔
۲۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱۵۷/۱۔
۳۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱۵۷/۱،وقریب منہ فی فیض القدیر:۸۰/۵۔
۴۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱۵۸/۱۔
۵۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱۵۸/۱۔
۶۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱۵۸/۱۔

۷۔الفقیہ:۱/۱۲۲؛ مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۱۵۸.
۸۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۱۵۸؛ بحار الانوار:۱۶/۱۹۱.
۹۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۱۵۸.
۱۰۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۱۵۸.
۱۱۔ فی الفقیہ :۱/۱۲۹ وکان شعر رسول اللّٰہ وفرة لم یبلغ الفرق؛مناقب آل ابی طالب علیہ السلام: ۱/۱۵۸؛الجمّة:الشعر المتدلی البالغ المنکبین.(مجمع البحرین:۶/۳۰).
۱۲۔بحار الانوار:۱۶/۱۷۲؛نقلا عن قصص الانبیاء :۲۸۷ ؛ مکارم الاخلاق:۲۴.
۱۳۔بصائر الدرجات:۴۲۰،ح۸.
۱۴۔الخرائج و الجرائح :۱/۳۲،ح۲۹؛ بحار الانوار: ۱۶/۱۷۴؛کمال الدین و تمام النعمة:۱/۱۶۵؛ وفی کتاب عبد الملک:۹۹.
۱۵۔ مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۱۲۴؛روی اکثر ھذہ المعانی فی الخرائج ایضاً،راجع:۲۲۱.
۱۶۔الکافی:۲/۶۱۵؛ رواہ الطبرسیؒ بعینہ فی الاحتجاج :۲۰۴.
۱۷۔ معانی الاخبار :۸۳؛عیون الاخبار الرضا علیہ السلام: ۱/۲۴۶؛السیرة النبویة :لابن کثیر: ۲/۶۰۱؛ فیض القدیر:۵/۷۶؛احیاء علوم الدین:۲/۳۸۱؛ دلا ئل النبوة:۱/۲۱۱.
۱۸۔مکارم الاخلاق:ص۲۴؛ عوارف المعارف:۲۲۴.
۱۹۔مکارم الاخلاق:ص۱۹؛مجمع البیان: ۵/۶۹،سورة التوبة.
۲۰۔احیاء علوم الدین:۲/۳۶۷.
۲۱۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۱۲۵؛مکارم الاخلاق:۲۴.
۲۲۔المحاسن:۱۹۲،ح۸.
۲۳۔لم نجدہ فی التھذیب بل وجدناہ فی امالی الشیخ الطوسیؒ :۲/۲۰۹؛الفقہ المنسوب[الی] للامام الرضا علیہ السلام: ۳۵۳؛مشکاة الانوار:ص ۲۴۳؛ عوارف المعارف:ص ۲۱۱.
۲۴۔مکارم الاخلاق:۱۹.
۲۵۔مکارم الاخلاق:۱۸؛نھج البلاغة:۵۲۰،فی غریب کلامہ الحدیث ۹ ولیس فیہ"ولقی القومُ القومَ"؛کشف الغمة:۱/۹.

۲۶۔مکارم الاخلاق:۱۷.
۲۷۔الکافی:۸۸/۲.
۲۸۔معانی الاخبار:۲۶۰؛عدۃ الداعی:لابن فهدؒ:۹۴.
۲۹۔الاصول الستة عشر:۳۷؛مکارم الاخلاق: ۲۴؛الکافی: ۸/ ۱۳۱؛جامع الاخبار:۲۹۵؛امالی الشیخ الطوسیؒ:۱۴۴/۲؛بحار الانوار:۲۸۳/۱۶و۳۱۸/۷۰.
۳۰۔الکافی:۱۲۲/۲و۱۳۱/۸؛امالی الصدوقؒ:۳۶۵؛بحار الانوار:۳۳۴/۱۸.
۳۱۔نهج البلاغه:۲۲۷الخطبة۱۶۰؛مکارم الاخلاق۹؛بحار الانوار:۲۸۵/۱۶.
۳۲۔کافی: ۱۲۹/۲.
۳۳۔الاحتجاج:۲۲۳،فی احتجاج الامام علیؑ مع الیهود.
۳۴۔المستدرک:۲۴۷/۱۱؛ارشاد القلوب:۹۱ولم نجده فی المناقب.
۳۵۔ارشاد القلوب:۱۰۵؛عدۃ الداعی:۱۳۸.
۳۶۔رَوح الجِنان ورُوح الجنان(تفسیر ابی الفتوح الرّازیؒ) ۱ :۳۷۵،سورة البقرة،ذیل الآیة۱۴۸.
۳۷۔الکافی: ۴۳۸/۲؛عدۃ الداعی:۲۵۰.
۳۸۔الکافی: ۵۰۴/۲؛عدۃ الداعی :۲۵۰.
۳۹۔مکارم الاخلاق:۱۸ ؛بحار الانوار:۱۹۴/۱۶،ب۸،ح۳۳.
۴۰۔امالی:شیخ طوسیؒ: ۹۲/۲.
۴۱۔الکافی:۲۶۳/۷.
۴۲۔مکارم الاخلاق:ص۱۹.
۴۳۔الکافی: ۲۴۰/۲؛تحف العقول:۴۸.
۴۴۔احیاء علوم الدین:۳۷۸/۲.
۴۵۔احیاء علوم الدین: ۳۶۰/۲،و روي اکثر هذه المعانی فی المنا قب: ۱۴۵/۱؛المحجة البیضاء: ۱۲۳/۴.
۴۶۔احیاء علوم الدین: ۳۶۹/۲.
۴۷۔احیاء علوم الدین: ۳۶۹/۲،و للمؤلّف بیان لهذا الحدیث فراجع:المیزان: ۳۱۱/۶،سورة المائدة آیة:۱۱۶۔۱۲۰.
۴۸۔الکافی:۸۵/۲.

باب۲

۱۔الکافی :۲/۱۰۲.

۲۔علل الشرائع:۵۰۶.

۳۔ارشاد القلوب:۱۱۵.

۴۔مکارم الاخلاق:۳۴.

۵۔نقله عنه فی المستدرک:۸/۳۶۴.

۶۔الفقیه: ۱/۳۲۰،ح۹۴۷؛علل الشرایع:۳۶۶.

۷۔الکافی: ۲/۶۴۸و۵/۵۳۵؛المستدرک:۸/۳۷۳.

۸۔الکافی: ۲/۶۶۱؛مکارم الاخلاق: ۲۶؛المستدرک: ۸/۴۰۰؛فیض القدیر: ۵/۸۵،۱۴۵،۲۳۳.

۹۔مکارم الاخلاق:۲۳.

۱۰۔الکافی: ۲/۶۷۱؛المستدرک:۸/۴۳۷؛مکارم الاخلاق: ۱۷و۲۳.

۱۱۔الکافی: ۴/۱۵.

۱۲۔تفسیر العیاشیؒ: ۱/۲۰۴،ح۱۶۴،سورة آل عمران.

۱۳۔مکارم الاخلاق:۲۱.

۱۴۔الکافی: ۲/۶۶۳؛مکارم الاخلاق:۲۱.

۱۵۔المستدرک:۸/۴۰۸؛مناقب آل ابی طالب علیه السلام: ۱/۱۴۷؛عوارف المعارف: ۱۳۳؛کشف الغمة: ۱/۹.

۱۶۔الکافی:۲/۶۶۳؛مناقب آل ابی طالب علیه السلام: ۱/۱۴۹؛بحار الانوار: ۱۶/۲۵۹.

۱۷۔الکافی: ۲/۶۶۱؛مکارم الاخلاق:۲۶؛المستدرک: ۸/۴۰۶.

۱۸۔مکارم الاخلاق:۲۵.

۱۹۔مکارم الاخلاق:۲۲.

۲۰۔المستدرک:۹/۷؛احیاء علوم الدین:۲/۳۶۵.

۲۱۔مکارم الاخلاق:۱۷.

۲۲۔مکارم الاخلاق:۱۹.

۲۳۔مکارم الاخلاق :۱۶؛رواه ابن ابی فراسؒ فی مجموعته :۳۶؛ السهروردی فی عوارف المعارف:۲۲۴و فیهما:عشر سنین ؛وفیض القدیر:۵/۱۵۲.

۲۴۔احیاء علوم الدین:۳۶۵/۲۔
۲۵۔احیاء علوم الدین:۳۸۱/۲۔
۲۶۔احیاء علوم الدین:۳۶۶/۲۔
۲۷۔احیاء علوم الدین:۳۶۶/۲۔
۲۸۔احیاء علوم الدین:۳۷۹/۲؛صحیح مسلم:۱۸۰۳/۴۔
۲۹۔الکافی:۵۵/۴؛تفسیر العیاشیؒ :۲۸۹/۲،ح۵۹؛تحف العقول :۳۵۱؛احتجاجہ مع سفیان الثوری۔
۳۰۔الکافی:۱۴۳/۵؛ کمال الدین وتمام النعمۃ:۱۶۵/۱؛ فیض القدیر:۱۹۵/۵؛الخصال: ۶۲/ح۸۸؛امالی الطوسیؒ :۲۳۱/۱؛تفسیر العیاشیؒ :۹۳/۲،ح۷۵؛ بشارۃ المصطفیٰ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):۱۶۵؛ دعائم الاسلام:۲۴۶/۱و۲۵۸و۲۵۹،رواہ حسین بن عثمان بن شریک فی کتابہ؛راجع المستدرک:۱۲۲/۷۔
۳۱۔الکافی:۳۱۴/۵،و۱۴۷/۸؛الاقبال:۲۸۳۔
۳۲۔الاقبال:۲۸۱۔
۳۳۔الکافی:۶۶۲/۲؛مکارم الاخلاق:۲۶؛المستدرک:۲۰۳/۸۔
۳۴۔غوالی اللئالی:۱۴۱/۱؛المستدرک:۱۵۹/۹۔
۳۵۔الکافی:۵۱۸/۵؛الفقیہ:۲۶۸/۳؛مکارم الاخلاق:۲۳۰۔
۳۶۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱۲۴/۱۔
۳۷۔الکافی:۳۲/۱و۲۲۳/۸۔
۳۸۔المحاسن:۱۹۵؛ امالی الصدوقؒ:۳۴۱؛ تحف العقول:۳۷۔
۳۹۔امالی الطوسیؒ:۱۳۵/۲۔
۴۰۔الکافی:۱۱۷/۲؛مشکاۃ الانوار:۱۷۷۔
۴۱۔تحف العقول:۴۸؛الخصال:۸۲؛معانی الاخبار:۱۸۴۔
۴۲۔المحجۃ البیضاء:۱۲۰/۴۔
۴۳۔مجموعۃ وَرّامؒ:۸۹۔
۴۴۔تحف العقول:۳۸۔
۴۵۔امالی الصدوقؒ:۲۳۸۔
۴۶۔الکافی:۸؛ تحف العقول:۳۱۵۔

کے لئے کوئی کام انجام نہیں دے گا اور خدا کے علاوہ کسی دوسرے سے امید بھی نہ رکھے گا اس کے علاوہ کسی سے نہ ڈرے گا اور نہ کسی سے کوئی امید رکھے گا توکل کے معنی یہی ہیں.

۵۰۔صبر کی تفسیر

آنحضرتؐ نے پوچھا: جبرئیل! صبر کے کیا معنی ہیں؟

عرض کیا: انسان سختی میں صبر کرے جیسے خوشی پر صبر کرتا ہے، فقر و فاقہ میں صبر کرے جس طرح مالداری میں صبر کرتا ہے، مصیبت و بلا میں ویسے ہی صبر کرے جیسے سلامتی و عافیت میں کرتا ہے.

۵۱۔قناعت کی تفسیر

آنحضرتؐ نے پوچھا: قناعت کی کیا تفسیر و تشریح ہے؟

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: انسان کو دنیا کی جو چیز تھوڑی ہی سہی مل چکی ہے اس پر قناعت کرے اور کم پر شکر بجالائے.

۵۲۔رضا کی تفسیر

آنحضرتؐ نے پوچھا: رضا کی تفسیر کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: جو انسان اپنے آقا و مالک سے راضی رہتا ہے اس پر غصہ نہیں ہوتا ہے چاہے اسے دنیا کی نعمت ملے یا نہ ملے وہ اپنے کم عمل و کم عبادت پر اکتفا نہیں کرتا ہے.

۴۷_ارشاد القلوب:۱۳۳،روی هذا المعنی فی تحف العقول:۹.
۴۸_المحجة البیضاء:۱۱۹/۴؛فیض القدیر:۱۱۰/۲_۱۲۰.
۴۹_امالی الصدوقؒ:۲۲۳.
۵۰_کشف الریبة:۱۱۹؛الاربعون حدیثاً للسید ابن زهرة الحلبیؒ:۸۲.
۵۱_مکارم الاخلاق:۲۱.
۵۲_مناقب آل ابی طالبؑ:۱۴۴/۱؛ مجمع البیان:۳۶۰/۸،سورة الاحزاب.
۵۳_کشف الغمة:۱۰/۱.
۵۴_دعائم الاسلام:۱۰۶/۲.
۵۵_مجموعة وَرّام:۲۹.
۵۶_مناقب آل ابی طالبؑ:۱۴۷/۱.
۵۷_احیاء علوم الدین:۳۷۸/۲.
۵۸_مکارم الاخلاق:۱۷.
۵۹_مصباح الشریعة:۱۴۰؛الکافی:۲۷۶/۶؛الجعفریات:۱۹۳.
۶۰_مصباح الشریعة:۱۵۵.
۶۱_مکارم الاخلاق:۱۶.
۶۲_مجموعة وَرّام:۲۶.
۶۳_مجموعة ورّام:۳۴.
۶۴_مجموعة ورّام:۲۷۸.
۶۵_الکافی:۱۰۴/۲؛مشکاة الانوار:۱۷۱؛المستدرک:۳۵۵/۸.
۶۶_تفسیر العیاشیؒ:۲۵۱/۱؛سورة النسآء.
۶۷_مجموعة ورّام:۱۰؛الکافی:۶۳۶/۲.
۶۸_مکارم الاخلاق:ص۲۴،فی حدیث آخر:انه کان ثلاثة ایام.
۶۹_المحاسن:۳۸۷.
۷۰_الکافی:۵۰/۴.
۷۱_الکافی:۲۸۳/۶.
۷۲_امالی الصدوقؒ:۴۳۷.
۷۳_الکافی:۲۸۶/۶.

۷۴۔احیاء علوم الدین:۱۸/۲.
۷۵۔الکافی:۲۸۰/۶.
۷۶۔مجموعة ورّامؒ:۳۸۳؛الکافی:۱۵۰/۸.
۷۷۔الفقیه:۲۹۹/۳؛دعائم الاسلام:۱۰۷/۲و۳۲۵؛المستدرک:۲۳۷/۱۶.
۷۸۔الکافی:۱۴۱/۵.
۷۹۔المحاسن:۶۰۱.
۸۰۔الاحتجاج:۲۶/۱.
۸۱۔تفسیر الامام العسکری علیه السلام:۵۳۰.
۸۲۔امالی الصدوقؒ:۳۳۹.
۸۳۔بحار الانوار:۳۲۷/۹۳.
۸۴۔مکارم الاخلاق:۲۲.
۸۵۔مکارم الاخلاق:۲۲.
۸۶۔مکارم الاخلاق:۲۰.
۸۷۔مجمع البیان:۳۴۵/۶،سورة الحجر.
۸۸۔مجمع البیان:۳۴۷/۶،سورة الحجر.
۸۹۔مجمع البیان:۳۳۳/۱،سورة القلم.
۹۰۔بحار الانوار:۴۱/۱۶.
۹۱۔مجمع البیان:۵۵۴/۱۰،سورة النصر.
۹۲۔بحار الانوار:۱۷۰/۷۷؛ تحف العقول:۳۶.
۹۳۔مناقب آل ابی طالب علیه السلام:۱۴۷/۱.
۹۴۔نقله النوریؒ فی المستدرک:۲۰۳/۷؛ فیض القدیر:۱۰۳/۲.
۹۵۔نقله النوریؒ فی المستدرک:۱۳۶/۷.
۹۶۔مکارم الاخلاق:۳۵۰،الطیرة:التشاؤم.(مجمع البحرین:۳۸۳/۳).
۹۷۔الجعفریات:۱۶۹.
۹۸۔مکارم الاخلاق:۲۰.
۹۹۔تفسیر القمیؒ:۳۵۵/۲،سورة المجادلة.
۱۰۰۔معانی الاخبار:۸۱.

۱۰۱_نقله النوریؒ فی المستدرک:۳۷۱/۸.
۱۰۲_الجعفریات:۱۸۹.
۱۰۳_مخطوط،لا یوجد لدینا.
۱۰۴_الکافی:۲۷/۵.
۱۰۵_الاحتجاج:۳۶۴.
۱۰۶_مکارم الاخلاق:۱۷.
۱۰۷_نقله النوریؒ فی المستدرک :۲۲۳/۷.
۱۰۸_فقه الامام الرضاؑ:۳۶۵.
۱۰۹_الجعفریات:۲۱۷.
۱۱۰_امالی الصدوقؒ:۶۰؛المحاسن:۱۰؛التهذیب:۱۹۵/۴.
۱۱۱_تحف العقول:۳۷۵.
۱۱۲_الجعفریات:۱۸۵.
۱۱۳_تفسیر العیاشیؒ:۳۷۹،سورة الانعام.
۱۱۴_المحاسن:۵۲۸.
۱۱۵_قرب الاسناد:۶۶.
۱۱۶_عوارف المعارف:۲۳۹.
۱۱۷_الجعفریات:۵۷.
۱۱۸_عوارف المعارف:۲۳۹.
۱۱۹_عوارف المعارف:۱۲۶.
۱۲۰_الکافی:۲۹/۵.
۱۲۱_قرب الاسناد:۱۴۸.
۱۲۲_الکافی:۲۹/۵.
۱۲۳_تهذیب الاحکام:۱۳۸/۶؛المحاسن:۳۵۵؛دعائم الاسلام:۳۶۹/۱.
۱۲۴_الجعفریات:۲۱۷.
۱۲۵_دعائم الاسلام:۳۷۲/۱.
۱۲۶_مجمع البیان:۶۸/۷؛سورة الانبیآء.
۱۲۷_نهج البلاغه:۳۶۸.

۱۲۸۔مناقب آل ابی طالب ؑ:۳۶۴/۴.
۱۲۹۔الجعفریات:۸۰.
۱۳۰۔تحف العقول:۴۵۷.
۱۳۱۔دعائم الاسلام:۲/۲۱۴.
۱۳۲۔جامع الاخبار:۳۹۰؛المستدرک:۱۳/۱۱.[ح۱۴۵۸۱/۴]
۱۳۳۔دعائم الاسلام:۲/۴۸۹؛المستدرک:۳۹۵/۱۳.
۱۳۴۔مجمع البحرین:۴۳۹/۵.
۱۳۵۔تفسیر العیاشیؒ:۱/۳۲۸،سورۃ المآئدۃ.
۱۳۶۔لم نعثر علیه،و وجدناہ فی الاختصاص:۹۔۱۳.
۱۳۷۔الاصول الستة عشر:۶۲.
۱۳۸۔الاصول الستة عشر:۷۵.
۱۳۹۔عوارف المعارف:۴۷.

باب۳

۱۔مکارم الاخلاق:۳۲.
۲۔الجعفریات:۱۵۶.
۳۔مکارم الاخلاق:۷۰.
۴۔الکافی:۶/۴۸۷؛ تحف العقول:۱۰۰؛ مکارم الاخلاق:۶۷؛الخصال.
۵۔الفقیه:۱/۱۳۰؛مکارم الاخلاق:۶۷.
۶۔الفقیه:۱/۱۲۸.
۷۔الکافی:۶/۴۹۰.
۸۔الفقیه: ۱/۱۲۲؛مکارم الاخلاق:۸۴.
۹۔الفقیه:۱/۱۲۲؛مکارم الاخلاق: ۸۰؛والکتم:نبات یخلط مع الوسمة للخضاب الاسود.(ترتیب العین:۷۰۰)
۱۰۔مکارم الاخلاق:۳۵.
۱۱۔الکافی:۶/۵۰۷.
۱۲۔روضة الواعظین:۳۰۸؛الکافی:۶/۵۰۶؛الفقیه:۱/۱۱۹.

۱۳_الفقیه:۱/۱۲۰؛الخصال:حدیث الاربعمائة؛مکارم الاخلاق:۶۰.
۱۴_الکافی:۶/۴۹۳؛مکارم الاخلاق:۴۶_۴۷.
۱۵_الکافی:۶/۴۹۵.
۱۶_مکارم الاخلاق:۳۴،اِلاثمِد:حجر یُکتحل به.(مجمع البحرین:۳/۲۰).
۱۷_طب الائمة(علیهم السلام):۸۳.
۱۸_بحار الانوار:۷۶/۹۵.
۱۹_الفقیه:۱/۱۳۱؛مکارم الاخلاق:۶۳؛تحف العقول:۴۴۲.
۲۰_الکافی:۶/۵۱۵؛مکارم الاخلاق:۴۲.
۲۱_مکارم الاخلاق:۳۴.
۲۲_مکارم الاخلاق:۳۴.
۲۳_لم نعثر علیه فی ذخیرة المعاد،و روی هذا المعنی الکلینیؒ فی الکافی:۶/۵۱۵.
۲۴_الکافی:۶/۵۱۲؛مکارم الاخلاق:۴۳.
۲۵_الکافی:۶/۵۱۰؛مکارم الاخلاق:۴۲.
۲۶_الکافی:۶/۵۱۱.
۲۷_تحف العقول:۴۴۲.
۲۸_الفقیه:۱/۵۲؛مکارم الاخلاق:۴۹؛الجعفریات:۱۶؛دعائم الاسلام:۱/۱۱۹؛لب اللباب:۲/۵۳۱.
۲۹_دعائم الاسلام:۲/۱۶۶.
۳۰_قرب الاسناد:۷۰.
۳۱_مکارم لااخلاق:۳۳.
۳۲_الکافی:۶/۴۸۶.
۳۳_مکارم الاخلاق:۷۱.
۳۴_الکافی:۶/۴۸۵.
۳۵_مکارم الاخلاق:۷۰.
۳۶_التعریف:۴.
۳۷_الاصول الستة عشر:۵۶.
۳۸_الکافی:۶/۴۸۶.

۳۹۔الکافی:۲۸۱/۶۔
۴۰۔مکارم الاخلاق:۸۴۔
۴۱۔الخصال:۳۴۰۔
۴۲۔الکافی:۵۰۸/۶۔
۴۳۔علل الشرائع:۲۹۲۔
۴۴۔الکافی:۵۱۱/۶؛المستدرک:۴۸/۶۔
۴۵۔مکارم الاخلاق:۴۳۔
۴۶۔المنجد:۷۵۵؛انظر مادة ''المردقوش''و ''المرزنجوش''۔
۴۷۔مکارم الاخلاق:۴۵۔
۴۸۔بحار الانوار: ۳۵۸/۸۹؛المستدرک:۴۶/۶۔
۴۹۔المتخب:۶۴۔
۵۰۔الخصال:۷۱۔
۵۱۔فقه الرضا علیہ السلام:۱۲۸۔
۵۲۔المستدرک:۴۵/۶۔
۵۳۔المستدرک:۴۸/۶۔
۵۴۔المستدرک:۷۱/۶۔
۵۵۔التهذیب:۴/۳۔

باب۴

۱۔الفقیه:۲۶۶/۲؛مکارم الاخلاق:۲۴۰؛عوارف المعارف:۱۲۶۔
۲۔الامان:۵۴؛مصباح الزائر:۲۸؛دعائم الاسلام: ۱۱۸/۱و۱۶۵/۲۔
۳۔مکارم الاخلاق:۲۲۔
۴۔مکارم الاخلاق:۲۴۔
۵۔الکافی:۲۴۸/۴و۱۴۷/۸۔
۶۔بحار الانوار:۱۳۵/۱۳،نقلا عن معانی الاخبار:۳۸۶، و فیهما''سفرا''۔
۷۔الفقیه:۲۷۳/۲؛الکافی:۲۸۷/۴؛مکارم الاخلاق:۲۶۱

۸ـعوارف المعارف:۱۲۶.

۹ـالفقیه:۲۷۶/۲؛مکارم الاخلاق:۲۴۹؛ عوارف المعارف:۱۲۵؛ المحاسن:۳۵۴.

۱۰ـالمحاسن:۳۵۴؛المستدرک:۲۰۸/۸؛مکارم الاخلاق:۲۴۹.

۱۱ـالجعفریات:۷۵؛ الفقیه:۲۹۹/۲؛ المستدرک:۲۳۲/۸.

ضمیمهٔ سفر

۱۲ـالمحاسن:۳۴۷؛ الفقیه:۲۶۶/۲؛ المحجة البیضاء:۶۵/۴.

۱۳ـمجموعة ورّام:۶۶.

۱۴ـمجمع البیان:۱۳۰/۷،سورة النور؛ الاختصاص:۱۱۸.

۱۵ـمجموعة ورّام:۲۸.

۱۶ـالمحاسن:۳۵۹؛ الجعفریات:۱۷۰؛دعائم الاسلام:۳۴۶/۱.

۱۷ـالفقیه:۲۷۸/۲.

۱۸ـمکارم الاخلاق:۳۵؛الجعفریات:۱۸۵؛دعائم الاسلام:
۱۱۸/۱؛المستدرک:۲۱۷/۸.

۱۹ـمکارم الاخلاق:۲۴۶.

۲۰ـمعانی الاخبار:۲۷۸.

۲۱ـالاختصاص:۱۲۰.

۲۲ـالمحاسن:۳۵۴؛الفقیه:۲۷۶/۲؛مکارم الاخلاق:۲۴۹.

۲۳ـالجعفریات:۱۸۴؛الفقیه:۵۰۹/۱.

۲۴ـمکارم الاخلاق:۲۴۴.

۲۵ـعوارف المعارف:۱۲۷.

۲۶ـعوارف المعارف:۱۲۷.

۲۷ـالفقیه:۲۷۰/۲؛ المحجة البیضاء:۷۴/۴.

۲۸ـعوارف المعارف:۱۳۳.

۲۹ـالمحجة البیضاء:۶۷/۴.

۳۰ـالمحجة البیضاء:۶۸/۴.

۳۱ـعوارف المعارف:۱۲۶.

۳۲۔عوارف المعارف:۱۲۷۔
۳۳۔عوارف المعارف:۱۲۹۔
۳۴۔المحجة البیضاء:۷۵/۴۔
۳۵۔عوارف المعارف:۱۳۰۔
۳۶۔المحجه البیضاء:۷۶/۴۔

باب۵

۱۔احیاء علوم الدین:۳۷۷_۳۷۴/۲۔
۲۔لم نعثر علیه۔
۳۔غوالی اللئالی:باب الصلاة:۲۱۴/۲۔
۴۔الجعفریات:۱۸۴؛دعائم الاسلام:۱۵۹/۲؛مکارم الاخلاق:۱۲۰۔
۵۔مکارم الاخلاق:۳۵۔
۶۔المستدرک:۲۱۳/۳؛دعائم الاسلام:۱۷۶/۱۔
۷۔کنز الفوائد:۲۸۵۔
۸۔الکافی:۴۴۶/۶؛دعائم الاسلام:۱۵۵/۲؛تحف العقول:۱۰۳؛مکارم الاخلاق:۱۰۳۔
۹۔الخصال:۶۱۳؛تحف العقول:۱۰۳؛مکارم الاخلاق:۱۰۳؛الکافی:۴۴۵/۶؛دعائم الاسلام:۱۵۵/۲۔
۱۰۔نقله صاحب المستدرک:۲۴۸/۳،عن کتاب التعریف للصفوانی؛ تحف العقول:۱۰۳۔
۱۱۔مناقب آل ابی طالب علیه السلام:۱۷۰/۱۔
۱۲۔الجعفریات:۱۸۵؛دعائم الاسلام:۱۶۴/۲؛ الکافی:۴۷۵/۶؛ المستدرک:۳۰۹/۳۔
۱۳۔الفقیه:۵۰۹/۱۔
۱۴۔الجعفریات:۱۸۴۔
۱۵۔کذا و الحدیث بعینه ورد فی الکافی:۴۶۸/۶۔
۱۶۔مکارم الاخلاق:۹۱؛ الکافی:۴۷۳/۶؛دعائم الاسلام:۱۶۵/۲۔
۱۷۔الخصال:۶۱؛امالی صدوقؒ:۳۷۰۔
۱۸۔الکافی:۴۷۴/۶؛علل الشرائع:۱۵۸؛الجعفریات:۱۸۵؛عیون اخبار

الرضاؑ:۲/۵۵.
۱۹۔مکارم الاخلاق:۱۰۱.

ضمیمہ لباس

۲۰۔مکارم الاخلاق:۱۱۵.
۲۱۔مکارم الاخلاق:۱۲۰؛دعائم الاسلام:۲/۱۵۹.
۲۲۔الخصال:۱۴۸.
۲۳۔الکافی:۶/۴۴۹؛ الفقیه:۱/۲۵۱؛علل الشرائع:۳۴۷.
۲۴۔مکارم الاخلاق:۱۲۳.
۲۵۔مکارم الاخلاق:۱۲۴.
۲۶۔مکارم الاخلاق:۱۲۵.
۲۷۔مکارم الاخلاق:۱۰۴.
۲۸۔دعائم الاسلام:۲/۱٦۰.
۲۹۔الفقیه:۴/۱۷۸.
۳۰۔مناقب آل ابی طالبؑ:۱/۱۷۱.
۳۱۔الکافی:٦/۴۴۸.
۳۲۔الکافی:٦/۴۴۸.

باب٦

۱۔رواه النوریؒ فی المستدرک:۳/۴٦٦؛عدة الداعی:۱۱۹.
۲۔نقله النوریؒ فی المستدرک:۳/۳٦۳.
۳۔الکافی :٦/۵۳۲؛عدة الداعی:۴۵؛مکارم الاخلاق:۱۲۸.
۴۔رواه المجلسیؒ فی البحار:۱٦/۸۰.
۵۔الکافی:۵/۲۸؛تهذیب الاحکام:٦/۱۷۴.

ضمیمہ

٦۔مکارم الاخلاق:۱۳۰.

۷۔الخصال:۲۹۸.
۸۔عیون اخبار الرضاؑ:۲۷۷.
۹۔مکارم الاخلاق:۱۳۱.
۱۰۔الکافی:۵۴۸/۶.
۱۱۔الکافی:۵۳۴/۶.
۱۲۔الکافی:۴۱۳/۳؛ تهذیب الاحکام:۴/۳.
۱۳۔دعائم الاسلام:۱۴۸/۱؛ بحار الانوار:۳۸۰/۸۳.
۱۴۔تهذیب الاحکام:۴۶۱/۱.

باب۷

۱۔مکارم الاخلاق:۳۸؛امالی الصدوقؒ:۳۷۷؛بحار الانوار:۲۱۷/۱۶؛الجعفریات:۱۸۴.
۲۔مکارم الاخلاق:۳۸؛احیاء علوم الدین:۳۷۶/۲.
۳۔مکارم الاخلاق:۳۹؛محاسبة النفس:۳۶.

ضمیمہ

۴۔الخصال:۲۶۳.
۵۔الورس:نبات اصفر یخرج آخر الشتاء،اذا اصاب الثوب لوّنه.(ترتیب العین : ۸۴۸)
۶۔مجموعة ورّامؒ:۲۶۶.
۷۔الخصال:۱۲۱؛ تهذیب الاحکام:۱۲۱/۲.
۸۔الکافی:۵۳۹/۲.
۹۔الکافی:۵۳۶/۲.
۱۰۔مکارم الاخلاق:۳۸.
۱۱۔مکارم الاخلاق:۲۹۲.
۱۲۔فلاح السائل:۲۸۰.
۱۳۔تهذیب الاحکام:۱۲۰/۲؛دعوات الراوندیؒ:۲۷۲.

۵۳۔ زہد کی تفسیر

آنحضرتؐ نے پوچھا: زہد کی تفسیر کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: زاہد وہ ہے جو اپنے خالق کے دستورات کو دوست رکھتا ہے اور اس کے دشمن کو دشمن رکھتا ہے، دنیا کی حلال چیزوں میں احتیاط کرتا ہے اس سے دوری کرتا ہے وہ دنیا کی حرام چیزوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا ہے کیونکہ حلال چیزوں کا حساب اور حرام چیزوں پر عذاب ہوگا وہ تمام مسلمانوں پر مہربان ہوتا ہے جس طرح اپنے اوپر مہربان ہوتا ہے، فضول باتوں سے اس طرح پرہیز کرتا ہے جیسے آگ سے کہ کہیں اس کے شعلے اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں، طولانی آرزوئیں نہیں کرتا وہ اپنی موت کو ہمیشہ نظروں کے سامنے مجسم دیکھتا ہے۔

۵۴۔ اخلاص کی تفسیر

آنحضرتؐ نے پوچھا: اخلاص کی تفسیر کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: مخلص وہ انسان ہے جو لوگوں سے کوئی سوال نہیں کرتا یہاں تک کہ اسے پا جاتا ہے جب اس چیز کو حاصل کر لیتا ہے تو اس پر راضی ہو جاتا ہے اور اگر اس کے پاس کوئی چیز بچتی ہے تو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے پس اگر اس نے مخلوق سے کوئی سوال نہ کیا تو یقیناً خدا کی عبدیت و بندگی کا اقرار کیا اور جب دنیا کی کوئی چیز پا جاتا ہے تو اس پر راضی ہو جاتا ہے پس وہ خدا سے راضی ہوتا ہے خدا بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے اور جب خدا اسے عطا فرماتا ہے تو وہ اس اعتماد کے مطابق ہوتا ہے جو وہ اپنے رب پر رکھتا ہے۔

باب ۸

۱۔الخصال:۶۱۴؛تحف العقول:۱۰۵؛دعائم الاسلام:۱۸۹/۲؛جامع الاخبار:۲۷۱.
۲۔الکافی:۳۲۰/۵.
۳۔المحکم و المتشابه:۷۳.
۴۔دعائم الاسلام:۱۹۱/۲؛جامع الاخبار:۲۷۱.
۵۔الکافی:۳۲۰/۵؛تهذیب الاحکام:۴۰۳/۷؛مکارم الاخلاق:۱۹۷.
۶۔الکافی:۳۲۱/۵.
۷۔الفقیه:۳۸۸/۳؛تهذیب الاحکام:۴۰۲/۷؛مکارم الاخلاق:۱۹۹؛ المستدرک:۱۸۰/۱۴.
۸۔ تفسیر العیاشیؒ:۳۷۱/۱،سورة الانعام؛تهذیب الاحکام:۴۱۸/۷؛تفسیر البرهان: ۵۴۴/۱،سورة الانعام؛ تحف العقول:۴۴۵.
۹۔الفقیه:۴۸۹/۳.
۱۰۔الخصال:۶۱۹؛تحف العقول:۱۰۹.

ضمیمہ

۱۱۔الفقیه:۴۴۳/۳.
۱۲۔الکافی:۵۳۶/۵؛المحاسن:۱۱۵/۱.
۱۳۔الفقیه:۴۴۴/۳؛مکارم الاخلاق:۲۳۹.
۱۴۔دعائم الاسلام:۲۰۱/۲.
۱۵۔الفقیه:۴۶۳/۳؛المستدرک:۴۵۱/۱۴؛بحار الانوار:۳۰۵/۱۰۳.
۱۶۔المحاسن:۴۱۸/۲.
۱۷۔مجمع البیان:۱۲۱/۳،سورة النسآء.
۱۸۔امالی الطوسیؒ:۸۹/۲.
۱۹۔مجمع البیان:۳۱۳/۱۰،سورة التحریم.
۲۰۔الجعفریات:۸۷.
۲۱۔مجمع البیان:۱۲۱/۳،سورة النسآء.
۲۲۔الفقیه:۹۹/۱.

۲۳۔الکافی:۳۷۶/۵.
۲۴۔معانی الاخبار:۲۱۴.
۲۵۔تهذیب الاحکام:۳۵۶/۷.
۲۶۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱۶۱/۱.
۲۷۔مکارم الاخلاق:۲۰۳.
۲۸۔الکافی:۳۲۶/۵.
۲۹۔عدّة الداعی:۷۷.
۳۰۔عدّة الداعی:۷۹؛بحار الانوار:۹۹/۱۰۴.
۳۱۔رواه النوریؒ فی المستدرک:۱۹۷/۱۴؛دلائل الامامة:۲۵.
۳۲۔الفقیه:۴۰۱/۳.
۳۳۔الخصال:۶۳۷.
۳۴۔مکارم الاخلاق:۲۲۹؛تحف العقول:۱۲۴.
۳۵۔مکارم الاخلاق:۲۲۸؛بحار الانوار:۱۲۲/۱۰۴.
۳۶۔مکارم الاخلاق:۲۲۹؛الدعوات:۲۸۳؛المستدرک:۱۴۹/۱۵؛تهذیب الاحکام:۴۴۵/۷.
۳۷۔الکافی:۳۵/۶
۳۸۔الکافی:۳۶/۶؛مکارم الاخلاق:۲۳۰.
۳۹۔کمال الدین و تمام النعمة:۴۳۳/۲.
۴۰۔مکارم الاخلاق:۲۳۰.
۴۱۔الکافی:۲۰/۶؛ تهذیب الاحکام:۴۳۸/۷.
۴۲۔الکافی:۱۶۲/۲؛الجعفریات:۱۸۹؛المستدرک:۱۳۱/۱۵؛بحار الانوار:۱۳۱/۱۰۴.
۴۳۔الکافی:۴۰۹/۳؛ تهذیب الاحکام:۳۸۰/۲.
۴۴۔الفقیه:۲۸۰/۱.
۴۵۔مجموعة ورّام:۱۷۴/۱؛مسکن الفؤاد:۵۰؛المستدرک:۳۹۵/۶،و الآیة:۱۳۲من سورة طٰهٰ.
۴۶۔المقنع:۱۰۰؛الفقیه:۳۸۸/۳؛تهذیب الاحکام:۴۰۲/۷؛المستدرک:۱۸۰/۱۴.
۴۷۔بحارالانوار:۱۲/۱۶.

۴۸۔نوادر الراوندیؒ:۱۵؛بحار الانوار:۲۲۸/۱۰۳.

باب ۹

۱۔الکافی:۱۲۹/۸و۱۶۳.

۲۔امالی الصدوقؒ:۲۶۳؛مکارم الاخلاق:۲۸.

۳۔الاحتجاج:۲۲۵.

۴۔نهج البلاغه :(صبحی الصالح):۲۲۷.

۵۔الدعوات:۱۳۸؛المستدرک:۲۲۵/۱۶.

۶۔الکافی:۲۷۲/۶؛تهذیب الاحکام:۹۳/۹؛الفقیه:۳۵۴/۳؛المحاسن:۴۵۶و ۴۵۷؛الزهد لابن سعید الاهوازی:۵۹.

۷۔الکافی:۲۷۰/۶؛مکارم الاخلاق:۲۷؛دعائم الاسلام:۱۱۹/۲؛فیض القدیر:۱۸۱/۵.

۸۔الکافی:۲۷۱/۶؛المحاسن:۴۵۷.

۹۔الکافی:۲۷۱/۶.

۱۰۔احیاء علوم الدین:۳۶۹/۲؛مکارم الاخلاق:۲۷.

۱۱۔رواه النوریؒ فی المستدرک:۲۲۸/۱۶.

۱۲۔مکارم الاخلاق:۱۶؛امالی الطوسیؒ:۷/۲.

۱۳۔المحاسن:۴۴۱؛الکافی:۲۹۷/۶؛فیض القدیر:۱۹۶/۵.

۱۴۔الکافی:۲۷۱/۶؛فیض القدیر:۱۲۸/۵.

۱۵۔المحاسن:۴۴۳.

۱۶۔مکارم الاخلاق:۱۷۱؛المحاسن:۵۴۱؛عیون الاخبار الرضا علیه السلام:۴۳/۲.

۱۷۔ مکارم الاخلاق:۲۶،و الضفف: کثرة الایدی علی الطعام. (ترتیب العین:۴۷۴).
قال العلامة الطباطبائیؒ فی هذا المورد،اقول:ثم ذکر الطبرسیؒ اصنافاً من الطعام کان یاکلها، کالخبز واللحم علی اقسامه،والبطیخ الخربز والسکر والعنب والرمان والتمر واللبن والهریسة والسمن والخلّ والهندباء والباذروج والکرنب.وروی:انه کان یحب التمر.وروی:انّه کان یعجبه العسل. وروی :انّه کان یحب التمر.وروی :انه کان یعجبه العسل .وروی:انه کان احبّ الثمرات الیه الرمّان. (راجع : المیزان:۳۲۶/۶)

۱۸ـ الکافی:۲۸۵/۶؛المحاسن:۴۴۸.
۱۹ـ الجعفریات:۶۰؛مکارم الاخلاق:۲۷؛تهذیب الاحکام:۹۹/۶؛نوادر الراوندیؒ:۳۵
۲۰ـ الکافی:۲۸۸/۶؛المحاسن:۴۲۰،وفیهما عن ابی عبداللّٰه علیه السلام؛مکارم الاخلاق:۱۹۴؛تحف العقول:۱۱۰.
۲۱ـ الکافی:۳۴۵/۶.
۲۲ـ اقبال الاعمال:۱۱۶.
۲۳ـ صحیفة الامام الرضا علیه السلام:۶۹؛مکارم الاخلاق:۱۹۳؛المستدرک:۳۷۳/۱۶.
۲۴ـ صحیفة الامام الرضا علیه السلام:۶۹؛مکارم الاخلاق:۱۹۳؛المستدرک:۳۷۳/۱۶.
۲۵ـ الکافی:۳۷۶/۶؛المحاسن:۵۵۹؛مکارم الاخلاق:۱۵۲؛الفقیه:۳۵۷/۳.
۲۶ـ مکارم الاخلاق:۱۵۳؛الکافی:۳۷۷/۶؛المحاسن:۵۶۴.
۲۷ـ مکارم الاخلاق:۳۱.
۲۸ـ مکارم الاخلاق:۱۵۱.
۲۹ـ مکارم الاخلاق:۱۵۱.
۳۰ـ الجعفریات:۱۶۱؛دعائم الاسلام:۱۳۰/۲؛المستدرک:۱۲/۱۷.
۳۱ـ مکارم الاخلاق:۳۱.
۳۲ـ الجعفریات:۲۱۷.
۳۳ـ المحاسن:۵۸۰؛الکافی:۳۸۳/۶.
۳۴ـ عیون اخبار الرضا علیه السلام:۴۲/۲.
۳۵ـ احیاء علوم الدین:۳۷۱/۲؛مکارم الاخلاق:۳۰ـ۳۱.
۳۶ـ احیاء علوم الدین:۳۶۱/۲.
۳۷ـ مکارم الاخلاق:۲۹ـ۳۰.
۳۸ـ الدروس الشرعیة:۴۶/۳؛المحاسن:۵۵۸؛مکارم الاخلاق:۱۸۵؛الکافی:۳۷۳/۶.
۳۹ـ احیاء علوم الدین:۳۷۱/۲؛مکارم الاخلاق:۳۰.
۴۰ـ نقله النوریؒ فی المستدرک:۳۵۰/۱۶،عن الهدایة.
۴۱ـ الکافی:۳۳۲/۶؛مکارم الاخلاق:۱۶۵.
۴۲ـ الکافی:۳۴۶/۶.

۴۳ـفی المصدر:عن عمرو بن سعید بن هلال.

۴۴ـامالی الطوسیؒ:۲/۲۹۴؛الکافی:۲/۱۳۷؛ امالی المفیدؒ:۱۹۵.

۴۵ـفی المصدر:عن عمر بن ابان الکلبی.

۴۶ـالکافی:۶/۳۵۲؛المحاسن:۵۴۱.

۴۷ـالخِوان الذی یو کل علیه.(مجمع البحرین:۶/۲۴۵).

۴۸ـمکارم الاخلاق:۲۸ـ۳۰.

قال العلامة الطباطبائیؒ فی المیزان اقول :قوله "الابهام والتی تلیها والوسطی" من جمیل ادب الراوی حیث لم یقل:الابهام و السبابة...الخ، صوناً له صلی الله علیه و آله وسلّم عن اطلاق السبابة علی اصبعه الشریفة لمافی اللفظ من الابهام.

ثم قال العلامةؒ:والذی رواه من اکله صلی الله علیه و آله وسلّم الفالوذج یخالف ما فی المحاسن مسنداً علیٰ یعقوب بن شعیب عن ابی عبد اللّٰه علیه السلام قال:بینا امیر المومنین علیه السلام فی الرحبة فی نفر من اصحابه اذ اهدی الیه خوان فالوذج فقال لاصحابه:مدّوا ایدیکم ، فمدّوا ایدیهم و مدّ یده ثم قبضهاوقال : انی ذکرت انّ رسول اللّٰه(صلی الله علیه وآله وسلم) لم یاکله فکرهت اکله . (راجع المیزان : ۶/۳۲۶)

۴۹ـالمحاسن:۴۱۰؛مناقب آل ابی طالب علیه السلام:۲/۹۹؛کشف الغمة:۱/۱۶۳.

فی الدعائم: کان رسول اللّٰه(صلی الله علیه و آله وسلم) یعجبه الفالوذج و کان اذا اراده قال اتخذوه لنا و اقلوا.ثم قال القاضی النعمانی:واظنه کان یتقی الاکثار منه لئلایضره.(دعائم الاسلام:۲/۱۱۱)

۵۰ـلم نجده فی الکافی و رواه فی مکارم الاخلاق:۱۵۷.

۵۱ـالکافی:۶/۳۸۶.

۵۲ـمکارم الاخلاق:۳۱.

۵۳ـمکارم الاخلاق:۳۱.

۵۴ـمکارم الاخلاق:۳۱.

۵۵ـمهج الدعوات:۳۵۵ـ۳۵۶.

۵۶ـعیون اخبار الرضا علیه السلام:۲/۶۳.

۵۷ـالکافی:۴/۴۹۵.

ضمیمہ

۵۸۔طب النبی: (ﷺ) المقدمة،ص۳.

۵۹۔مجموعة ورّام:۳۹.

۶۰۔مجموعة ورّام:۳۹.

۶۱۔مکارم الاخلاق:۱۴۹.

۶۲۔مجموعة ورّام:۸۲.

۶۳۔امالی الطوسیؒ:۲/۲۰۳.

۶۴۔عیون اخبار الرضاؑ:۲/۶۴.

۶۵۔مجموعة ورّام:۳۹.

۶۶۔مجموعة ورّام:۱۴۱.

۶۷۔مجموعة ورّام:۳۹.

۶۸۔مجموعة ورّام:۳۹.

۶۹۔مکارم الاخلاق:۳۲.

۷۰۔بحار الانوار:۴۲/۲۷۶.

۷۱۔مناقب آل ابی طالبؑ:۲/۹۹.

۷۲۔مکارم الاخلاق:۳۱.

۷۳۔بحار الانوار: ۷۷:۲۶۸؛بشارة المصطفیٰ(ﷺ):۲۵.

۷۴۔الکافی:۱۲.

۷۵۔المحاسن:۴۴۳.

۷۶۔المحاسن:۴۵۹.

۷۷۔الخصال:۴۸۵؛الفقیه:۳/۳۵۹؛مکارم الاخلاق:۱۴۱؛اقبال الاعمال:۱۱۳.

۷۸۔المستدرک:۱۶/۲۶۹.

۷۹۔الکافی:۶/۲۹۹؛المستدرک:۱۶/۲۸۷.

۸۰۔مکارم الاخلاق:۳۱۔۳۲.

۸۱۔احیاء علوم الدین:۲/۶.

۸۲۔لم نجده فی الارشاد و وجدناه فی الوسائل:۱۷/۲۰۴.

۸۳۔الکافی:۶/۳۸۴؛ احیاء علوم الدین:۲/۶؛قرب الاسناد:۱۲.

۸۴۔اقبال الاعمال:۱۱۶.
۸۵۔مکارم الاخلاق:۱۹۰؛عوارف المعارف:۳۱۴.
۸۶۔الکافی:۳۲۸/۶؛ المحاسن:۴۸۳.
۸۷۔عیون اخبار الرضاؑ:۴۱/۲.
۸۸۔الکافی:۲۷۸/۶.
۸۹۔الکافی:۲۷۴/۶؛المحاسن:۴۱۱.
۹۰۔بحار الانوار:۳۸۷/۱۶.
۹۱۔المحاسن:۴۴۹.
۹۲۔الکافی:۳۱۵/۶.
۹۳۔المحاسن:۴۷۰،ولم نجده فی العلل.
۹۴۔عوارف المعارف:۳۱۳.
۹۵۔عوارف المعارف:۳۱۴؛احیاء علوم الدین:۵/۲۔۶.
۹۶۔عوارف المعارف:۳۱۴.
۹۷۔المحاسن:۴۰۹،والآیة:۲۰من سورة الاحُقاف.
۹۸۔مجمع البیان:۳۵۲/۴،سورة الانعام.
۹۹۔دعایم الاسلام:۱۱۹/۲.
۱۰۰۔دعائم الاسلام:۱۲۸/۲.

باب۱۰

۱۔الفوائد الملیة فی شرح النفلیة:۱۷؛عوارف المعارف:۲۶۱؛دعائم الاسلام:۱۰۴/۱.
۲۔الجعفریات:۳۰؛دعائم الاسلام:۱۰۴/۱؛المستدرک:۲۴۸/۱.
۳۔امالی الطوسیؒ:۱۴۷/۲؛مجموعة ورّامؒ:۳۰۷؛مکارم الاخلاق:۴۶۵.
۴۔المقنعة:۳۹ ؛ تهذیب الاحکام:۲۴/۱.
۵۔الجعفریات:۱۲؛المستدرک:۲۶۰/۱.
۶۔الکافی:۴۷۴/۶؛عیون الاخبار الرضاؑ:۵۵/۲.
۷۔الخصال:۱۹۲.
۸۔تهذیب الاحکام:۳۳/۱؛علل الشرائع:۲۷۸؛الفقیه :۲۲/۱.

۹۔الجعفریات:۱۴.

ضمیمہ

۱۰۔الهدایة:۱۵.

۱۱۔الکافی:۳/۶۹.

۱۲۔علل الشرائع:۲۷۶،ولم نعثر علیه فی المحاسن.

۱۳۔تهذیب الاحکام:۱/۵۰.

۱۴۔الاستبصار:۱/۵۵.

۱۵۔تهذیب الاحکام:۱/۴۶.

۱۶۔دعائم الاسلام:۱/۱۰۶.

۱۷۔دعائم الاسلام:۱/۱۰۴؛المستدرک:۱/۲۴۹؛عوارف المعارف:۲۶۱.

۱۸۔دعائم الاسلام:۱/۱۰۴.

باب۱۱

۱۔مکارم الاخلاق:۳۵۷.

۲۔التمحیص:۳۴؛بحار الانوار:۱۶/۲۷۵.

۳۔الکافی:۳/۱۶۸؛تهذیب الاحکام:۱/۴۵۳.

۴۔الکافی:۳/۱۶۸؛تهذیب الاحکام:۱/۴۵۳.

۵۔قرب الاسناد:۴۲،و رواه الشیخؒ فی التهذیب بسند آخر:۱/۴۵۶ (وفیه:الحسین علیه السلام)

۶۔الدعوات:۲۵۶.

۷۔الجعفریات:۲۰۲.

۸۔الکافی:۳/۲۰۰.

۹۔الکافی:۳/۲۰۰.

۱۰۔مسکّن الفؤاد:۱۰۸.

۱۱۔الدعوات(مستدرکات الدعوات):۲۸۷.

۱۲۔مکارم الاخلاق:۱۵.

ضمیمہ

۱۳۔المناقب:۱/۱۴۶.

۱۴۔امالی الطوسیؒ:۲/۲۵۲.

۱۵۔مکارم الاخلاق:۳۹۲.

۱۶۔طبّ الائمة(علیهم السلام):۸۳.

۱۷۔مکارم الاخلاق:۴۰۱.

۱۸۔مجموعة ورّام:۲۵۵

۱۹۔مسکن الفؤاد:۵۶.

۲۰۔الکافی:۳/۲۲۶.

۲۱۔الکافی:۳/۲۲۵و۲۲۶؛الفقیه:۱/۱۸۷؛کمال الدین و تمام النعمة:۱/۷۳.

۲۲۔الکافی:۳/۱۵۱.

۲۳۔تهذیب الاحکام:۱/۲۹۰؛علل الشرائع:۳۰۲؛فقه الامام الرضا علیه السلام: ۱۶۸؛الفقیه:۱/۱۴۹.

۲۴۔الکافی:۳/۱۴۴.

۲۵۔تهذیب الاحکام:۱/۲۹۲.

۲۶۔تهذیب الاحکام:۱/۳۲۶.

۲۷۔المقنع:۱۸؛الفقیه:۱/۱۴۴.

۲۸۔الغیبة:۲۳؛المستدرک:۲/۲۳۱؛تحف العقول:۴۱۲.

۲۹۔الجعفریات:۲۱۰.

۳۰۔دعائم الاسلام:۱/۲۳۵؛تهذیب الاحکام:۳/۱۹۰.

۳۱۔غوالی اللئالی:۲/۲۲۰؛المستدرک:۲/۳۰۰.

۳۲۔الکافی:۳/۱۹۴؛تهذیب الاحکام:۱/۳۲۵.

۳۳۔الجعفریات:۲۰۳.

۳۴۔الکافی:۳/۱۹۲.

۳۵۔علل الشرائع:۳۰۵؛تهذیب الاحکام:۱/۳۱۳.

۳۶۔الکافی:۳/۱۹۸.

۳۷۔قرب الاسناد:۷۲؛الجعفریات:۲۰۳.

۳۸۔تہذیب الاحکام:۱/۳۲۰.

۳۹۔الفقه المنسوب [الٰی] للامام الرضاؑ:۱۷۵؛المستدرک:۲/۳۳۵.

۴۰۔الکافی:۳/۲۱۷.

۴۱۔المحاسن:۴۱۹؛الفقیه:۱/۱۸۲؛فقه الامام الرضاؑ :۱۷۲؛امالی الطوسیؒ:۲/۲۷۲.

۴۲۔الکافی:۳/۲۱۷.

۴۳۔الفقیه:۱/۱۸۲.

باب۱۲

۱۔قرب الاسناد:۵۲و۵۳.

۲۔الکافی:۶/۵۲۴.

۳۔راجع:ص۱۵۱،ب۳،ح۳۴.

۴۔الکافی:۸/۳۸۲.

۵۔الکافی:۸/۲۹۱.

ضمیمہ

۶۔معانی الاخبار:۲۴۷۔۲۴۸.

۷۔مکارم الاخلاق:۷۴.

۸۔الخصال:۳۸۴.

۹۔بحار الانوار:۷۶/۸۸؛الاصول الستة عشر:۵۵.

۱۰۔بحار الانوار:۷۶/۸۸.

۱۱۔ثواب الاعمال:۳۷.

۱۲۔طبّ الائمة(علیهم السلام):۵۷.

۱۳۔الدعوات:۱۸۳.

۱۴۔الکافی:۶/۳۲۰.

۱۵۔الجعفریات:۱۶۲؛المستدرک:۱۳/۷۷.

۱۶۔طبّ الائمة(علیهم السلام):۵۰.

۵۵۔ یقین کی تفسیر

آنحضرتؐ نے پوچھا: یقین کی تفسیر کیا ہے؟

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: صاحب یقین انسان اس طرح خدا کے لئے کام کرتا ہے کہ گویا اسے دیکھ رہا ہوتا ہے اگر وہ خدا کو نہیں دیکھتا تو خدا یقیناً اسے دیکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ جو چیز اسے ملی ہے وہ غلطی سے نہیں ملی ہے اور جو چیز نہیں ملی ہے نہ ملنے ہی میں مصلحت تھی یہ تمام مذکورہ باتیں توکل کی شاخ اور زہد کے وسیلے و راستے ہیں. [۲۹]

۵۶۔ پیغمبر اکرمؐ کی آرزو

کتاب عاصم بن حمید حنّاط میں ابو بصیرؒ سے مروی ہے: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک فرشتہ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے: ''اگر آپ چاہیں تو میں مکہ کی ساری زمین کو آپ کے لئے سونے سے بھر دوں''۔

حضورؐ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر عرض کیا: ''خدایا! مجھے یہ پسند ہے کہ ایک دن سیر ہونے کے بعد تیرا شکر بجالاؤں اور دوسرے دن بھوکا رہ کر تیری بارگاہ میں سوال کروں''۔ [۳۰]

۵۷۔ عظیم انتخاب

کافی میں محمدؒ بن مسلمؒ سے مروی ہے: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک فرشتہ نے عرض کیا: خدا نے آپ کو دو چیزوں میں اختیار دیا ہے: چاہے آپ اس کے

باب۱۳

۱۔الکافی:۴۹۵/۶،وفی:۲۳/۳؛عن ابی اُسامة؛المحاسن:۵۶۰.
۲۔الخصال:۶۱۱/۲؛مکارم الاخلاق :۵۱؛الکافی:۴۹۵/۶؛الجعفریات:۱۵؛
المحاسن:۵۶۲؛تحف العقول:۱۰۱.
۳۔مکارم الاخلاق:۳۹.
۴۔الکافی:۴۴۵/۳؛مجمع البیان:۵۵۵/۲.
۵۔المقنع:۸.
۶۔مکارم الاخلاق:۳۵.
۷۔مکارم الاخلاق:۳۹.

ضمیمہ

۸۔المحاسن:۵۶۳.
۹۔الفقیه:۵۳/۱.
۱۰۔الفقیه:۴۸۱/۱.
۱۱۔الکافی:۲۳/۳.
۱۲۔نقله النوریؒ فی المستدرک:۳۶۹/۱،عن لبّ اللباب.
۱۳۔جامع الاخبار:۶۸.

باب۱۴

۱۔الفقیه:۳۹/۱؛دعائم الاسلام:۱۰۰/۱؛المستدرک:۲۹۴/۱.
۲۔فقه القرآن:۱۲/۱.
۳۔الجعفریات:۱۷؛المستدرک:۲۹۵/۱.
۴۔الکافی:۲۵/۳.
۵۔امالی الطوسیؒ:۳۹۷/۱.
۶۔تهذیب الاحکام:۱۳۶/۱؛الاستبصار:۱۲۱/۱؛الجعفریات:۱۶.
۷۔عیون الاخبار الرضاؑ:۲۸/۲؛صحیفة الامام الرضاؑ :۴۶.
۸۔تهذیب الاحکام:۷۹/۱؛الاختصاص:۳۶؛اصول الستة عشر:۱۵۷.

ضمیمہ

۹۔الخصال:۱/۳۳،وفیہ:"خلّتان"بدل"خصلتان"؛ تفسیر العیاشیؒ:۱۰۸/۲،سورة التوبة.

۱۰۔الجعفریات:۱۷.

۱۱۔المناقب:۱۴۶/۱.

۱۲۔الاختصاص:۱۶۰،وفیہ:"عن عبید اللہ. . . ."

۱۳۔مجمع البیان:۱۶۴/۳،سورة المآئدة.

۱۴۔امالی الطوسیؒ:۲۹/۱.

۱۵۔الجعفریات:۱۸.

باب۱۵

۱۔تهذیب الاحکام:۱۳۷/۱.

۲۔الجعفریات:۲۲.

۳۔تحف العقول:۱۰۱.

۴۔الهدایة:۲۲۔۲۳؛علل الشرائع:۲۸۵؛تهذیب الاحکام:۹/۳.

۵۔اقبال الاعمال:۲۷۹؛دعائم الاسلام:۱۸۷/۱.

۶۔لم نعثر علیہ:و وجدناه فی دعائم الاسلام:۲۸۶/۱.

۷۔الجعفریات:۱۸.

۸۔الجعفریات:۱۸.

۹۔مسند احمد:۷۸/۴؛دعائم الاسلام:۳۱۹/۱؛سنن ابن ماجة:۴۱۷/۱.

باب۱۶

۱۔الکافی:۴۴۳/۳.

۲۔الکافی:۴۴۳/۳؛تهذیب الاحکام:۴/۲؛الاستبصار:۲۱۸/۱.

۳۔تهذیب الاحکام:۵/۲.

۴۔علل الشرائع:۳۳۱.

۵۔الکافی:۴۴۶/۳.

۶۔الخصال:۲۹۸؛عیون اخبار الرضاؑ:۲۷۷/۱؛روی هذا المعنی ایضاً الکلینیؒ:

۵۵۰/۶.

۷ـ الفقیه:۲۱۷/۱.

۸ـ تهذیب الاحکام:۲۶۲/۲ـ۲۶۳.

۹ـ تهذیب الاحکام:۲۳۴/۲؛مجمع البیان:۵۵۵/۲.

۱۰ـ لم نعثر علیه.

۱۱ـ مصباح المتهجّد:۲۵۵.

۱۲ـ تهذیب الاحکام:۶۰/۳.

۱۳ـ تهذیب الاحکام:۶۰/۳.

۱۴ـ تهذیب الاحکام:۶۴/۳ـ۶۶.

۱۵ـ الکافی:۱۵۵/۴.

۱۶ـ اقبال الاعمال:۵۵۳.

۱۷ـ الکافی:۲۷۹/۳؛تهذیب الاحکام:۳۱/۲.

۱۸ـ تهذیب الاحکام:۳۲/۲.

۱۹ـ تهذیب الاحکام:۲۳۳/۳؛علل الشرائع:۳۲۱.

۲۰ـ الفقیه:۲۲۳/۱.

۲۱ـ منتهی المطلب :۲۰۰/۱،نقلاً عن کتاب مدینة العلم ؛ المستدرک:۲۱۲/۳؛بحار الانوار:۴۴/۸۳.

۲۲ـ الاصول الستة عشر:۱۵۴.

وفی هذا المعنی روایات اخری منها عن الدعائم عن جعفر بن محمد علهما السلام:انّه کان یامر بالابراد بصلاة الظهر فی شدّة الحر. وذلک ان تؤخّر بعد الزوال شیئاً.وعن الشهیدؒ فی رسالة الجمعة عن النبی (صلی الله علیه وآله و سلم):انّه کره الصلاة نصف النهار الا یوم الجمعة وانّه(صلی الله علیه وآله و سلم) اذا اشتدّ الحرّ ابرد بالصلاة بغیر الجمعة.(راجع المستدرک:۱۹/۶)

۲۳ـ احیاء علوم الدین:۳۶۵/۲.

۲۴ـ فلاح السائل:۱۶۱،نقلاً عن کتاب زهد النبی(صلی الله علیه وآله وسلم)؛ المستدرک:۹۳/۴؛بحار الانوار:۲۲۸/۸۴.

۲۵ـ فلاح السائل:۱۶۱؛المستدرک:۹۳/۴؛بحار الانوار:۲۲۸/۸۴.

۲۶۔بحار الانوار:۲۵۸/۸۴؛عدّة الداعی:۱۵۲؛المستدرک:۱۰۰/۴.
۲۷۔غوالی اللئالی:۱۷۵/۱؛المستدرک:۱۱۴/۴.
۲۸۔امالی الطوسیؒ:۲۹/۱؛امالی المفیدؒ:۲۶۷.
۲۹۔تهذیب الاحکام:۳۵۰/۱؛الاستبصار:۹۷/۱.
۳۰۔تهذیب الاحکام:۵۳/۲.
۳۱۔الکافی:۳۰۷/۳.
۳۲۔الفقیه:۳۰۵/۱.
۳۳۔دعائم الاسلام:۱۶۲/۱؛المستدرک:۱۴۴/۴.
۳۴۔رواه فی المستدرک:۱۸۵/۴؛تفسیر العیّاشیؒ:۲۹۵/۲،سورة الاسرآء.
۳۵۔تفسیر العیاشیؒ:۲۹۵/۲،سورة الاسرآء.
۳۶۔الجعفریات:۳۶؛المستدرک:۴۱۶/۵.
۳۷۔الجعفریات:۳۹؛المستدرک:۴۱۷/۵.
۳۸۔ذکری الشیعة:۱۹۱؛بحار الانوار:۵/۸۵.
۳۹۔الفقیه:۳۰۶/۱.
۴۰۔تهذیب الاحکام:۲۹۷/۲.
۴۱۔الخصال:۷/۴.
۴۲۔ذکری الشیعة:۱۹۲؛بحار الانوار:۱۸۹/۸۴.
۴۳۔تهذیب الاحکام:۹۵/۲.
۴۴۔تهذیب الاحکام:۱۲۴/۲.
۴۵۔مصباح المتهجّد:۱۳۲.
۴۶۔الخصال:۶۰/۴.
۴۷۔غوالی اللئالی:۴۲/۲؛و رواه فی المستدرک:۳۹۶/۴.
۴۸۔غوالی اللئالی:۲۱۹/۲،فیه عن الحسن علیه السلام؛المستدرک:۳۹۶/۴.
۴۹۔المستدرک:۳۹۵/۴.
۵۰۔معانی الاخبار:۲۸۰؛دعائم الاسلام:۱۶۲/۱.
۵۱۔علل الشرائع:۳۳۲/۲.
۵۲۔الغارات:۲۴۶/۱.

۵۳ـ الجعفریات:۲۴۶.
۵۴ـ المستدرک:۴/۴۲۵.
۵۵ـ الجعفریات:۴۱.
۵۶ـ المجازات النبویّة:۲۵۵، وفیه:"الحمرة" بدل"الخمرة"؛ المستدرک:۴/۱۰.
۵۷ـ الجعفریات:۱۷؛المستدرک:۱/۳۵۶.
۵۸ـ الفقیه:۱/۵۰۹؛الجعفریات:۱۸۴.
۵۹ـ الکافی:۳/۲۹۶؛تهذیب الاحکام:۲/۳۲۲؛المستدرک:۳/۳۳۵.
۶۰ـ الجعفریات:۴۵.
۶۱ـ الجعفریات:۴۰.
۶۲ـ الفقیه:۱/۵۳۵؛قرب الاسناد:۵۴؛الجعفریات:۴۵.
۶۳ـ الهدایة:۵۳.
۶۴ـ غوالی اللئالی:۲/۲۲۱؛المستدرک:۶/۱۴۹؛الجعفریات:۴۷.
۶۵ـ الهدایة:۳۷؛ تهذیب الاحکام:۳/۱۵۰؛ قرب الاسناد:۶۴؛بحار الانوار:۹۱/۳۲۱.
۶۶ـ مجموعة ورّام:۲۶۷.
۶۷ـ مجموعة ورّامؒ:۲۶۶؛ الاصول الستّة عشر:۲۶و۱۵۲.
۶۸ـ اسرار الصلاة (ضمن رسائل الشهیدؒ):۱۲۰.
۶۹ـ مجموعة ورّام:۳۲۳؛عدة الداعی:۱۳۹.
۷۰ـ علل الشرایع.:۳۵۰.
۷۱ـ مکارم الاخلاق:۳۴.
۷۲ـ امالی الطوسیؒ:۲/۱۴۱.
۷۳ـ مکارم الاخلاق:۴۶۱؛مجموعة ورّامؒ:۳۰۳.
۷۴ـ جامع الاخبار:۹۶.
۷۵ـ بحار الانوار:۸۴/۲۲۸؛ فلاح السائل:۱۶۱.
۷۶ـ بحار الانوار:۸۴/۲۵۶.
۷۷ـ الفقیه:۱/۴۸۴.
۷۸ـ الخصال:۳۳۳؛الهدایة:۳۸.
۷۹ـ الاحتجاج:۴۸۶.

۸۰_الخصال:۴۳۷.

۸۱_عیون اخبار الرضا علیه السلام:۲۱۷/۱.

۸۲_فلاح السائل:۱۳۵.

۸۳_امالی الطوسیؒ:۳۰۶/۲.

۸۴_مکارم الاخلاق:۹۵؛ قرب الاسناد:۱۰؛ علل الشرائع:۳۴۴.

۸۵_معانی الاخبار:۲۸۰.

۸۶_علل الشرائع:۳۴۴.

۸۷_الکافی:۲۹۶/۳؛ تهذیب الاحکام:۳۲۲/۲.

۸۸_الکافی:۴۴۸/۳.

۸۹_الفقیه:۵۰۸/۱.

۹۰_الهدایة:۵۳.

۹۱_الکافی:۴۶۱/۳.

۹۲_دعائم الاسلام:۱۸۵/۱؛الفقیه:۵۰۸/۱.

۹۳_الکافی:۴۶۰/۳.

۹۴_المقنعة:۲۰۲؛ تهذیب الاحکام:۱۳۰/۳.

۹۵_نهایة الاحکام:۶۶/۲.

۹۶_الکافی:۴۶۱/۳؛ تهذیب الاحکام:۱۳۸/۳.

۹۷_الفقیه:۵۰۹/۱.

۹۸_عیون اخبار الرضا علیه السلام:۱۴۹/۲.

۹۹_الفقیه:۵۱۰/۱.

۱۰۰_دعائم الاسلام:۱۸۶/۱.

۱۰۱_تهذیب الاحکام:۲۸۶/۳.

۱۰۲_المناقب:۱۳/۴.

۱۰۳_نوادر الراوندیؒ:۲۹؛ بحار الانوار:۳۱۵/۹۱؛الجعفریات:۴۹.

۱۰۴_علل الشرائع:۲۴۶.

۱۰۵_الکافی:۴۶۳/۳؛تهذیب الاحکام:۱۴۹/۳_۱۵۰؛الفقیه:۵۳۵/۱؛دعائم الاسلام:۲۰۳/۱.

١٠٦_الفقيه:١/٥٢٧.

١٠٧_الجعفريات:٢٤١؛ المستدرك:١٩١/٦.

١٠٨_نوادر الراوندیّ:٤١.

١٠٩_الجعفريات:٢١٧.

١١٠_تهذيب الاحكام:٢٤٤/٣.

١١١_المصدر نفسه.

١١٢_الجعفريات:٤٣.

١١٣_الجعفريات:٤٣.

١١٤_الجعفريات:٤٤.

١١٥_الجعفريات:٤٣.

١١٦_دعائم الاسلام:١٨٣/١.

١١٧_تهذيب الاحكام:٢٨١/٢.

١١٨_ذكرى الشيعة:١٥٣،س٢٨؛المستدرك:٣٣٦/٣.

١١٩_تهذيب الاحكام:٨١/٢.

١٢٠_تهذيب الاحكام:١٢٣/٢.

١٢١_الكافى:٣٢٩/٣.

١٢٢_تهذيب الاحكام:٣٦/٢.

١٢٣_الغارات:٢٤٦/١؛المستدرك:١١٦/٣؛بحار الانوار:٢٣/٨٣.

١٢٤_تهذيب الاحكام:٣١١/٢.

١٢٥_تهذيب الاحكام:٢٨٩/٢.

١٢٦_تهذيب الاحكام:١٢٤/٢.

١٢٧_الفقيه:٣٢٨/١.

١٢٨_تهذيب الاحكام:١٠٥/٢.

١٢٩_قرب الاسناد:٥٦.

١٣٠_دعائم الاسلام:١٦٨/١.

١٣١_دعائم الاسلام:٢٠٥/١

١٣٢_عوارف المعارف:٢٨٤.

۱۳۳۔الغارات:۲۴۶/۱.
۱۳۴۔بحار الانوار:۱۳۷/۸۵.
۱۳۵۔عوارف المعارف:۱۰۳.
۱۳۶۔المستدرک:۲۹۰/۳ذیل ح۷.
۱۳۷۔لم نجده فی المجمع.
۱۳۸۔رواه النوریؒ فی المستدرک:۵۳۹/۷،عن درر اللئالی.
۱۳۹۔علل الشرائع:۳۶۳.
۱۴۰۔فضائل الاشهر الثلاثة:۱۳۴۔۱۳۵.
۱۴۱۔عوارف المعارف:۳۳۵.

باب۱۷

۱۔الفقیه:۸۱/۲؛مکارم الاخلاق:۱۳۸؛ الکافی:۹۰/۴؛قرب الاسناد:۴۳؛تهذیب الاحکام:۳۰۲/۴.
۲۔الکافی:۹۰/۴.
۳۔الخصال:۶۱۲/۲.
۴۔الکافی:۹۱/۴.
۵۔معانی الاخبار:۳۳۴؛ امالی الصدوقؒ:۳۷.
۶۔نوادر احمد بن محمد بن عیسیٰ لا یوجد لدینا؛وسائل الشیعة:۳۶۷/۷.
۷۔الکافی:۹۲/۴؛ الفقیه :۹۳/۲؛تهذیب الاحکام:۳۰۷/۴؛الخصال:۶۰۶.
۸۔وسائل الشیعة:۳۸۷/۷،۳۹۰.
۹۔الکافی:۱۵۳/۴.
۱۰۔الکافی:۱۵۲/۴.
۱۱۔تهذیب الاحکام:۱۹۸/۴.
۱۲۔المقنعة:۳۱۶،قال العلامةؒ فی تفسیر المیزان،اقول:و هذا فی سنة الجاریة و کان من مختصاته (صلی الله علیه و آله و سلم) صوم الوصال و هو الصوم اکثر من یوم من غیر فصل بالافطار و قد نهی (صلی الله علیه و آله و سلم) الامة عن ذلک و قال:انکم لا تطیقون ذلک و انّ لی عند ربیّ مایطعمنی و

یسقینی.(راجع المیزان:۶/۳۳۷)

۱۳ـ مکارم الاخلاق:۲۹.

۱۴ـ الفقیه:۹۹/۲؛ امالی الصدوقؒ:۵۷.

۱۵ـ دعائم الاسلام:۲۸۲/۱.

۱۶ـ الجعفریات:۴۰؛ نوادر الراوندیؒ:۳۹؛ بحار الانوار:۱۲۲/۹۱.

۱۷ـ المقنع:۴۶؛ الفقیه:۵۰۸/۱.

ضمیمہ

۱۸ـ نقله النوریؒ فی المستدرک:۵۲۰/۷.

۱۹ـ اقبال الاعمال:۲۰.

۲۰ـ مجموعة ورّامؒ:۲۵۵.

۲۱ـ عیون اخبار الرضاؑ:۷۰/۲.

۲۲ـ الکافی:۱۵۳/۴.

۲۳ـ اقبال الاعمال:۱۱۴.

۲۴ـ مکارم الاخلاق:۲۷.

۲۵ـ الکافی:۱۵۵/۴.

۲۶ـ الفقیه:۱۵۶/۲؛ مجمع البیان:۵۱۸/۱۰،سورة القدر.

۲۷ـ تهذیب الاحکام:۱۵۵/۴.

۲۸ـ دعائم الاسلام:۲۶۷/۱.

۲۹ـ المقنع:۶۲.

۳۰ـ تهذیب الاحکام:۱۳۸/۳.

۳۱ـ دعائم الاسلام:۲۸۰/۱.

۳۲ـ تهذیب الاحکام:۸۳/۴.

۳۳ـ تهذیب الاحکام:۱۹۵/۴.

۳۴ـ امالی الصدوقؒ:۶۰.

۳۵ـ تحف العقول:۴۴۸.

۳۶ـ عوارف المعارف:۳۰۴.

باب۱۸

۱۔الفقیه:۱۸۹/۲؛ دعائم الاسلام:۲۸۶/۱؛ الکافی:۱۷۵/۴؛ المستدرک:۵۶۰/۷.

۲۔الفقیه:۱۸۴/۲.

۳۔الکافی:۱۷۵/۴.

۴۔الفقیه:۱۸۴/۲؛ تهذیب الاحکام:۲۸۷/۴.

باب۱۹

۱۔المحاسن:۱۷؛ الکافی:۸۹/۸؛ الفقیه:۱۸۹/۴؛مجموعة ورّام:۲۹۹/۲.

۲۔الکافی:۱۵/۴.

۳۔مهج الدعوات:۱۹۶.

۴۔مکارم الاخلاق:۲۴.

۵۔تحف العقول:۳۳.

۶۔کشف الغمه:۱۰/۱.

۷۔عدة الداعی:۱۰۱.

۸۔بحار الانوار:۳۲۷/۹۳.

۹۔علل الشرائع:۱۵۵.

۱۰۔کشف الغمة:۴۹۴/۱.

باب۲۰

۱۔لم نجده فی امالی الطوسیؒ،وفی بحار الانوار:۶۸/۸۱،۲۱۶/۹۲؛ المستدرک:۴۶۵/۱.

۲۔مجمع البیان:۳۷۸/۱۰،سورة المزمّل؛فیض القدیر:۲۳۸/۵.

۳۔روح الجنان: لابی الفتوح الرازیؒ:۳۰/۱۱،سورة الحدید؛ الدّر المنثور: ۱۷۰/۶،سورة الحدید؛ بحار الانوار:۳۱۲/۹۲.

۴۔لا یوجد لدینا، و وجدناه فی مجمع البیان:۳۲۵/۸؛ بحار الانوار:۳۱۶/۹۲،نقلاً عن الدر المنثور.

۵۔مجمع البیان : ۴۷۲/۱۰۔۴۷۳ ، سورة الاعلیٰ قال العلامة الاستاذ فی تفسیره المیزان:اخبار اُخر فی ما کان یقوله (صلی اللہ علیه وآله و سلم)عند تلاوة القرآن او عند تلاوة سورة او آیات مخصوصة من ارادها فعلیه بمظانها.

متواضع بندہ بن کر رسول بنے رہیں چاہے بادشاہ بن کر اس کے رسول بنے رہیں.

حضورؐ نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ وہ تواضع کریں گے اس کے بعد فرمایا:

''میں نے بندگی وتواضع کے ساتھ رسالت کوانتخاب کیا''

فرشتہ کے پاس زمین کی تمام کنجیاں تھیں یہ سن کر اس نے کہا: ''اگر آپ قبول بھی کرلیتے تو خدا کی بارگاہ میں جو آپ کا درجہ ومقام ہے اس میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوتی.'' [۳۱]

۵۸۔ دنیا میں آنحضرتؐ کا زہد

نہج البلاغہ میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنے طیب وطاہر نبیؐ کی تاسی کرو! پیغمبرؐ نے صرف ضرورت بھر دنیا کی چیزوں پر اکتفاء کی، اپنی نظروں کو اس کی طرف خیرہ نہ کیا، اپنے منھ کو اس سے پُر نہ کیا، اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی، شکم کے اعتبار سے سب سے لاغر اور دنیا میں سب سے زیادہ بھوکے تھے، دنیا کے سارے خزانے انھیں پیش کیے گئے لیکن قبول نہ فرمایا جب وہ جان لیتے کہ خدا کو کوئی چیز ناپسند ہے تو وہ بھی اسے ناپسند کرتے جو چیز خدا کی نظر میں حقیر ہوتی آپ کی نظر میں بھی حقیر ہوتی تھی.

جو چیزیں خدا اور رسولؐ کی نظر میں ناپسند تھیں اگر ہم انھیں پسند کرتے اور جو چیزیں ان کی نظر میں حقیر تھیں ہم ان کی تعظیم کرتے تو امر خدا کی نافرمانی اور بدبختی کے اعتبار سے ہمارے لئے یہی کافی تھا.

و لـه (صلـى الله عليه و آله و سلم)خطب و بيانات يرغب فيها يحث على التمسك بـالقـرآن و التدبر فيه و الاهتداء بهدايته و الاستنارة بنوره و كان(صلى الله عليه وآله و سلم) اولى الناس بما يندب اليه من الكمال و اسبق الناس و اسرعهم الى كـل خيـر و هـو القـائل فى الرواية المشهورة :شيبتنى سورة هود،وقد روى عن ابن مسعود قال:امرنى رسول اللّٰه(صلى الله عليه و آله و سلم) ان اتلو عليه شيئاً من القـرآن فقرأ عليه من سورة يونس حتىٰ اذا بلغت قوله تعالىٰ و ردوّا الى اللّٰه مـولاهـم الـحـق آلاية رأيـت و اذا الـدمـع تـدور فـى عينيـه الكريمتين.(الميزان:۳۳۸/۶)

۶ـمجمع البيان:۴۷۳/۱۰،سورة الاعلىٰ.

۷ـالدر المنثور:۲۹۶/۶،سورة القيامة،عنه فى بحار الانوار:۲۱۹/۹۲.

۸ـالدّر المنثور:۳۵۶/۶،سورة الشمس ؛بحار الانوار:۲۲۰/۹۲.

ضميمه

۹ـبحار الانوار:۵/۸۵.

۱۰ـتـفسيـر العيّاشىّ :۲۹۵/۲،سـورـة الاسـرآء؛بحار الانوار:۳۲۶/۹۲؛تـفسير فرات الكوفىّ:۸۵،عنه فى المستدرک:۱۸۵/۴.

۱۱ـالدعوات:۴۷،عنه فى المستدرک:۴۲۷/۴.

۱۲ـمجمع البيان:۳۷۸/۱۰،سورة المزّمّل.

۱۳ـالكافى:۶۳۴/۲.

۱۴ـالخصال:۳۵۸.

۱۵ـمجمع البيان:۵۱۲/۱۰،سورة التين.

۱۶ـالدّر المنثور:۲۹۶/۶،سورة القيامة،عنه فى بحار الانوار:۲۱۹/۹۲.

۱۷ـالتبيان:۲۰۳/۱۰،سورة القيامة.

۱۸ـمجمع البيان:۱۱۶/۵،سورة يونس عليه السلام.

۱۹ـمجمع البيان:۵۶۷/۱۰،سورة الاخلاص.

۲۰ـثواب الاعمال:۱۴۶.

۲۱ـالدّر المنثور:۲۸۹/۶،سورة القيامة؛الميزان:۱۱۶/۲۰،سورة الواقعة.

۲۲۔المصدر نفسه۔
۲۳۔المصدر نفسه۔
۲۴۔تفسیر القمّیؒ:۲/۳۹۳،سورة المدّثر؛بحار الانوار:۹/۲۴۵۔

باب۲۱

۱۔الدعوات:۴۷؛المستدرک:۴/۴۲۷۔
۲۔عدّة الداعی:۱۹۶۔
۳۔الجعفریات:۱۸۶۔
۴۔تفسیر روح الجنان:۱/۲۶؛نقله النوریؒ فی المستدرک:۵/۳۰۷۔
۵۔غوالی اللئالی:۱/۱۴۵؛المستدرک:۸/۱۳۷؛مجمع البیان:۹/۴۱،سورة الزخرف؛بحار الانوار:۷۶/۲۹۳۔
۶۔غوالی اللئالی:۱/۱۵۶؛المستدرک:۸/۲۴۵۔
۷۔مکارم الاخلاق:۳۶؛دعائم الاسلام:۲/۱۵۷؛کشف الغمّة:۱/۱۶۴۔
۸۔مکارم الاخلاق:۳۶۔
۹۔مکارم الاخلاق:۳۶۔
۱۰۔احیاء علوم الدین:۲/۳۶۷۔
۱۱۔امالی الطوسیؒ:۲/۲۰۹۔
۱۲۔دلائل الامامة:۷؛ بحار الانوار:۸۴/۲۳؛المستدرک:۳/۳۹۴۔
۱۳۔مکارم الاخلاق:۳۸؛المستدرک:۵/۴۶۔
۱۴۔مکارم الاخلاق:۳۸۔
۱۵۔مکارم الاخلاق:۳۸؛الکافی:۲/۵۳۶۔
۱۶۔الکافی:۶/۲۹۳۔
۱۷۔مکارم الاخلاق:۲۷۔
۱۸۔مکارم الاخلاق:۲۷و۱۴۳۔
۱۹۔الکافی:۶/۲۹۴؛المحاسن:۴۳۶۔
۲۰۔الکافی:۶/۳۳۶؛عیون اخبار الرضاؑ:۲/۳۸۔
۲۱۔اقبال الاعمال:۱۱۶،س۲۴۔

۲۲_امالی الصدوقؒ:۲۱۹.
۲۳_الفقیه:۱/۲۳و۲۵.
۲۴_کامل الزیارات:۳۲۲؛الفقیه:۱/۱۷۹.
۲۵_کامل الزیارات:۳۲۰؛بحار الانوار:۱۰۲/۲۹۶.
۲٦_الکافی:۲/۹۷،قریب منه فی امالی الطوسیؒ:۱/۴۹.
۲۷_مکارم الاخلاق:۱۹.
۲۸_دعائم الاسلام:۱/۱۴۵؛فیض القدیر:۵/۱۴۳.
۲۹_الجعفریات:۲۱۱،الآیة:۸ من سورة آل عمران.
۳۰_الفقیه:۱/۴۸۹؛تفسیر العیاشیؒ:۱/۱٦۵،سورة آل عمران بالمعنی.
۳۱_الفقیه:۱/۴۸۷؛بحار الانوار:۸۷/۲۰۵.
۳۲_الکافی:۴/۹۵؛تهذیب الاحکام:۴/۲۰۰؛الفقیه:۲/۱۰٦؛مکارم الاخلاق:۲۷؛
الجعفریات:٦۰؛فیض القدیر:۵/۱۰۷.
۳۳_نقله النوریؒ فی المستدرک:۵/۵۲.
۳۴_الکافی:۲/۵۴۸؛بحار الانوار:۸٦/۲.
۳۵_الجعفریات:۳۴؛المستدرک:۵/۱۰٦.
۳٦_امالی الطوسیؒ:۱/۱۵۸؛بحار الانوار:۸٦/۱۳۴.
۳۷_نقله المجلسیؒ فی بحار الانوار:۸٦/۱۳۰.
۳۸_اقبال الاعمال:۳۲۰؛بحار الانوار:۳۵/۲۸۹.
۳۹_لم نعثر علیه فی الاقبال لکن رواه السیدؒ فی فلاح السائل:۱۷۱؛المستدرک:۵/۹۴.
۴۰_بحارالانوار:۸٦/۲۱۷.
۴۱_الجعفریات:۴۰.
۴۲_کنز الفوائد:۱/۳۸۵؛بحار الانوار:۸٦/۱۸.
۴۳_اقبال الاعمال:۵۵۳.
۴۴_اقبال الاعمال:٦۹۹_۷۰۰.
۴۵_اقبال الاعمال:۷۰۲.
۴٦_امالی الطوسیؒ:۲/۱۰۹.
۴۷_اقبال الاعمال:۱۷؛الکافی:۴/۷۰؛الفقیه:۲/۱۰۰؛تهذیب الاحکام:۴/۱۹٦.

۴۸_الکافی:۵۰۳/۲.

۴۹_الکافی:۵۰۳/۲.

۵۰_امالی الطوسیؒ:۲۱۰/۲؛مجموعة ورّامؒ:۳۲۲؛بحار الانوار:۲۶۶/۸۶،نقلاً عن المکارم:۲۱۶/۹۳.

۵۱_الدعوات:۶۱؛المستدرک:۱۲۴/۵.

۵۲_طبّ الائمّة(علیهم السلام):۳۹، و فی المصدر عن احمد بن ابی زیاد؛بحار الانوار:۷/۹۵؛الجعفریات:۲۱۶.

۵۳_الدعوات:۲۰۸؛بحار الانوار:۳۱/۹۵.

۵۴_طبّ الائمّة(علیهم السلام):۳۸،و فی المصدر عن عمرو ذی قرّة و تغلبة الجمالی؛بحار الانوار:۲۰/۹۵؛قرب الاسناد:۴۶؛الکافی:۱۰۹/۸.

۵۵_بحار الانوار:۱۲۹/۹۵؛مکارم الاخلاق:۴۱۳.

۵۶_بحار الانوار:۱۴۴/۹۵؛التفسیر المنسوب الی الامام العسکری(علیه السلام):۱۷۸.

۵۷_امالی الطوسیؒ:۱۲۵/۲.

۵۸_قرب الاسناد:۴؛بحار الانوار:۳۴۱/۹۵.

۵۹_مهج الدعوات:۲۹۶.

۶۰_مناقب آل ابی طالب(علیه السلام):۱۴۷/۱.

ضمیمه

۶۱_مجمع البیان:۵۵۴/۲.

۶۲_الکافی:۴۶۸/۲.

۶۳_الدعوات:۲۲؛بحار الانوار:۳۳۹/۹۳.

۶۴_کشف الغمّة:۱۵۰/۲و۱۵۱.

۶۵_الکافی:۵۲۴/۲؛بحارالانوار:۲۸۹/۸۶.

۶۶_الخصال:۵۱۰/۲.

۶۷_مهج الدعوات:۱۰.

۶۸_کتاب المجتنیٰ لابن طاووسؒ:۲.

۶۹_بحار الانوار:۱۹۷/۹۵.

۷۰۔عیون اخبار الرضاؑ:۲/۷۰.
۷۱۔المستدرک:۷/۴۴۰؛اقبال الاعمال:۱۷.
۷۲۔اقبال الاعمال:۶۲۷۔۶۲۸؛بحار الانوار:۹۸/۳۷۶.
۷۳۔اقبال الاعمال:۶۲۸؛بحار الانوار:۹۸/۳۷۶.
۷۴۔المصدر نفسه.
۷۵۔امالی الشیخ المفیدؒ:۳۴۷.
۷۶۔مهج الدعوات:۷۰.
۷۷۔جامع الاخبار:۱۳۲.
۷۸۔المصدر نفسه.
۷۹۔المصدر نفسه.
۸۰۔الجعفریات:۲۱۶.
۸۱۔عوارف المعارف:۴۵۴.
۸۲۔الفقیه:۳/۵۵۸.
۸۳۔مهج الدعوات:۱۰۲.
۸۴۔الخصال:۳۲۹؛بحار الانوار:۷۲/۱۹۱.
۸۵۔اقبال الاعمال:۶۸۴.
۸۶۔اقبال الاعمال:۶۸۴۔۶۸۵.
۸۷۔الکشکول:۲/۲۰۹.
۸۸۔الاختصاص:۳۰.
۸۹۔منیة المرید:۱۰۷.
۹۰۔منیه المرید:۱۰۷.
۹۱۔الدّر المنثور:۲/۸،سورة آل عمران.
۹۲۔مجمع البیان:۶/۲۸۳،سورة الرعد؛بحار الانوار:۵۹/۳۵۶.
۹۳۔مجمع البیان:۶/۲۸۳،سورة الرعد؛ بحارالانوار:۵۹/۳۵۷.
۹۴۔مجمع البیان:۱۰/۴۶۵،سورة البروج.
۹۵۔مهج الدعوات:۱۷۲؛بحار الانوار:۹۴/۲۶۸.
۹۶۔فلاح السائل:۱۷۱۔۱۷۲.

۹۷۔فلاح السائل:۱۳۸۔۱۴۰.
۹۸۔الفقیہ:۱/۳۳۵؛بحار الانوار:۸۶/۱۸۶.
۹۹۔المستدرک:۷/۲۴۶؛بحار الانوار:۹۸/۷۴؛اقبال الاعمال:۶۲.
۱۰۰۔تفسیر القمیؒ:۲/۱۱؛بحار الانوار:۸۶/۲۴۸و۱۸/۳۲۹.
۱۰۱۔محاسبة النفس:۳۰.
۱۰۲۔بحار الانوار:۹۵/۱۶۴.
۱۰۳۔مہج الدعوات:۹۰.
۱۰۴۔الارشاد للدیلمیؒ:۸۲.
۱۰۵۔الکافی:۲/۵۸۱.
۱۰۶۔بحار الانوار:۹۵/۲۱۸.
۱۰۷۔اقبال الاعمال:۶۸۷.
۱۰۸۔بحار الانوار:۷۶/۱۴۳.
۱۰۹۔امالی الطوسیؒ:۱/۱۲۸، الناشئ:السحاب.

ضمیمہ

۱۔الکافی:۴/۴۲۸.
۲۔الفقیہ:۲/۴۱۱؛الخصال:۴۴۹.
۳۔الکافی:۴/۴۰۴.
۴۔الکافی:۴/۴۰۸.
۵۔تہذیب الاحکام:۵/۱۰۵؛الاستبصار:۲/۲۱۶.
۶۔دعائم الاسلام:۱/۳۱۲.
۷۔المحاسن:۴/۵۷.
۸۔الفقیہ:۲/۲۰۸؛ تہذیب الاحکام:۵/۳۷۲.
۹۔الکافی:۴/۲۵۰.
۱۰۔الجعفریات:۶۴.
۱۱۔تہذیب الاحکام:۵/۲۰۵؛ فیض القدیر:۵/۲۲۷.
۱۲۔دعائم الاسلام:۱/۳۲۶.

۱۳۔الکافی:۵۰۲/۴؛ الفقیہ:۵۰۷/۲.
۱۴۔المقنع:۷۰.
۱۵۔المقنع:۴۶.

متفرقہ ضمیمے

۱۔الکافی:۲۵۴/۵.
۲۔قرب الاسناد:۴۴.
۳۔الاحتجاج:۲۱۱/۱.
۴۔بحار الانوار:۳۴۱/۱۶.
۵۔بحار الانوار:۳۲۱/۹۸.
۶۔عنه المجلسیؒ فی البحار:۲۳۴/۹۶،لم نظفر علیه فی المصدر.
۷۔ دعائم الاسلام:۱۷۹/۲.
۸۔تحف العقول:۴۴۶.
۹۔المستدرک:۴۵۸/۸؛ مشکاة الانوار:۱۷۳.
۱۰۔من لایحضره الفقیه:۵۴۷/۱.
۱۱۔دعائم الاسلام:۲۰۰/۱.
۱۲۔دعائم الاسلام:۲۰۲/۱.
۱۳۔بحار الانوار:۶۰/۱۰۰؛الغارات:۴۷/۱.

ضمیمہ شمائل

۱۔بحار الانوار:۲۴/۱۵.
۲۔بحار الانوار:۲۴/۱۵.
۳۔بصائر الدرجات:۱۴.
۴۔تفسیر فرات الکوفیؒ:۱۱۰؛بحار الانوار:۳۷۵/۱۶.
۵۔الکافی:۴۴۴/۱.
۶۔الاحتجاج:۲۲۳.
۷۔بحار الانوار:۳۲۶/۱۵.

۸۔کمال الدین:۱۹۶.
۹۔کمال الدین:۱۹۷.
۱۰۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۱۲۶.
۱۱۔بحار الانوار:۱۵/۲۹۳.
۱۲۔مجمع البیان:۲/۴۸۱،سورۃ آل عمران.
۱۳۔بحار الانوار:۱۵/۳۴.
۱۴۔الاحتجاج:۲۱۹و۲۲۳.
۱۵۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۳۷.
۱۶۔بحار الانوار:۱۵/۳۴۱.
۱۷۔حرآء :جبلٌ بمکۃ.(مجمع البحرین:۱/۹۹).
۱۸۔نہج البلاغہ:۳۰۰،۳۰۱.
۱۹۔بحار الانوار:۱۵/۳۶۱.
۲۰۔علل الشرائع:۵۵.
۲۱۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۲۱۸.
۲۲۔المحجۃ البیضآء:۴/۱۵۷.
۲۳۔الخصال:۵۹۹.
۲۴۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۱۲۴.
۲۵۔المحجۃ البیضآء:۴/۱۵۶.
۲۶۔الکافی:۸/۲۴۹.
۲۷۔بحار الانوار:۱۶/۱۸۰.
۲۸۔عیون اخبار الرضا علیہ السلام:۲/۶۲.
۲۹۔المحجۃ البیضآء:۴/۱۵۵.
۳۰۔امالی الطوسیؒ:۱/۳۵۱.
۳۱۔بحار الانوار:۱۶/۱۸۶.
۳۲۔بحار الانوار:۱۶/۱۹۱.
۳۳۔المحجۃ البیضآء:۴/۱۵۶.
۳۴۔کشف الغمہ:۱/۳۴۸.

۳۵ـ الاحتجاج:۲۱۸/۱.
۳۶ـ الکافی:۴۴۶/۱.
۳۷ـ بحار الانوار:۲۷/۱۶.
۳۸ـ مکارم الاخلاق:۱۸.
۳۹ـ الکافی:۴۴۲/۱.
۴۰ـ مکارم الاخلاق:۳۴.
۴۱ـ بحار الانوار:۱۹۲/۱۶.
۴۲ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۴/۱.
۴۳ـ مکارم الاخلاق:۴۴.
۴۴ـ مجموعة ورّام:۲۳.
۴۵ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۴/۱.
۴۶ـ بحار الانوار:۲۸/۱۶.
۴۷ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۶/۱.
۴۸ـ مجمع البیان:۴۸۱/۲، سورة آل عمران ؛مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۵/۱.
۴۹ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۴/۱.
۵۰ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۶/۱.
۵۱ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۶/۱.
۵۲ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۴/۱.
۵۳ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۴/۱.
۵۴ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۵/۱.
۵۵ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۵/۱.
۵۶ـ بحار الانوار:۲۰۱/۱۶.
۵۷ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۱۲۵/۱.
۵۸ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۴۳/۱.
۵۹ـ کمال الدین و تمام النعمة:۸۵؛بحار الانوار:۲۵۶/۱۸.
۶۰ـ بحار الانوار:۲۶۸/۱۸.
۶۱ـ مناقب آل ابی طالب عليه السلام:۴۳/۱.

۶۲۔مناقب آل ابی طالب علیہ السلام:۱/۴۴.
۶۳۔ارشاد القلوب:۳۳.
۶۴۔الکافی:۱/۲۷۲.
۶۵۔بصائر الدرجات:۴۵۴؛ نقلہ[فی]البحار عن الاختصاص:۱۷/۱۰۶.
۶۶۔الکافی:۱/۲۷۳.
۶۷۔الکافی:۱/۲۷۳.
۶۸۔الکافی:۱/۴۴۲.
۶۹۔بحار الانوار:۱۸/۳۱۳.
۷۰۔صحیفة الامام الرضا علیہ السلام:۶۵؛ بحار الانوار:۱۸/۳۷۸.
۷۱۔التوحید:۱۱۶.
۷۲۔تفسیر القمیؒ:۲/۲۴۳،سورة ص؛بحار الانوار:۱۸/۳۷۳.
۷۳۔بحار الانوار:۱۸/۳۶.
۷۴۔الیقین:۱۵۸؛بحار الانوار:۱۸/۳۹۸.
۷۵۔الکافی:۸/۴۹.
۷۶۔الکافی:۱/۲۳۰.

۵۹۔ آنحضرتؐ کی سادگی

پیغمبرؐ خدا، زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے، اپنی نعلین خود ہی سلتے تھے، گدھے کی برہنہ پشت پر (بغیر زین کے) سوار ہوتے تھے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بیٹھا لیتے تھے.

ایک مرتبہ آپ نے دیکھا کہ گھر کے دروازہ پر ایک ایسا پردہ لگا یا گیا ہے جس پر تصویریں ہیں تو زوجہ سے فرمایا: ''اسے میرے سامنے سے ہٹا دو کیونکہ میں اسے دیکھتا ہوں تو دنیا کی رنگینیاں یاد آتی ہیں.''

۶۰۔ پارسائی کا عظیم درجہ

آنحضرتؐ نے دل سے دنیا سے رخ موڑ لیا تھا اور دنیا کے ذکر کو بے جان کر دیا تھا انھیں یہ پسند تھا کہ ان کی نظر میں دنیا کی زینت، جلوہ گر نہ ہوتا کہ ایسا نہ ہو کہ عمدہ لباس پہننے لگیں اور دنیا کو اپنا دائمی ٹھکانا سمجھنے لگیں انھوں نے مکمل طور سے دنیا کا خیال اپنے دل سے خارج کر دیا تھا اور اس کی یاد کو اپنے قلب سے باہر کر دیا تھا.

واقعاً ایسا ہی ہے جسے کوئی چیز بری لگتی ہے وہ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا اسے یہ بھی پسند نہیں کہ دوسرا اس کے سامنے اس کا نام لے. [۳۲]

۶۱۔ سب سے بہتر چیز

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ کی نظر میں دنیا میں سب سے بہتر چیز یہ تھی کہ وہ بھوکے اور خدا سے خوفزدہ ہوں. [۳۳]

published by:
The International Center for Islamic studies publications
2008

ملنے کا پتہ:
ایران: قم المقدسہ، انتشارات مرکز جہانی علوم اسلامی، بلوار بہار
جنب ہتل الزہرا(س) فون نمبر: 0098251\7749875
E-mail:public-relations@Qomicis.com

ISBN:978-964-8961-84-3

۶۲۔آنحضرتؐ کی خشیت

احتجاج طبرسیؒ میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفصل حالات پر مشتمل حضرت علی علیہ السلام کی ایک طولانی حدیث میں منقول ہے کہ نبیؐ، خوف الٰہی سے اس قدر گریہ فرماتے تھے کہ آپ کی جانماز تر ہوجاتی تھی جب کہ انھوں نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا. [۳۴]

۶۳۔کیا شکرگزار نہ بنوں؟

مناقب میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ اس قدر گریہ فرماتے تھے کہ بیہوش ہوجاتے تھے لوگ عرض کرتے تھے: ''خدا نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کو بخش دیا ہے.''

حضرتؐ نے فرمایا: ''کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟''

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح آنحضرتؐ کے وصی حضرت علی علیہ السلام بھی عبادت کے وقت بیہوش ہوجاتے تھے. [۳۵]

۶۴۔نماز میں خضوع

ارشاد دیلمیؒ میں ہے: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوف خدا سے ایک ڈرے ہوئے انسان کے مانند نالہ بلند کرتے تھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح گریہ کرتے تھے. [۳۶]

۶۵۔خدا کو بکثرت یاد کرو

تفسیر ابوالفتوحؒ میں ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ یہ آیت وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيراً: خدا کو بکثرت یاد کرو! (احزاب: ۴۱/۳۳) نازل ہوئی تو آنحضرتؐ اس طرح ذکر الٰہی میں مشغول ہوگئے کہ کافروں نے یہ کہنا شروع کردیا:

''آپ کو جن لگ گیا ہے! آپ دیوانہ ہو گئے ہیں!'' [۳۷]

۶۶۔ روزانہ ستر (۷۰) بار استغفار

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ ستر (۷۰) مرتبہ توبہ کرتے تھے. راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: کیا آنحضرتؐ اس طرح کہتے تھے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَیْهِ؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں! البتہ اس طرح کہتے تھے: اَتُوبُ اِلَی اللّٰهِ: میں بارگاہ خدا میں توبہ کرتا ہوں.

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توبہ کرتے تھے پھر دوبارہ وہ کام نہیں کرتے تھے لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ توبہ کے بعد پھر وہی کام شروع کر دیتے ہیں.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم خدا سے مدد چاہتے ہیں. [۳۸]

۶۷۔ مجالس میں استغفار

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جگہ بھی بیٹھتے تھے پچیس (۲۵) مرتبہ استغفار پڑھنے سے پہلے نہیں اٹھتے تھے. [۳۹]

۶۸۔ مخلوق کے درمیان بے نظیر نبیؐ

مکارم الاخلاق میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ سچے، سب سے زیادہ وفادار، سب سے زیادہ مہربان اور میل جول میں سب سے زیادہ صاحب احترام تھے.

شروع شروع میں جب لوگ آنحضرتؐ کو دیکھتے تو ان سے ڈرتے تھے لیکن

جب ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شروع کرتے تو حضرتؐ کے شیدائی اور محبّ بن جاتے تھے ان سے پہلے اور بعد میں بھی اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے. [۴۰]

۶۹۔ بہترین اخلاق سے آراستہ کرو

امالی میں شیخؒ نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: عَلَیْکُمْ بِمَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ: تم لوگ اپنے کو اچھے اخلاق سے آراستہ کرو کیونکہ خدا نے مجھے اچھے اخلاق کے ساتھ مبعوث کیا ہے مکارم الاخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا ہے انسان اسے معاف کردے اور جس نے اسے محروم کیا ہے اسے عطا کرے اور جس نے اس سے جدائی اختیار کی ہے اس سے تعلقات برقرار کرے نیز جو اس کی عیادت کے لئے نہیں آتا اس کی بیمار پرسی کے لئے جائے. [۴۱]

۷۰۔ آنحضرتؐ کی قسم

کافی میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی ایک قسم یہ تھی کہ وہ فرماتے تھے: لَا! وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہ: نہیں! اور میں خدا سے بخشش کی دعا کرتا ہوں. [۴۲]

۷۱۔ آنحضرتؐ کے چہرہ پر خوشی وغصہ کے آثار

مکارم الاخلاق میں عبداللہ بن عمر سے مروی ہے:

> آنحضرتؐ کی خوشی اور غصہ، چہرہ سے ظاہر ہوجاتا تھا جب خوش ہوتے تو چہرہ، آئینہ کے مانند چمکتا تھا اور غصہ کے وقت رخسار کے رنگ پر تیرگی چھاجاتی تھی. [۴۳]

۷۲۔ آنحضرتؐ سے مشابہت

کافی میں نبیؐ سے مروی ہے: کیا میں تمھیں یہ خبر نہ دوں کہ تم میں سے کون سب سے زیادہ مجھ سے شباہت رکھتا ہے؟ اصحاب نے عرض کیا: ضرور خبر دیں یا رسول اللہ! فرمایا: جس کا اخلاق اچھا ہو، لوگوں سے ملنے میں نرمی اختیار کرتا ہو اور اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہو، حق بات پر صبر کرتا ہو، غصہ کو سب سے زیادہ پیتا ہو، سب سے زیادہ لوگوں کو معاف کرتا ہو اور خوشی وغصہ میں عدل وانصاف کی زیادہ رعایت کرتا ہو۔ [۴۴]

۷۳۔ خوشی کے وقت آنحضرتؐ کی حالت

احیاء غزالی میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ خوشی کے وقت محاسن شریف پر دست مبارک پھیرنے لگتے تھے۔ [۴۵]

۷۴۔ سب سے زیادہ سخی

نیز احیاء میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ سب سے زیادہ سخی تھے آپ نے کبھی ذخیرہ کے طور پر ایک درہم و دینار بھی نہیں رکھا جب کوئی چیز آپ کی ضرورت سے زیادہ ہوتی تھی تو رات میں گھر نہیں جاتے تھے مستحق کو تلاش کر کے اسے دے دیتے تھے۔

ایک سال سے زیادہ کا بندوبست نہیں کرتے تھے وہ بھی معمولی چیزیں تھوڑے سے خرمے اور جو، بقیہ کو راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے آپ سے جس چیز کا سوال کیا جاتا عطا کر دیتے تھے جب سال بھر کے رکھے ہوئے آذوقہ تک نوبت پہنچتی تھی تو اسے بھی دے دیتے تھے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ سال پورا ہونے سے پہلے ذخیرہ ختم ہو جاتا تھا تو کہیں اور سے نہ ملنے کی صورت میں آپ خود بھی

محتاج ہو جاتے تھے.

۷۵۔شمائل کا مختصر حال

آنحضرتؐ حق کے مددگار تھے چاہے آپ اور اصحاب کا نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے، بغیر کسی محافظ کے دشمنوں کے درمیان چلے جاتے تھے، کبھی دنیا کی کسی چیز سے مضطرب اور ہراساں نہ ہوئے.

۷۶۔آنحضرتؐ کی انکساری وتواضع

آنحضرتؐ فقراء کے ساتھ نشست وبرخاست کرتے تھے، ان کے ساتھ کھاتے تھے، اہل فضل کا احترام کرتے تھے، آبرومندوں کے ساتھ الفت ونیکی کرتے تھے، ذوی الارحام کے ساتھ صلۂ رحم کرتے تھے لیکن جو ان میں سے افضل ہوتا تھا اس پر رشتے داروں کو ترجیح نہیں دیتے تھے، کسی پر بھی ظلم نہیں کرتے تھے، معافی مانگنے والے کی معذرت کو قبول کر لیتے تھے، آپ کے پاس بہت سے غلام اور کنیزیں تھیں لیکن کبھی ان سے اچھا نہ تو کھانا کھایا اور نہ اچھا لباس پہنا.

۷۷۔پوری زندگی، خدا کی یاد

آنحضرتؐ نے اپنی زندگی کا ایک لحہ بھی بیہودہ نہیں گزرنے دیا اپنی اصلاح اور خدا کی بندگی میں مشغول رہے کبھی اپنے اصحاب کے باغوں میں چلے جاتے تھے.

۷۸۔فقیر ومالدار دونوں کو حق کی دعوت

آنحضرتؐ کسی فقیر کو اس کے فقر یا بیماری کی وجہ سے حقارت سے نہیں دیکھتے تھے اور

کسی بادشاہ سے اس کی حکومت کی وجہ سے نہیں ڈرتے تھے فقیر اور بادشاہ دونوں کو ایک ہی طرح خدا کی طرف دعوت دیتے تھے ان کی نظر میں دونوں برابر تھے.[۴۶]

۷۹۔ جلد خوش اور دیر میں غصہ ہونا
آنحضرتؐ سب سے زیادہ دیر میں غصہ ہوتے تھے اور سب سے پہلے راضی ہو جاتے تھے وہ لوگوں کے لئے سب سے زیادہ مہربان، سب سے زیادہ خیر خواہ اور سب سے زیادہ مفید تھے.[۴۷]

۸۰۔ بہترین رضایت
آنحضرتؐ کی رضامندی وخوشی بہترین خوشی تھی جب کسی کو وعظ ونصیحت کرتے تو بڑی لگن ونہایت شوق کے ساتھ کرتے اور غصہ کے وقت کسی کے اندر ان سے روبرو ہونے کی تاب نہیں رہتی تھی کہ صرف خدا کے لئے غضبناک ہوتے تھے.

۸۱۔ مصائب میں خدا کی پناہ
آنحضرتؐ تمام امور کو بڑے شوق وتوجہ سے انجام دیتے تھے جب کوئی مصیبت آتی تھی تو خدا کے اوپر چھوڑ دیتے تھے اپنی قوت وتوانائی سے کام نہیں لیتے تھے خدا سے اس کے حل کی درخواست کرتے تھے.[۴۸]

۸۲۔ حقیقی راہرو اور گمراہ
کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ہر عبادت

میں شدت وافراط ہوتی ہے پھر یہ عادت، راحت میں تبدیل ہو جاتی ہے پس جس کی عبادت کی شدت میری سنت کے مطابق ہو وہ ہدایت یافتہ ہوا جو میری سنت کے خلاف عمل کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا اور اس کا عمل برباد ہو جائے گا.

اے لوگو! آگاہ رہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، افطار کرتا ہوں، ہنستا اور روتا ہوں پس جو شخص میری سنت کے واضح راستے سے ہٹ جائے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا. [۴۹]

علامہ طباطبائیؒ نے آخر میں فرمایا: ان مطالب سے ملتی جلتی بہت زیادہ احادیث موجود ہیں جو شمار نہیں کی جا سکتی ہیں ہم نے ہر باب میں صرف ایک یا دو حدیثوں پر اکتفاء کی کیونکہ آنحضرتؐ کی زندگی کے جزئیات بہت زیادہ ہیں.

باب۲
آداب معاشرت

دوسروں کے ساتھ آنحضرتؐ کی معاشرت کے آداب وسنن

۸۳۔ بہترین اخلاق
کافی میں مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے "بحر سقا" سے فرمایا: بحر! خوش خلقی، باعثِ خوشی ہوتی ہے پھر امام علیہ السلام نے ایک حدیث کو ذکر کیا جس کے معنی یہ ہیں: آنحضرتؐ خوش اخلاق تھے۔[1]

۸۴۔ جس خوبی کی قدردانی نہ ہوسکی
علل الشرائع میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے: آنحضرتؐ ان لوگوں میں سے تھے جن کی خوبیوں کی قدردانی نہ ہوسکی جب کہ حضورؐ کی خوبیوں کا تعلق تمام قریش اور عرب وعجم سے تھا کیا کوئی ایک بھی ایسا ہے جس کی خوبیاں آنحضرتؐ سے زیادہ

ہوں؟ اسی طرح اہل بیت (علیہم السلام) کی خوبیوں کی بھی قدر دانی نہ ہوئی نیز نیک مومنین کی خوبیوں کی بھی قدر دانی نہ ہوئی. [۲]

۸۵۔ آنحضرتؐ کی فروتنی

ارشاد دیلمیؒ میں منقول ہے: آنحضرتؐ اپنے لباس میں خود ہی پیوند لگاتے اور نعلین کی سلائی کرتے تھے، گوسفندوں کا دودھ دوہتے تھے، غلاموں کے ساتھ کھانا نوش فرماتے تھے، زمین پر بیٹھتے تھے، گدھے پر سوار ہوتے تھے اور دوسرے کو بھی سواری پر اپنے پیچھے بیٹھا لیتے تھے۔ بغیر کسی شرم و جھجک کے زندگی کی تمام ضروری چیزوں کو بازار سے خریدتے اور پھر گھر لے جاتے تھے۔ مالدار اور غریب دونوں سے ایک ہی طرح مصافحہ کرتے جب تک وہ اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا تھا آپ اپنا دست مبارک نہیں کھینچتے تھے، جس سے ملاقات کرتے سلام میں پہل کرتے تھے چاہے وہ مالدار ہو یا فقیر، چھوٹا ہو یا بڑا، اگر آپ کو دعوت دی جاتی تو اسے حقیر نہیں سمجھتے چاہے خراب کھجور ہی کی دعوت کیوں نہ ہو.

۸۶۔ بلند طبیعت

آپ کا خرچ کم تھا آپ کریم الطبیعت، خوش معاشرت اور خوبصورت تھے بغیر ہنسے ہمیشہ آپ کے لبوں پر مسکراہٹ رہتی تھی اور اسی طرح ہمیشہ محزون و غمگین رہتے تھے لیکن منھ نہیں بگڑنے دیتے تھے.

۸۷۔ مہربان پیغمبرؐ

آنحضرتؐ نے کبھی ذلت کا اظہار نہ کیا لیکن ہمیشہ متواضع رہے بغیر اسراف کے ہمیشہ

بخشش کرتے رہے، حضورؐ کا دل بہت نازک تھا تمام مسلمانوں کے لئے مہربان تھے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اتنا زیادہ نہیں کھایا کہ آپ کو ڈکار آئی ہو اور کبھی لالچ کا ہاتھ کسی چیز کی طرف نہیں بڑھایا۔ [۳]

۸۸۔ چہرہ اور بالوں کی آراستگی

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرتؐ کی یہ عادت تھی کہ آئینہ میں سر مبارک کے بالوں کو سیدھا کرتے اور کنگھی بھی کرتے تھے کبھی کبھی یہ کام پانی کے سامنے انجام دیتے اور بالوں کو برابر کر لیتے تھے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف اپنے اہل وعیال بلکہ اصحاب کے لئے بھی اپنے کو آراستہ کرتے تھے اور فرماتے تھے: خدا کو یہ پسند ہے کہ جب اس کا بندہ اپنے بھائیوں سے ملاقات کے لئے گھر سے باہر نکلے تو آمادہ ہو اور اپنے کو آراستہ کرے۔ [۴]

۸۹۔ آنحضرتؐ کی پانچ سنتیں

علل اور عیون میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: میں مرتے دم تک پانچ (۵) چیزوں کو نہیں چھوڑ سکتا تاکہ یہ چیزیں میرے بعد سنت بن جائیں:

۱۔ غلاموں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا ۲۔ بغیر روپوش (زین) کے گدھے کی سواری ۳۔ اپنے ہاتھوں سے بکری کا دودھ دوہنا ۴۔ پشمی (اونی) لباس پہننا ۵۔ بچوں کو سلام کرنا۔ [بغیر حوالہ]

نوٹ: پشمی لباس اُس زمانہ کا بالکل معمولی اور سادہ لباس تھا پس یہ ہر زمانہ کے سادہ لباس کو شامل ہے۔

۹۰۔ چھوٹے اور بڑے کو سلام

قطب الدینؒ کی لُبّ اللباب میں منقول ہے: آنحضرتؐ ہر چھوٹے اور بڑے کو سلام کرتے تھے. [۵]

۹۱۔ داخلہ کی اجازت

''فقیہ'' میں مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے قبیلۂ بنی سعد کے ایک شخص سے فرمایا: کیا میں اپنے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں ایک حدیث بیان کروں؟ اس کے بعد فرمایا: ایک دن صبح کے وقت آنحضرتؐ ہمارے گھر تشریف لائے ہم ابھی بستر ہی پر تھے کہ سلام کیا ہمیں شرم آئی ہم نے جواب نہ دیا حضورؐ نے دوبارہ سلام کیا ہم نے جواب نہ دیا تیسری مرتبہ سلام کیا تو ہم ڈرے کہ واپس چلے جائیں گے کیونکہ حضورؐ کی یہ عادت تھی کہ تین مرتبہ سلام کرتے تھے اگر جواب ملتا تو اجازت لے کر اندر آجاتے تھے ورنہ واپس چلے جاتے تھے لٰہذا ہم نے کہا:

وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ! اندر تشریف لائیں! اس وقت آپؐ ہمارے گھر میں داخل ہوئے. [۶]

۹۲۔ خواتین کو سلام

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ خواتین کو سلام کرتے تھے اور وہ بھی جواب دیتی تھیں.

حضرت علی علیہ السلام بھی خواتین کو سلام کرتے تھے لیکن جوان عورتوں کو سلام کرنا ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''مجھے خوف ہے کہ ان کی آواز متاثر نہ کردے اس وقت ثواب سے زیادہ میرا نقصان ہوجائے گا.'' [۷]

اس کے بعد علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا:
شیخ صدوقؒ نے اس روایت کو بغیر سند کے ذکر فرمایا ہے اور طبری کے پوتے نے اس کو کتاب ''مشکوۃ'' میں ''محاسن'' سے نقل کیا ہے.

۹۳۔ آنحضرتؐ کے بیٹھنے کا طریقہ
کافی میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ تین (۳) طریقے سے بیٹھتے تھے:
۱۔ قُر فُصاء: (اکڑو) دونوں پنڈلیوں کو بلند کر کے آگے سے دونوں ہاتھوں کا حلقہ بنا لیتے تھے.
۲۔ کبھی دوزانو ہو کر بیٹھتے تھے. (گھٹنوں کے بل)
۳۔ کبھی ایک پیر کو موڑ لیتے تھے دوسرے پیر کو اس کے اوپر رکھ لیتے تھے۔ انھیں کبھی بھی چارزانو (آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے) نہیں دیکھا گیا. [۸]

۹۴۔ جن امور کو حضورؐ نے انجام نہ دیا
مکارم الاخلاق میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے: آنحضرتؐ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو کبھی اس سے پہلے اپنے ہاتھ کو نہیں کھینچتے تھے، جب کوئی شخص آپ سے کوئی حاجت بیان کرتا یا کسی موضوع پر آپ سے گفتگو کرتا تو اس سے پہلے کبھی نگاہ نہ پھیرتے (صرف نظر نہ کرتے) جب کوئی شخص گفتگو کرتا تو اس سے پہلے کبھی خاموش نہ ہوتے، کبھی کسی کے سامنے اپنے پیر نہ پھیلاتے، جب دو کاموں میں اختیار ہوتا تو ان میں سے سخت کام کو منتخب فرماتے، جب آپؐ پر ظلم کیا جاتا تو انتقام نہ لیتے ہاں! اگر محارم الٰہی کے متعلق کوئی توہین ہوتی تو آپ غضبناک ہو جاتے۔ آپ کا غصہ بھی صرف خدا کی راہ میں ہوتا تھا اور زندگی بھر ٹیک لگا کر کھانا نوش نہ فرمایا.

۹۵۔ حاجت روائی

جب بھی آنحضرتؐ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا کبھی ''لا: نہیں'' نہ کہا، کبھی کسی ضرورت مند کو واپس نہیں کیا امکانی صورت میں اس کی ضرورت پوری کی ورنہ نرم وشیرین لہجہ میں اسے راضی کیا، آپ کی نماز بغیر کسی نقص وکمی کے مختصر ہوتی تھی، آپ کے خطبے سب سے زیادہ مختصر ہوتے تھے، بیہودہ وفضول باتوں سے پرہیز کرتے تھے، آپ کی بہترین خوشبو سے لوگ آپ کو پہچان جاتے تھے.

۹۶۔ دستر خوان کے آداب

آنحضرتؐ جب لوگوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھتے تو سب سے پہلے شروع کرتے اور سب سے آخر میں کھانا چھوڑتے، اپنے سامنے سے کھاتے صرف رُطَب (تروتازہ، پختہ کھجور) اور تَمر (سوکھی کھجور، چھوارا) کھاتے وقت دوسری طرف اپنا دست مبارک بڑھاتے تھے.

پانی تین سانس میں پیتے تھے اسے نگلتے نہیں بلکہ چوستے تھے صرف داہنے ہاتھ سے کھاتے پیتے اور لیتے دیتے تھے بائیں ہاتھ سے دوسرے تمام کام انجام دیتے تھے تمام امور داہنے ہاتھ سے انجام دینا پسند کرتے تھے مثلاً لباس پہننا اور کنگھی کرنا.

۹۷۔ لوگوں کو پکارنا

آنحضرتؐ جب کسی کو پکارتے تو تین (۳) مرتبہ آواز دیتے، باتوں کی تکرار نہ کرتے، جب کسی کے گھر جاتے تو تین (۳) مرتبہ اجازت لیتے، آپ اس طرح واضح طور پر گفتگو فرماتے کہ سننے والا سمجھ جاتا تھا، گفتگو کے وقت آپ کے سفید دانت چمکتے تھے، آگے کے دانت بڑی خوبصورتی سے ایک دوسرے سے جدا تھے لیکن فاصلہ نہ تھا.

۹۸۔ آنحضرتؐ کا نظر کرنا

آنحضرتؐ ایک نظر ڈال کر اپنی نظر پھیر لیتے تھے، خیرہ ہو کر نہیں دیکھتے تھے، جو بات آپ کو پسند نہ ہوتی اس کو بیان نہیں فرماتے تھے، اس طرح چلتے جیسے کوئی نشیب کی طرف اترتا ہے حضورؐ یہ فرماتے تھے: "اِنَّ خِیَارَکُم اَحسَنُکُم اَخلاقاً: تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔"

کھانے کی کسی چیز کی نہ تو تعریف کرتے نہ برائی، آپ کے اصحاب آپ کی موجودگی میں کسی بات پر نزاع نہیں کرتے تھے۔

۹۹۔ تمام امور میں بے نظیر

جس نے آپ سے ملاقات کی اس نے کہا: میں نے آپؐ سے پہلے اور آپ کے بعد آج تک کسی کو آپ جیسا نہیں دیکھا، آپ پر خدا کا درود وسلام ہو۔ [۹]

۱۰۰۔ نظر کرنا اور مصافحہ کرنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے سارے اصحاب کی طرف ایک طرح سے دیکھتے تھے کبھی اس کی طرف اور کبھی اس کی طرف، اصحاب کے سامنے کبھی پیر نہیں پھیلائے، کوئی مصافحہ کرتا تو اس سے پہلے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے جب لوگوں کو یہ پتہ چل گیا تو انھوں نے مصافحہ کر کے فوراً اپنے ہاتھوں کو کھینچنا شروع کر دیا۔ [۱۰]

اس کے بعد علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: کلینیؒ نے دو دوسرے طریقوں سے بھی اس کی روایت کی ہے ایک میں یہ وارد ہے: آنحضرتؐ نے کبھی کسی ضرورت مند کو واپس نہ کیا اگر کوئی چیز موجود ہوتی تو اسے دے دیتے ورنہ فرماتے: یَاتِی اللّٰہُ بِہٖ: خدا بندو

بست کردے گا.[۱۱]

۱۰۱۔سنت ہمنشینی

تفسیر عیاشیؒ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ جب کسی کے سامنے بیٹھتے تو جب تک وہ موجود ہوتا آپ اپنے لباس اور زینت کی چیزیں زیبِ تن کیے رہتے تھے.[۱۲]

۱۰۲۔گفتگو کے وقت مسکراہٹ

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرتؐ گفتگو کے وقت مسکراتے تھے.[۱۳]

۱۰۳۔آنحضرتؐ کا مزاح

نیز مکارم الاخلاق میں یونس شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ آپس میں کس قدر شوخی کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: بہت کم!

امام علیہ السلام نے فرمایا: شوخی کیوں نہیں کرتے؟! کیونکہ شوخی ایک طرح کی خوش اخلاقی ہے تم شوخی سے اپنے دینی بھائی کو خوش کر سکتے ہو آنحضرتؐ لوگوں سے شوخی کرتے تھے تاکہ انھیں خوشحال کریں.[۱۴]

۱۰۴۔نبی اکرمؐ بھی مزاح کرتے تھے

کتاب الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ہر مومن کے اندر شوخی ہونا چاہیے خود آنحضرتؐ بھی شوخی فرماتے تھے البتہ صرف حق بات کہتے تھے.[۱۵]

۱۰۵۔ سنت مزاح

کافی میں مُعَمَّر بن خلّاد سے منقول ہے: میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: آپ پر فدا ہو جاؤں کبھی کبھی چند لوگوں کے درمیان ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں کہ شوخی شروع ہو جاتی ہے اور ہنسی آنے لگتی ہے. (اس میں کوئی حرج ہے؟)

امام علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کوئی ایسی ویسی بات نہ ہو.

راوی کا بیان ہے: میں نے سوچا شاید امام علیہ السلام کی مراد "گالی" ہے اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: ایک اعرابی آنحضرتؐ کی خدمت میں ہدیہ وتحفہ لاتا تھا اور وہیں اس طرح عرض کرتا تھا: میرے تحفہ کے پیسے عنایت فرمائیں!

حضورؐ ہنسنے لگتے تھے جب آپ غمگین ہوتے تو فرماتے: وہ اعرابی کہاں ہے؟ کاش ہمارے پاس آتا![۱۶]

۱۰۶۔ قبلہ رخ بیٹھنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: آنحضرتؐ اکثر اوقات قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھتے تھے. [۱۷]

۱۰۷۔ بچوں کا نام رکھنا

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: جب کسی چھوٹے بچے کو برکت کی دعا یا نام رکھنے کے لئے لوگ حضورؐ کی خدمت میں لاتے تھے تو آپ اس کے گھر والوں کا احترام کرتے ہوئے بچے کو اپنی آغوش میں لیتے تھے۔ ایسا اتفاق بھی ہوا کہ بچہ نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا لوگ دیکھ کر شور کرنے لگتے تو آپ فرماتے:

"رہنے دو کہیں بچہ اپنا پیشاب نہ روک لے!"

آپ بچہ کو ویسے ہی رہنے دیتے وہ مکمل طور سے پیشاب کر لیتا تھا اس کے بعد لوگ بچہ کو لیکر چلے جاتے تھے وہ حضرت کو کبیدہ خاطر نہیں پاتے تھے پھر حضورؐ اپنے لباس کو پاک کر لیتے تھے۔[۱۸]

جب آپ سواری کے اوپر ہوتے تو کسی کو اجازت نہ دیتے کہ ساتھ پیدل چلے یا اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیتے تھے اور اگر وہ نہ بیٹھتا تو فرماتے:

''تم آگے آگے چلو فلاں جگہ میرا انتظار کرنا!''[۱۹]

۱۰۸۔ آنخضرتؐ کا عفو

کتاب الاخلاق میں ابوالقاسم کوفی سے مروی ہے: آنخضرتؐ نے کبھی کسی سے انتقام نہ لیا جس سے اذیت پہنچتی اسے معاف کر دیتے تھے۔[۲۰]

۱۰۹۔ ہمنشینی کے آداب

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: جب کوئی شخص آنخضرتؐ کی خدمت میں آ کر بیٹھتا تو جب تک وہ نہیں اٹھتا تھا حضورؐ اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے۔[۲۱]

۱۱۰۔ اصحاب کی مزاج پرسی

مذکورہ کتاب میں مروی ہے: جب آنخضرتؐ اپنے کسی صحابی کو تین دنوں تک نہ دیکھتے تو اس کی خیریت معلوم کرتے اگر وہ سفر میں ہوتا تو دعا کرتے اگر سفر میں نہ ہوتا تو اس کی ملاقات کے لئے جاتے اور اگر بیمار ہوتا تو عیادت کے لئے جاتے۔[۲۲]

انس بن مالک کا بیان ہے: میں نے خادم و نوکر کے عنوان سے نو (۹) سال تک آنخضرتؐ کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ اس مدت میں کبھی مجھ سے یہ فرمایا ہو: ''یہ کام

کیوں نہیں کیا؟''

حضورؐ نے کبھی میرے کام میں عیب نہ نکالا. [۲۳]

۱۱۱۔ آنحضرتؐ کی مہربانی

غزالی کی ''احیاء'' میں منقول ہے کہ انس نے کہا: اس خدا کی قسم! جس نے انھیں حق کے ساتھ مبعوث کیا کبھی ایسا نہ ہوا کہ آنحضرتؐ کو کوئی کام پسند نہ آیا ہو اور اس کے متعلق مجھ سے فرمایا ہو:

''اس کو کیوں انجام دیا؟!''

جب حضورؐ کی بیویاں میری ملامت کرتی تھیں تو آپ فرماتے:

''چھوڑ دو! تقدیر میں یہی لکھا تھا.'' [۲۴]

۱۱۲۔ آنحضرتؐ کا جواب

مذکورہ کتاب میں ہے: جب اصحاب میں سے کوئی صحابی یا دوسرا شخص انھیں پکارتا تو جواب میں فرماتے: لَبَّیْکَ (میں حاضر ہوں). [۲۵]

۱۱۳۔ اصحاب کا احترام

نیز احیاء میں ہے: آنحضرتؐ اپنے اصحاب کے احترام میں ان کا دل خوش کرنے کے لئے انھیں کنیت کے ساتھ پکارتے تھے اور جن کی کوئی کنیت نہ ہوتی ان کے لئے کنیت قرار دیتے تھے دوسرے لوگ بھی اسی کنیت سے پکارتے اسی طرح صاحب اولاد اور بغیر اولاد والی خواتین یہاں تک کہ بچوں کے لئے بھی کنیت رکھتے تھے اس طرح سے سب کے دلوں کو جیت لیتے تھے. [۲۶]

۱۱۴۔احترام کا ایک طریقہ ”تکیہ“ دینا

احیاء میں ہے: جب آنحضرتؐ کی خدمت میں کوئی آتا تھا تو آپ اپنا تکیہ اسے دے دیتے تھے اگر وہ قبول نہ کرتا تو آپ اس قدر اصرار فرماتے کہ اسے لینا ہی پڑتا تھا۔[۲۷]

۱۱۵۔ماہ رمضان میں بخشش

نیز احیاء میں ہے: ماہ رمضان المبارک میں تیز ہوا کے مانند آپ کے ہاتھ میں جو کچھ آتا اسے بخش دیتے تھے۔[۲۸]

۱۱۶۔ضرورت مندوں کی مدد کی حد

کافی میں عجلان سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا ایک ضرورت مند آیا حضرت اٹھے ایک مٹھی بھر کر ٹوکری سے کھجور نکالی اسے دے دیا اسی طرح چار (۴) ضرورت مند آئے سب کو دیا چوتھی مرتبہ فرمایا:

”خدا ہمارا اور تمھارا رازق ہے۔“

اس کے بعد مجھ سے فرمایا: جب بھی کوئی شخص آنحضرتؐ سے سوال کرتا تھا آپ اسے عطا فرماتے تھے ایک مرتبہ ایک خاتون نے اپنے بچہ کو بھیجا کہ جا کر سوال کرو اگر وہ یہ کہیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں تو تم کہنا:

”حضورؐ! اپنا پیراہن ہی دے دیں۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ نے اپنا پیراہن اتار کر دے دیا اس وقت خدا نے یہ آیت نازل کی اور آپ کو میانہ روی کا حکم دیا:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

مَلُوماً مَّحسُوراً: اے رسولؐ! اپنے ہاتھ کو گردن سے ملا کر نہ باندھ دو ایسا نہ ہو کہ (ایک دم سے کچھ بھی نہ دو) اور نہ تو بالکل ہی اسے کھول دو (ایسا بھی نہ ہو کہ اپنا سب کچھ دے دو) پھر تمھیں ملامت زدہ، حیرتناک بیٹھنا پڑے. (اسراء ۱۷/۲۹) [۲۹]

۱۱۷۔ صدقہ کے بجائے ہدیہ

کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ ہدیہ کی ہوئی چیزیں نوش فرماتے تھے لیکن صدقہ کی چیزیں نہیں کھاتے تھے. [۳۰]

۱۱۸۔ ایک راستہ سے جانا دوسرے سے آنا

اسی کافی میں مروی ہے کہ موسیٰ بن عمران بن بَزِیع نے کہا: میں نے حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں لوگ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس راستہ سے جاتے تھے واپسی میں دوسرے راستہ سے آتے تھے کیا یہ صحیح ہے؟ فرمایا: ہاں! میں بھی اکثر ایسا ہی کرتا ہوں اور تم بھی ایسا ہی کیا کرو! [۳۱]

۱۱۹۔ گھر سے باہر نکلنے کا وقت

کتاب اقبال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سورج نکلنے کے بعد گھر سے باہر تشریف لاتے تھے. [۳۲]

۱۲۰۔ نزدیک ترین جگہ بیٹھنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کسی جگہ تشریف لیجاتے تو داخل ہونے کے بعد سب سے نزدیک والی (خالی) جگہ بیٹھتے تھے. [۳۳]

۱۲۱۔ آنحضرتؐ کی انکساری و تواضع

غوالی اللآلی میں مروی ہے: آنحضرتؐ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ کے لئے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے اسی لئے لوگ آپ کی تشریف آوری کے وقت نہیں اٹھتے تھے لیکن جاتے وقت حضرتؐ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی اٹھتے تھے اور بیت الشرف کے دروازہ تک رخصت کر آتے تھے. [۳۴]

۱۲۲۔ خواتین کی رائے کی مخالفت

کافی میں ہے: جب آنحضرتؐ کسی جنگ کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیویوں سے مشورہ فرماتے تھے پھر ان کی رائے کے خلاف عمل کرتے تھے. [۳۵]

۱۲۳۔ پسینہ کی خوشبو

مناقب میں منقول ہے: آنحضرتؐ جناب ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کے حجرہ میں قیلولہ فرماتے تھے وہ آپ کے پسینہ کو جمع کر کے عطر میں ملا لیتی تھیں. [۳۶]

ضمیمۂ معاشرت

۱۲۴۔ لوگوں سے گفتگو

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے لوگوں سے کبھی اپنی عقل کے مطابق گفتگو نہ کی اس کے بعد فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَآءِ اُمِرْنَا اَنْ نُّکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ: ہم تمام

انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق گفتگو کریں. [۳۷]

یہ حدیث کتاب محاسن، امالی صدوقؒ اور تحف العقول میں بھی ہے. [۳۸]

۱۲۵۔ لوگوں سے رعایت کا حکم

امالی طوسیؒ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے: ہم تمام انبیاء کو جس طرح تمام واجبات کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح لوگوں کی رعایت کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے. [۳۹]

۱۲۶۔ لوگوں کے ساتھ رعایت

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس طرح میرے پروردگار نے مجھے فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اسی طرح لوگوں کے ساتھ رعایت کرنے کا بھی حکم دیا ہے. [۴۰]

یہ حدیث تحف العقول، خصال ومعانی الاخبار میں بھی مروی ہے. [۴۱]

۱۲۷۔ نبیؐ کا اخلاق، قرآنی ہے

محجۃ البیضاء میں سعد بن ہشام سے مروی ہے: میں نے عائشہ سے آنحضرتؐ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟

میں نے کہا: کیوں؟ عائشہ نے کہا: آنحضرتؐ کا اخلاق، قرآن ہے. [۴۲]

یہ حدیث، مجموعۂ ورّامؒ میں بھی ہے. [۴۳]

۱۲۸۔ اہل بیت علیہم السلام کی جوان مردی

تحف العقول میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: ہم اہل بیت علیہم السلام کی جوان مردی

یہ ہے کہ جس نے ہمارے اوپر ظلم کیا ہے، ہم اسے بخش دیتے ہیں اور جو ہمیں محروم رکھتا ہے، ہم اس کے ساتھ بخشش کرتے ہیں. [۴۴]

امالی صدوقؒ میں بھی اس پہلے معنی کی روایت کی گئی ہے. [۴۵]

۱۲۹۔ فقیروں سے محبت

کافی میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں مسلمان فقیروں سے محبت کروں. [۴۶]

۱۳۰۔ حُسن خلق، اخلاق انبیاءؑ

ارشاد دیلمیؒ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: صبر، سچائی، بردباری، اور حسن خلق یہ سب انبیاء (علیہم السلام) کے اخلاق میں سے ہیں. [۴۷]

۱۳۱۔ آنحضرتؐ کی اخلاقی دعا

محجۃ البیضاء میں منقول ہے: آنحضرتؐ خدا کی بارگاہ میں بہت تضرع وزاری کرتے تھے اور برابر خدا سے دعا کرتے تھے کہ انھیں آداب ومکارم الاخلاق سے آراستہ کرے، وہ اپنی دعا میں فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ حَسِّنْ خُلُقِیْ؛ [وَیَقُوْلُ:] اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ:

خدایا! میرا اخلاق اچھا بنا دے! خدایا! مجھے برے اخلاق سے دور رکھ! [۴۸]

۱۳۲۔ بداخلاقی کی آفت

مجالس صدوقؒ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جبرئیل علیہ السلام خدا کی جانب سے میرے پاس نازل ہوئے اور انھوں نے کہا "یَا مُحَمَّدُ! (صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلّم) عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اچھے اخلاق سے پیش آیئے کیونکہ برے اخلاق سے دنیا وآخرت کی بھلائی ختم ہو جاتی ہے۔"

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: "تم میں سے وہ شخص مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔" [۴۹]

۱۳۳۔ آنحضرتؐ کا مزاح، باعث رحمت

شہید ثانیؒ کی کتاب کشف الریبہ میں حسین بن زید سے مروی ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

میں آپ پر فدا ہو جاؤں کیا آنحضرتؐ کسی سے شوخی کرتے تھے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے آنحضرتؐ کے لئے ارشاد فرمایا کہ وہ خلق عظیم پر فائز ہیں خدا نے جتنے بھی انبیاءؑ بھیجے ان کے اندر کچھ گرفتگی (ملال) ہوتا تھا لیکن حضورؐ کو مکمل رافت ورحمت کے ساتھ مبعوث فرمایا ان کی ایک مہربانی یہ تھی کہ اپنے اصحاب سے مزاح فرماتے تھے تاکہ ان کی عظمت وبزرگی سے وہ مرعوب نہ ہوں ان کی طرف نظر کر سکیں اور حضورؐ سے اپنی ضرورتوں کو بیان کر سکیں۔

۱۳۴۔ اصحاب کو خوش کرنا

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے پدر بزرگوار نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے: جب آنحضرتؐ اپنے کسی صحابی کو غمگین ورنجیدہ دیکھتے تو شوخی کر کے اسے خوش کر دیتے تھے اور فرماتے تھے:

"جو شخص ترشروئی کے ساتھ اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا ہے خداوند عالم اس

پر غضبناک ہوتا ہے۔" [۵۰]

۱۳۵۔ تمام چیزوں کے متعلق گفتگو

مکارم الاخلاق میں زید بن ثابت سے مروی ہے: ہم جب بھی آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھتے تھے اگر آخرت کے متعلق گفتگو ہوتی تو آپ بھی ہمارے ساتھ اسی کی گفتگو کرتے اور اگر ہم دنیا کے متعلق گفتگو کرتے تو آپ بھی یہی کرتے اسی طرح اگر ہم کھانے پینے سے متعلق گفتگو کرتے تو آپ بھی اسی کے بارے میں گفتگو فرماتے تھے۔ [۵۱]

۱۳۶۔ ابرو سے اشارہ نہ کرنا

مناقب میں مروی ہے: آنحضرتؐ اپنی چشم مبارک اور ابرو سے اشارہ نہیں کرتے تھے۔ [۵۲]

۱۳۷۔ ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

کشف الغمہ میں منقول ہے: آنحضرتؐ نے اپنی ایک بیوی سے فرمایا: کیا میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ ذخیرہ نہ کرنا کیونکہ خدا ہر آنے والے کل کا رزق، عطا کرنے والا ہے۔ [۵۳]

۱۳۸۔ راہ خدا میں زیارت

کتاب دعائم الاسلام میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا سب سے بہترین اخلاق یہ ہے: "وہ خدا کی راہ میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔" [۵۴]

۱۳۹۔ چہرہ پر خوشی کے آثار

مجموعۂ ورّام میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: انبیاؑء وصدیقین کا اخلاق یہ ہے کہ ملاقات کے وقت ان کے چہرہ سے خوشی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور وہ مصافحہ بھی کرتے ہیں. [۵۵]

۱۴۰۔ مصافحہ میں پہل

مناقب میں منقول ہے: جب آنحضرتؐ کسی مسلمان سے ملاقات کرتے تو پہلے مصافحہ کرتے تھے. [۵۶]

۱۴۱۔ اصحاب سے سفارش

احیاء العلوم میں منقول ہے: آنحضرتؐ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے: ''تم لوگ اپنی برائیاں مجھ سے بیان نہ کرنا کیونکہ مجھے یہ پسند ہے کہ تمھارے پاس ہر کدورت سے خالی دل کے ساتھ رہوں.'' [۵۷]

یہ مکارم الاخلاق میں بھی مروی ہے. [۵۸]

۱۴۲۔ تکلف سے ممانعت

مصباح الشریعہ میں آنحضرتؐ سے منقول ہے: ہم انبیاء، اُمناء اور اتقیاء، تکلف سے دور ہیں. [۵۹]

۱۴۳۔ ایک جامع پیغمبرؐ

مذکورہ کتاب میں آنحضرتؐ سے منقول ہے: میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں تا کہ علم وحلم اور صبر کا مرکز بنوں. [۶۰]

۱۴۴۔ آنحضرتؐ کی بے تکلفی

مکارم الاخلاق میں ابوذرؓ سے مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے اصحاب کے درمیان بغیر کسی امتیاز کے بیٹھتے تھے اگر کوئی اجنبی آتا تھا تو وہ حضرتؐ کو بغیر پوچھے نہیں پہچانتا تھا ہم نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا: ''آپ ایک خاص جگہ تشریف رکھا کریں تاکہ ہر نووارد شخص آپ کو پہچان جائے.''

اس کے بعد ہم نے آپ کے لئے مٹی کا ایک چبوترہ بنادیا آپ اس پر بیٹھتے اور ہم تمام اصحاب دونوں طرف بیٹھتے تھے. [۶۱]

۱۴۵۔ گفتگو کے وقت سب کی طرف توجہ رکھنا

مجموعہ ورّامؒ میں ہے: آنحضرتؐ کی ایک سنت یہ ہے کہ جب تم چند لوگوں سے گفتگو کرو تو صرف کسی ایک کی طرف توجہ ونظر نہ کرو بلکہ سب کی طرف توجہ کرتے رہو. [۶۲]

۱۴۶۔ خود ہی سارے کام انجام دینا

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ اپنے لباس میں خود ہی پیوند لگاتے تھے، نعلین کی سلائی خود ہی کرتے تھے، آپ گھر کے اندر سب سے زیادہ جو کام کرتے تھے وہ خیاطی کا تھا. [۶۳]

۱۴۷۔ انتقام صرف حدودِ الٰہی کی بنا پر

اسی مجموعہ میں ہے: آنحضرتؐ نے کبھی اپنے غلاموں اور کنیزوں کو راہ خدا کے علاوہ نہ مارا، کبھی اپنے لئے کسی سے انتقام نہ لیا صرف وہیں اس طرح کا اقدام کیا جہاں حدود

الٰہی میں سے کسی حد کا اجراء مقصود ہوتا تھا. [۶۴]

۱۴۸۔انبیاءؑ کا مشترک اخلاق

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: خدا نے جس نبی کو مبعوث کیا اسے سچائی اور امانت داری کا حکم دیا چاہے وہ امانت کسی نیک انسان کی ہو یا بد کردار کی. یہ روایت تفسیر عیاشیؒ میں بھی ہے. [۶۵]

عیاشیؒ نے بھی اپنی تفسیر میں اس معنی کی روایت کی ہے. [۶۶]

۱۴۹۔امانت میں خیانت نہ کرو

''مجموعہ'' میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: امانت میں خیانت نہ کرو کیونکہ آنحضرتؐ کو سوئی اور دھاگہ بطور امانت دیا جاتا تھا تو اسے بھی صاحب امانت کو واپس کر دیتے تھے. [۶۷]

۱۵۰۔وعدہ وفائی

''مکارم الاخلاق'' میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ نے ایک شخص سے وعدہ کیا: ''فلاں پتھر کے پاس میں تم سے ملوں گا تم آنا!''

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس چٹان کے پاس حضورؐ کو شدید گرمی لگی اصحاب نے عرض کیا: اگر آپ سایہ میں آجائیں تو کیا حرج ہے؟!

فرمایا: ''اسی جگہ اس سے ملنے کا وعدہ کیا ہے لہٰذا میں یہیں پر اس کا انتظار کرتا رہوں گا اگر وہ نہ آئے تو اس کی طرف سے وعدہ خلافی ہوگی.'' [۶۸]

۱۵۱۔اہل بیت علیہم السلام کی ذمہ داری

''محاسن'' میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: ہم اہل بیت علیہم السلام کی یہ ذمہ داری ہے: کھانا کھلائیں، حادثات میں لوگوں کو پناہ دیں اور جب سب لوگ سوتے ہیں اس وقت نماز پڑھنے میں مشغول ہوں.[۶۹]

یہ روایت کافی میں بھی ہے.[۷۰]

۱۵۲۔مہمان سے کام نہ لینا

کافی میں منقول ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک مہمان آیا مولا نے رات میں کچھ دیر اس سے بات کی چراغ کی روشنی کم ہوگئی مہمان نے اصلاح کے لئے ہاتھ بڑھایا امام علیہ السلام نے روک دیا خود بتّی کو درست کیا اور فرمایا: ''اِنَّا قَومٌ لَانَستَخدِمُ اَضیَافَنَا: ہم اہل بیت (علیہم السلام) کو یہ بات پسند نہیں کہ اپنے مہمان سے کوئی کام لیں.'' [۷۱]

۱۵۳۔ہم مہمان کے جانے پر اس کی مدد نہیں کرتے

امالی صدوقؒ میں مروی ہے: قبیلۂ جہینہ کے کچھ لوگ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے امام علیہ السلام نے استقبال کیا ان کی خاطر تواضع کی جب وہ جانے لگے تو انھیں زادراہ، صلہ وعطیہ دیا پھر اپنے غلاموں سے فرمایا:

''سامان باندھنے میں ان کی مدد نہ کرنا!''

جب وہ لوگ سامان باندھ چکے تو عرض کیا: فرزند رسولؐ! آپ نے ہماری بہت اچھی طرح خاطر تواضع کی لیکن آخر میں غلاموں کو سامان باندھنے سے کیوں روک دیا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم اپنے یہاں سے جانے میں مہمانوں کی مدد نہیں کرتے.[۷۲]

۱۵۴۔ مہمان کے ساتھ کھانا

کافی میں مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ کی خدمت میں کوئی مہمان آتا تھا تو آپ اس کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے جب تک مہمان کھانے سے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا تھا آپ اس کے ساتھ کھاتے رہتے تھے. [۷۳]

۱۵۵۔ مہمان کو رخصت کرنا

احیاء العلوم میں ہے: ایک سنت یہ ہے کہ گھر کے دروازہ تک مہمان کو رخصت کیا جائے. [۷۴]

۱۵۶۔ رزق میں خدا پر توکل

کافی میں ابن بکیر ناقل ہیں: اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہمیں موٹی تنوری روغنی روٹی اور حلوا کھلاتے تھے اس کے بعد روٹی اور روغن زیتون کھلاتے تھے.

امام علیہ السلام سے کہا گیا: اگر آپ اس میں کچھ کمی کر دیں تو زندگی میں اعتدال پیدا ہو جائے گا. فرمایا: ہم حکم خدا کے مطابق تدبیر کرتے ہیں جب ہمارے رزق میں وسعت ہوتی ہے تو ہماری زندگی میں گشادگی ہوتی ہے اور جب خدا، تنگی کرتا ہے تو ہم قناعت کرتے ہیں. [۷۵]

۱۵۷۔ آنحضرتؐ کا طریقہ یہ نہیں ہے

مجموعہ ورّامؒ میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جو تم سے محبت سے ملتا ہے اسے اس کے عیوب کا طعنہ نہ دو اور جس گناہ میں وہ

مبتلا ہے اس کا پرچار نہ کرو کیونکہ یہ طریقہ نہ تو نبی کا ہے اور نہ اولیائے الٰہی کا. [۷۶]

۱۵۸۔ معمولی تحفہ قبول کرنا

کتاب ''فقیہ'' میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: اگر مجھے کسی گوسفند کے پایہ کی دعوت دی جائے تب بھی میں قبول کرلوں گا اور اگر اسے تحفہ کے طور پر لائیں تو بھی قبول کرلوں گا. [۷۷]

کافی میں (صرف) دوسرا جملہ مروی ہے. [۷۸]

۱۵۹۔ آنحضرتؐ کا مشورہ

''محاسن'' میں مُعَمَّر بن خلاد سے مروی ہے: حضرت امام علی رِضا علیہ السلام کا سعد نامی ایک غلام دنیا سے گزر گیا امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے کسی صاحب علم اور امانت دار کا پتا بتاؤ تا کہ اسے سعد والی جگہ پر معین کردوں.

میں نے عرض کیا: میں آپ کو بتاؤں؟!

امام علیہ السلام نے غصہ کے عالم میں فرمایا: آنحضرتؐ اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے تھے پھر جس چیز کا ارادہ کرلیتے تھے اس پر بالکل پختہ طریقہ سے جم جاتے تھے. [۷۹]

۱۶۰۔ آنحضرتؐ کا مناظرہ

احتجاج میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے: میں نے اپنے پدر بزرگوار سے عرض کیا: جب یہود و مشرکین آنحضرتؐ سے دشمنی رکھتے تھے تو کیا آپ ان سے مناظرہ کرتے تھے؟ میرے بابا نے فرمایا: ہاں! اکثر مناظرہ فرمایا کرتے تھے. [۸۰]

یہ حدیث، تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں بھی مروی ہے. [۸۱]

۱۶۱۔لوگوں سے نزاع کی ممانعت
امالی صدوقؒ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: سب سے پہلی چیز جس سے میرے رب نے مجھے منع کیا وہ ''نزاع'' ہے. [۸۲]

۱۶۲۔کبھی ''نہیں'' نہ کہا
بحار میں دعوات راوندیؒ سے منقول ہے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب آنحضرتؐ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا اگر وہ کام آپ کی مرضی وارادہ کے مطابق ہوتا تو آپ فرماتے: نَعَم! (ہاں!) اور اگر خلاف ہوتا تو خاموش رہتے لیکن کبھی لا (نہیں) نہیں کہتے تھے. [۸۳]

۱۶۳۔حلقہ وار نشست
مکارم الاخلاق میں انس سے مروی ہے: جب ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں ہوتے تو حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے تھے. [۸۴]

۱۶۴۔اصحاب وملائکہ کی ہمراہی
اسی کتاب میں جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب آنحضرتؐ باہر نکلتے تو اصحاب آگے آگے اور فرشتے پیچھے پیچھے ہوتے تھے. [۸۵]

۱۶۵۔فوجیوں کے ساتھ مہربانی
مکارم الاخلاق میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آنحضرتؐ جنگوں میں سب سے پیچھے چلتے تھے فوجیوں کے لئے دعا فرماتے تھے اگر کسی کمزور کے لئے راستہ چلنا مشکل ہوتا تھا تو اسے اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور مہربانی کے ساتھ لشکر تک پہنچا دیتے تھے. [۸۶]

۱۶۶۔متاع دنیا کی طرف نہ دیکھنا

مجمع البیان میں ہے: آنحضرتؐ دنیا کی ایسی چیزوں کی طرف نہیں دیکھتے تھے جو غرور ودلبستگی کا باعث بنیں.[۸۷]

۱۶۷۔نماز،غم والم کو دور کرتی ہے

مجمع میں ہے: جب آنحضرتؐ کسی چیز سے محزون ہوتے تھے تو نماز کی پناہ لیتے تھے.[۸۸]

۱۶۸۔ظاہر میں بندوں کے، باطن میں خدا کے ساتھ

نیز اسی کتاب میں ہے: اگرچہ آنحضرتؐ اپنے نیک اخلاق کے ذریعہ لوگوں کے ساتھ معاشرت رکھتے تھے لیکن ان کا دل، جدا تھا آپ ظاہری طور پر مخلوق لیکن باطنی طور پر خالق کے ساتھ ہوتے تھے.[۸۹]

۱۶۹۔آنحضرتؐ کی خلوت

بحار میں مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے لئے خلوت وتنہائی کو پسند کرتے تھے.[۹۰]

۱۷۰۔ہر حال میں ذِکر

مجمع البیان میں حضرت ام سلمہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) سے مروی ہے: آنحضرتؐ اٹھتے، بیٹھتے اور آتے جاتے وقت یہ ذکر پڑھتے تھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ، جب ہم نے علت دریافت کی تو فرمایا: مجھے خدا کی طرف سے اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد آپ نے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کی تلاوت کی.[۹۱]

۱۷۱۔ سات (۷) خصلتیں
بحارالانوار میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: میرے رب نے مجھ سے سات (۷) چیزوں کی سفارش کی ہے: چھپا کر اور ظاہر میں ہر کام فقط خدا کے لئے کروں، جو مجھ پر ظلم کرے اسے بخش دوں، جو مجھے محروم کرے اسے عطا کروں، جو مجھ سے تعلقات ختم کرے اس کے ساتھ صلۂ رحم کروں، جب خاموش رہوں تو غور وفکر کروں اور جب دیکھوں تو عبرت حاصل کروں. [۹۲]

۱۷۲۔ غلاموں کے ساتھ تعاون
مناقب میں ہے: آنحضرتؐ اپنی نعلین اور لباس خود سلتے، دروازہ خود کھولتے، بکری کا دودھ دوہتے، اونٹنی کو باندھتے پھر دودھ دوہتے اور جب آپ کا خادم خستہ ہو جاتا تھا تو اس کے ساتھ چکی بھی چلاتے تھے.

۱۷۳۔ گھر والوں کے ساتھ تعاون
آنحضرتؐ نماز شب کے وضو کے لئے پانی خود ہی رکھتے تھے، پیدل چلنے میں کوئی آپ پر سبقت نہیں کرتا تھا، بیٹھتے وقت کسی چیز پر ٹیک نہیں دیتے تھے، گھر کے کاموں میں مدد فرماتے اور اپنے دست مبارک سے گوشت کی بوٹیاں بناتے تھے.

۱۷۴۔ آداب طعام
دسترخوان پر غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے، کھانے کے بعد انگلیاں چاٹتے تھے اور کبھی اتنا زیادہ کھانا نوش نہ فرماتے کہ ڈکار آنے لگے.
آنحضرتؐ ہر ایک غلام اور آزاد شخص کی دعوت قبول فرماتے تھے چاہے ذراع

(دست کے گوشت) کی دعوت دی جائے یا کراع (پایہ) کی، نیز تحفہ قبول فرماتے تھے چاہے ایک گھونٹ دودھ ہی کیوں نہ ہو، تحفہ دی ہوئی چیز کو نوش فرماتے تھے لیکن صدقہ نہیں کھاتے تھے۔

کسی کی طرف ٹکٹکی باندھ کر نہیں دیکھتے تھے، آپ کا غضب صرف خدا کے لئے تھا اپنے لئے کبھی غصہ نہ کیا، کبھی بھوک کی شدت میں شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے، ماحضر تناول فرماتے تھے اور موجود چیز کو نہیں ٹھکراتے تھے۔

۱۷۵۔ لباس پیغمبرؐ

آنحضرتؐ ایک ساتھ دو لباس نہیں پہنتے تھے کبھی دھاری دار بردیمانی پہنتے اور کبھی پشمینہ (اُون کی) عبا کو اوپر سے ڈال لیتے تھے اسی طرح روئی اور کتان کے لباس بھی پہنتے تھے، آپ کے اکثر لباس سفید تھے، پیراہن کو داہنی طرف سے پہنتے تھے، جمعہ کے لئے ایک مخصوص لباس تھا، جب نیا لباس پہنتے تو پرانا فقیر کو دے دیتے تھے، جب کسی جگہ بیٹھتے تو عبا دہری تہ کر کے لوگ بچھا دیتے تھے، داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے۔

۱۷۶۔ معاشرہ کے لئے پیغمبرؐ کی سیرت

آنحضرتؐ کو تربوز پسند تھا، بدبو پسند نہیں تھی، وضو کے وقت مسواک کرتے تھے، اپنی سواری پر اپنے غلام یا دوسرے کو پیچھے بیٹھا لیتے تھے، آپ سواری کے ہر قسم کے جانور مثلاً گھوڑے، گدھے اور خچر پر سوار ہوتے تھے، گدھے کی برہنہ پشت پر بغیر زین کے صرف لگام کے ساتھ سوار ہو جاتے تھے کبھی ایسا بھی ہوتا کہ بغیر عبا، عمامہ، عرقچین (ٹوپی) کے ننگے پاؤں پیدل نکل جاتے، جنازے کی مشایعت کرتے، دور دور

تک جا کر بیماروں کی عیادت کرتے، فقراء کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے، اپنے دست مبارک سے انھیں کھانا دیتے، جو شخص اخلاق میں صاحب فضل ہوتا اس کا احترام کرتے، عزت دار لوگوں سے الفت اور ان کے ساتھ نیکی کرتے، اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلۂ رحم کرتے تھے البتہ انھیں دوسروں پر ترجیح نہیں دیتے تھے، کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے، معذرت کرنے والوں کا عذر قبول فرماتے، جس وقت قرآن نازل نہیں ہوتا تھا اس وقت لوگوں کو نصیحت کرتے، حضرتؐ کی مسکراہٹ دوسرے لوگوں سے زیادہ تھی اگر کبھی ہنستے تو قہقہہ کے ساتھ نہیں ہنستے تھے.

۱۷۷۔ پاکیزہ کلام

آنحضرتؐ اپنی خوراک اور پوشاک، غلاموں اور کنیزوں سے بہتر اختیار نہ فرماتے، کبھی کسی کو برا بھلا نہ کہا، کبھی کسی عورت یا خادم پر لعنت نہ کی، جب آپ کے سامنے کسی کی ملامت کی جاتی تو آپ فرماتے: اسے چھوڑو تم سے کیا مطلب!

جب کوئی آزاد یا غلام یا کنیز کسی حاجت کے لئے آتے تو پوری کرتے تھے، آپ نے کبھی تندی و بداخلاقی نہ کی، بازار میں آواز بلند نہ کرتے، دوسروں کی برائی کا جواب برائی سے نہ دیتے بلکہ نظر انداز کر کے معاف کر دیتے تھے اور جس سے بھی ملتے تھے پہلے خود سلام کرتے تھے.

۱۷۸۔ کاموں میں تعاون

جب آنحضرتؐ کی خدمت میں کوئی کسی کام سے آتا تو آپ صبر کے ساتھ تعاون فرماتے تا کہ وہ کام عملی طور پر انجام پا جائے یا وہ شخص اپنا ارادہ ہی بدل دے، کبھی ایسا نہ ہوا کہ کسی نے مصافحہ کیا ہو اور آپ نے اس سے پہلے اپنا دست مبارک کھینچ

لیا ہو، جب مسلمان سے ملتے تو پہلے خود سلام کرتے تھے۔

۱۷۹۔ ضرورت مندوں کے ساتھ تعاون

آنحضرتؐ اٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کرتے تھے، اگر نماز میں مشغول ہوتے اور کوئی پہلو میں بیٹھ جاتا تو نماز کو مختصر کر کے ختم کر دیتے پھر اس کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے تھے:
''کیا کوئی ضرورت پیش آگئی ہے؟''

۱۸۰۔ نشست و برخاست کے آداب

آنحضرتؐ اکثر اوقات اس طرح بیٹھتے تھے: دونوں پنڈلیوں کو بلند کر لیتے اور دونوں دست مبارک کو آگے سے حلقہ بنا لیتے تھے (اکڑو بیٹھتے تھے) جب کسی مجمع میں جاتے تو سب سے پہلے جو خالی جگہ ہوتی وہیں بیٹھتے اور اکثر اوقات قبلہ رخ بیٹھا کرتے تھے، آپ کی خدمت میں جو کوئی بھی آتا اس کا احترام کرتے کبھی کبھی اپنا لباس بچھا کر اس پر بیٹھا دیتے یا اسے اپنے بستر پر بیٹھا لیتے تھے، خوشی اور غصہ میں صرف حق بات کہتے تھے۔

۱۸۱۔ پسندیدہ پھل

آنحضرتؐ کھیرے اور ککڑی کو کھجور اور نمک کے ساتھ کھاتے تھے، تمام پھلوں میں خربوزہ اور انگور سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے، اکثر آپ کی غذا، پانی اور کھجور ہوا کرتی تھی، دودھ کو کھجور کے ساتھ نوش فرماتے اور کہتے تھے: ''یہ دونوں پاکیزہ غذائیں ہیں''

آنحضرتؐ کے نزدیک گوشت سب سے اچھی غذا تھی، ثرید (آبگوشت: گوشت کے شوربے میں روٹی کے بھیگے ہوئے ٹکڑے) کو گوشت کے ساتھ کھاتے، حضورؐ کو کدو بھی

پسند تھا، جس حیوان کا شکار کیا جاتا اس کا گوشت کھاتے لیکن خود شکار نہیں کرتے تھے، کبھی روٹی پر گھی لگا کر کھا لیتے تھے، بکری کے گوشت میں ہاتھ اور شانہ کا حصہ پسند تھا، پکی ہوئی چیزوں میں کدو اور خورش میں سرکہ پسند تھا، کھجوروں میں عَجوہ (عمدہ و پختہ کھجور) پسند فرماتے تھے، سبزیوں میں کاسنی، ریحان کوہی اور کرم کلہ کو دوست رکھتے تھے. [۹۳]

۱۸۲۔ فقیرانہ زندگی

تفسیر شیخ ابوالفتوحؒ میں ہے: آنحضرتؐ اپنی دعا میں فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيناً وَاَمِتْنِىْ مِسْكِيناً، وَاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ: خدایا! مجھے مسکین کی طرح زندہ رکھ! مجھے فقیرانہ موت دے اور مجھے مسکینوں کے گروہ میں محشور فرما! [۹۴]

۱۸۳۔ زکوٰۃ لیتے وقت دعا

اسی کتاب میں ہے: جب آنحضرتؐ کی خدمت میں کوئی زکوٰۃ لے کر آتا تو اس کے لئے اس طرح دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ: خدایا! فلاں کی آل اور خاندان پر رحم فرما! [۹۵]

۱۸۴۔ فال نیک

مکارم الاخلاق میں ہے: آنحضرتؐ کو اچھی پیش گوئی پسند تھی آپ کو بدشگونی پسند نہیں تھی. [۹۶]

۱۸۵۔ حضورؐ کی بزم میں جھوٹ

کتاب جعفریات میں منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر آنحضرتؐ کے

پاس کوئی جھوٹ بولتا تو آپ مسکرا کر فرماتے: اِنَّـهُ لَیَقُوْلُ قَوْلًا: یہ لغو بات کہہ رہا ہے! [۹۷]

۱۸۶۔ تین (۳) بار تکرار

جب آنحضرتؐ گفتگو فرماتے یا آپ سے سوال کیا جاتا تو تین (۳) بار تکرار فرماتے تھے تاکہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے اور دوسرے بھی حضرتؐ کی طرف متوجہ ہو جائیں. [۹۸]

۱۸۷۔ آیت سلام کا نزول

تفسیر قمی میں ہے: جب آنحضرتؐ کے اصحاب آپ کی خدمت میں آتے تو اَنْـعِـمْ صَبَاحاً وَاَنْعِمْ مَسَاءً: صبح بخیر اور شب بخیر کہتے تھے یہ دور جاہلیت کا سلام تھا خدا نے یہ آیت نازل کی: وَ اِذَاجَآءُ وْکَ حَیَّوْکَ بِمَالَمْ یُحَیِّکَ بِهِ اللّٰهُ : جب لوگ تمھارے پاس آتے ہیں تو اس طرح سلام کہتے ہیں جو خدا نے نہیں کہا ہے. (مجادلہ: ۸/۵۸)

اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا: خدا نے اس کا نعم البدل ہمارے لئے قرار دیا ہے جو اہل جنت کا طریقہ ہے وہ اس طرح سلام کرتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ. [۹۹]

باب شمائل میں معانی الاخبار کے حوالہ سے یہ بات گزر چکی ہے کہ آنحضرتؐ جس سے ملاقات کرتے پہلے خود سلام کرتے تھے. [۱۰۰]

۱۸۸۔ سلام کا جواب بہتر و بیشتر ہو

تفسیر ابو الفتوحؒ میں ہے: جب کوئی مسلمان آنحضرتؐ سے اس طرح سلام کرتا

تھا: سَلامٌ عَلَیْکَ تو آپ اس طرح جواب دیتے تھے: وَعَلَیْکَ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰه.

جب کوئی اس طرح سلام کرتا: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰه تو آپ اس طرح جواب دیتے تھے: وَعَلَیْکَ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اس طرح سے آپ جواب میں کچھ اضافہ کردیتے تھے۔ [۱۰۱]

۱۸۹۔ لڑکی کی ولادت پر خوشی

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے: جب آنحضرتؐ کو کسی لڑکی کے پیدا ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو فرماتے تھے: رَیْحَانَةٌ وَرِزْقُهَا عَلَی اللّٰهِ: یہ ریحانہ (خوشبودار پھول) ہے اس کا رزق، خداوند عالم دے گا۔ [۱۰۲]

۱۹۰۔ فقراء کے لئے زکوٰۃ وصدقہ

درر اللئالی میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مالداروں سے زکوٰۃ اور صدقہ لے کر فقیروں کو دوں۔ [۱۰۳]

۱۹۱۔ تقسیم زکوٰۃ

کافی میں مروی ہے: آنحضرتؐ دیہات کی زکوٰۃ کو دیہاتیوں اور شہروں کی زکوٰۃ کو شہریوں میں تقسیم فرماتے تھے۔ [۱۰۴]

اس روایت کو اسی طرح بعینہ احمدؒ بن علیؒ نے احتجاج میں نقل کیا ہے۔ [۱۰۵]

۱۹۲۔ میری تربیت، خدا نے کی ہے

مکارم الاخلاق میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: میری تربیت خدا نے کی ہے اور

حضرت علی علیہ السلام کی تربیت میں نے کی ہے خدا نے مجھے بخشش اور نیکی کا حکم دیا ہے، اس نے کنجوسی اور ظلم سے منع کیا ہے. [۱۰۶]

۱۹۳۔ ہر چیز کی بخشش

تفسیر ابوالفتوحؒ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: جو ہم سے سوال کرتا ہے اگر ہمارے پاس کوئی چیز موجود ہوتی ہے تو ہم دریغ نہیں کرتے یعنی دے دیتے ہیں. [۱۰۷]

اسی مضمون کی روایت، فقہ الرضا علیہ السلام میں بھی منقول ہے. [۱۰۸]

۱۹۴۔ فراموشی کے وقت، دعا

جعفریات میں منقول ہے: جب آنحضرتؐ کوئی چیز فراموش کرتے تھے تو پیشانی کو ہتھیلی پر رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، یَامُذَکِّرَ الشَّیْءِ وَفَاعِلَہٗ ذَکِّرْنِیْ مَانَسِیْتُ: خدایا! ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں اے ہر چیز کو یاد دلانے اور انجام دینے والے! جس چیز کو میں بھول گیا ہوں مجھے یاد دلا دے! [۱۰۹]

توضیح: اکثر شیعہ علماء منجملہ شیخ بہائیؒ کے نزدیک معصوم نبی، نسیان (فراموشی) کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا ہے۔ مترجم اردو.

۱۹۵۔ چھ (۶) ناپسندیدہ خصلتیں

امالی صدوقؒ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: خدا نے میرے لئے چھ (۶) خصلتوں کو پسند نہیں کیا ہے میں بھی انھیں اپنے اوصیاء اور تابعین کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں: ۱۔ نماز میں کھیل ۲۔ روزہ میں بری باتیں بکنا ۳۔ صدقہ دے کر احسان جتانا ۴۔ حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہونا ۵۔ لوگوں کے گھروں کے بارے

میں اطلاع حاصل کرنا ۶۔ قبرستان میں ہنسنا. [۱۱۰]

۱۹۶۔ انبیاء (علیہم السلام) کی چار خصلتیں

تحف العقول میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: انبیاء (علیہم السلام) کے اندر چار (۴) خصلتیں موجود ہوتی ہیں: نیکی، بخشش، مصیبتوں میں صبر اور حقوق مومنین کے متعلق قیام کرنا. [۱۱۱]

۱۹۷۔ انگوٹھی کے نگینہ کی طرف دیکھنا

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ اپنی انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کی طرف کئے رہتے تھے اور اکثر اوقات اسے دیکھتے رہتے تھے. [۱۱۲]

۱۹۸۔ رات میں فصل کاٹنے کی ممانعت

تفسیر عیاشیؒ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: آنحضرتؐ رات کے وقت کھجور توڑنے اور کھیتی کاٹنے سے روکتے تھے. (تاکہ فقیر محروم نہ رہ جائیں) [۱۱۳]

۱۹۹۔ باغ کے پھل کی خیرات

محاسن میں مروی ہے: جب پھل پک جاتے تھے تو آنحضرتؐ حکم دیتے تھے کہ دیواروں میں سوراخ کردیئے جائیں. (تاکہ دوسرے لوگ بھی باغ کے اندر آکر پھل کھا سکیں) [۱۱۴]

۲۰۰۔ فقیروں کو کھجوریں دینا

قُرب الاسناد میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کی خدمت میں کچھ

نادار لوگ آئے تو انصار اور اہل مدینہ نے کہا: بہتر ہے کہ ہم ہر نخلستان سے انھیں ایک ایک خوشہ دے دیں. اس کے بعد انھوں نے اس پر عمل کیا اور آج تک یہ سنت بن گئی. [۱۱۵]

۲۰۱۔ سب سے بڑا سخی

عوارف المعارف میں منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: میں نے زمین کے تمام لوگوں کو اچھی طرح پرکھ لیا اور مال دنیا کے سلسلہ میں آنحضرتؐ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں پایا. [۱۱۶]

۲۰۲۔ ضرورت مندوں سے گفتگو

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: جب کوئی ضرورت مند حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آتا تھا تو فرماتے تھے: لا عِلَّةَ! لا عِلَّةَ! کوئی عیب نہیں، کوئی بات نہیں! [۱۱۷]

۲۰۳۔ بخشش کا وعدہ

عوارف المعارف میں جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: کبھی ایسا نہ ہوا کہ آنحضرتؐ سے کچھ مانگا گیا ہو اور انھوں نے کہہ دیا ہو: نہیں!

ابن عتیبہ کا بیان ہے: اگر آنحضرتؐ کے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہوتی تھی تو بعد میں دینے کا وعدہ فرما لیتے تھے. [۱۱۸]

۲۰۴۔ لشکر بھیجنا

اسی کتاب میں مروی ہے: جب آنحضرتؐ کسی طرف فوج بھیجتے تو دن کے ابتدائی

حصہ میں (دوپہر سے پہلے) بھیجتے تھے. [۱۱۹]

۲۰۵۔ لشکر بھیجتے وقت دعا کرنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ فوج بھیجتے تو اس کے لئے دعا فرماتے تھے. [۱۲۰]

۲۰۶۔ جنگ سے متعلق اطلاع

قرب الاسناد میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ لشکر بھیجتے تھے تو سپہ سالار معین کرنے کے بعد اپنے معتمد کو بھی ساتھ لگا دیتے تھے تا کہ جنگ کے متعلق تمام خبروں کی اطلاع پاتے رہیں. [۱۲۱]

۲۰۷۔ فوج کو ہدایت

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کسی لشکر کو بھیجتے تھے تو سپہ سالار کو خصوصی طور پر اور پورے لشکر کو عمومی طور پر تقویٰ کی تاکید فرماتے تھے اس کے بعد کہتے تھے: "خدا کا نام لے کر اس کی راہ میں کافروں سے لڑنا، خیانت نہ کرنا، مقتولین کی ناکیں نہ کاٹنا، بچوں اور ان لوگوں کو جو پہاڑ پر عبادت میں مشغول ہیں قتل نہ کرنا، کھجور کے درختوں میں آگ نہ لگانا، انھیں پانی میں نہ ڈبونا، پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا، کھیتوں میں آگ نہ لگانا کیونکہ تمھیں نہیں معلوم ممکن ہے کہ تمھیں کو ان کی ضرورت پڑ جائے، حلال گوشت جانوروں کے ہاتھ پیر نہ کاٹنا ہاں! اپنے کھانے بھر یہ کام کرنا، جب مسلمانوں کے کسی دشمن سے ملاقات کرنا تو اسے ان تین (۳) چیزوں میں سے ایک کی دعوت دینا: مسلمان ہو جاؤ، جزیہ دو، جنگ بند

کرو، اگر وہ ان میں سے کسی ایک کو قبول کرلے تو تم بھی اس کی بات مان جاؤ اور جنگ روک دو۔" [۱۲۲]

اس مضمون کی روایت، تہذیب، محاسن اور دعائم الاسلام میں بھی ہے۔ [۱۲۳]

۲۰۸۔ دشمن سے سامنا کرتے وقت کی دعا

جعفریات میں منقول ہے: جب آنحضرتؐ دشمن کا مقابلہ کرتے تھے تو پیادہ اور سوار نیز اونٹوں پر سوار تمام لوگوں کو جنگ کے لئے تیار کرتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے: "خدایا! تو میرا مددگار ہے اور میری پناہ گاہ ہے، مجھ سے خطرات کو دور کر! خدایا! میں تیری ہی مدد سے حملہ اور جنگ کررہا ہوں۔" [۱۲۴]

دعائم میں پہلا مضمون مروی ہے۔ [۱۲۵]

۲۰۹۔ میدان جنگ کی دعا

مجمع البیان میں مروی ہے: جب آنحضرتؐ میدان جنگ میں حاضر ہوتے تو فرماتے تھے: "رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ: خدایا! حق کے ساتھ حکم وفیصلہ کر!" [۱۲۶]

۲۱۰۔ آنحضرتؐ کی شجاعت

نہج البلاغہ میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے معاویہ کو ایک خط میں لکھا: جب جنگ کے شعلے بھڑکنے لگتے تو سب لوگ خوف سے خاموش ہو جاتے لیکن آنحضرتؐ اپنے اہل بیت (علیہم السلام) کو آگے بھیجتے اور اپنے رشتے داروں کے ذریعہ تلواروں اور نیزوں کی گرمی سے اصحاب کی حفاظت کرتے تھے۔ [۱۲۷]

۲۱۱۔ آنحضرتؐ کی بیعت کا انداز

مناقب میں مروی ہے: جس وقت مامون عباسی نے حضرت امام علی رضاؑ کی ولایت کے لئے بیعت لینا چاہی تو امامؑ نے فرمایا: آنحضرتؐ لوگوں سے اس طرح بیعت لیتے تھے، اس کے بعد امامؑ نے لوگوں سے بیعت لی اس وقت آپ کا دست مبارک لوگوں کے ہاتھوں کے اوپر تھا۔ [۱۲۸]

۲۱۲۔ عورتوں سے بیعت

جعفریات میں منقول ہے: آنحضرتؐ بیعت لیتے وقت عورتوں کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے بلکہ کسی ظرف میں پانی منگاتے اپنا دست مبارک اس میں ڈالتے پھر عورتوں کو حکم دیتے کہ پانی میں اپنا ہاتھ ڈال دیں اس کے بعد فرماتے تھے: ''میں نے تم سے بیعت لے لی۔'' [۱۲۹]

اس مضمون کی روایت تحف العقول میں بھی ہے۔ [۱۳۰]

۲۱۳۔ محرم لوگوں سے گفتگو

دعائم میں منقول ہے: بیعت لیتے وقت آنحضرتؐ کی ایک شرط یہ تھی کہ آپ عورتوں سے فرماتے تھے: ''نامحرم آدمیوں سے گفتگو نہ کرو!'' [۱۳۱]

۲۱۴۔ بیکار مومن کی ملامت

جامع الاخبار میں ابن عباسؓ سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ کسی کی طرف دیکھتے اور انھیں وہ بھلا معلوم ہوتا تھا تو پوچھتے تھے: ''کیا کوئی کام کرتا ہے؟''
اگر لوگ بتاتے کہ بیکار ہے تو حضرتؐ فرماتے: ''وہ میری نظروں سے گر گیا!''

لوگ پوچھتے: کیوں آپ کی نظروں سے گر گیا؟ فرماتے: ''اگر مرد مومن بیکار رہے گا تو وہ اپنے دین کو اپنی زندگی کا سرمایہ قرار دے گا.'' (وہ اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دے گا). [۱۳۲]

۲۱۵۔ قرض، سنت ہے

دعائم الاسلام میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: قرض دینا، کوئی چیز وقتی طور پر دینا اور مہمان نوازی کرنا یہ سب چیزیں سنت ہیں. [۱۳۳]

۲۱۶۔ قرض کی نیک ادائیگی

مجمع البحرین میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ خراب درہم بطور قرض لیتے تھے لیکن ادائیگی کے وقت صحیح وسالم دیتے تھے. [۱۳۴]

۲۱۷۔ چار محبوب افراد

تفسیر عیاشیؒ میں آنحضرتؐ سے منقول ہے: خداوند عالم نے مجھے وحی کے ذریعہ حکم دیا ہے کہ میں ان چار (۴) افراد کو دوست رکھوں: حضرت علی علیہ السلام جناب ابوذر رضی اللہ عنہ جناب سلمان رضی اللہ عنہ اور جناب مقداد رضی اللہ عنہ. [۱۳۵]

اس مضمون کی روایت کو طبریؒ نے بھی کتاب الامامہ میں نقل کیا ہے. [۱۳۶]

۲۱۸۔ حضرت علیؑ کو دوست رکھو!

کتاب جعفر بن محمد میں آنحضرتؐ سے منقول ہے: جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر کہا: ''خدا تمھیں حکم دیتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھو اور دوسروں کو بھی ان سے دوستی و محبت کا حکم دو!'' [۱۳۷]

۲۱۹۔سات (۷) خصلتوں کا حکم

اسی کتاب میں آنحضرتؐ سے منقول ہے: خدا نے مجھے ان سات (۷) خصلتوں کا حکم دیا ہے:

۱۔فقیروں کو دوست رکھنا اور ان سے قریب رہنا.

۲۔لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ زیادہ کہنا.

۳۔اپنے رشتے داروں سے تعلقات برقرار رکھنا چاہے وہ مجھ سے رابطہ ختم کر چکے ہوں.

۴۔دنیاوی اعتبار سے اپنے سے نیچے لوگوں کی طرف دیکھنا اپنے سے اوپر والوں کی طرف نہ دیکھنا.

۵۔خدا کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی سرزنش کی پرواہ نہ کرنا.

۶۔حق کہنا اگرچہ کڑوا ہو.

۷۔کسی سے ایک چیز کا بھی سوال نہ کرنا. [۱۳۸]

۲۲۰۔فریب کا قصد تک نہ کرو!

عوارف المعارف میں آنحضرتؐ سے منقول ہے: ''جب تک تم میں توانائی اور طاقت ہو کوشش کرو کہ کسی کو رات یا دن میں دھوکہ دینے کا قصد بھی نہ کرنا کیونکہ یہ میری سنت ہے جو میری سنت کو زندہ کرے گا گویا اس نے مجھ کو زندہ کیا اور جو مجھے زندہ کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا.'' [۱۳۹]

باب ۳

آداب نظافت وزینت

صفائی، احکام زینت اور اس کے طور طریقے میں آنحضرتؐ کی سنت

۲۲۱۔ سر مبارک اور محاسن شریف کے بالوں کو سدر (بیری) سے دھونا

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرتؐ اپنے سر مبارک اور محاسن شریف کے بالوں کو سدر (بیری) سے دھوتے تھے۔ [۱]

۲۲۲۔ پانی، عطر کے برابر ہے

جعفریات میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے: آنحضرتؐ اپنے سر مبارک کے بالوں میں کنگھی کرتے اور اکثر اوقات پانی سے صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے: "پانی ہی مومن کے بالوں کو خوشبودار بنانے کے لئے کافی ہے۔" [۲]

۲۲۳۔ کنگھی کے فوائد

خصال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے : خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ: ہر نماز کے وقت زینت کرو. (اعراف:۷/۳۱) اس سے مراد کنگھی کرنا ہے، کنگھی کرنے سے روزی بڑھتی ہے، بالوں میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے، حاجات پوری ہوتی ہیں، قوت مردانگی بڑھتی ہے اور یہ بلغم کو بھی دور کرتی ہے. آنحضرتؐ محاسن شریف میں نیچے سے چالیس (۴۰) مرتبہ، اوپر سے سات (۷) مرتبہ کنگھی کرتے اور فرماتے تھے: "کنگھی کرنے سے عقل بڑھتی ہے اور بلغم ختم ہوتا ہے." [۳]

۲۲۴۔ مونچھوں کی اصلاح

کافی میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: مونچھوں کو اتنا باریک (چھوٹا) کرنا کہ ہونٹ ظاہر ہو جائے یہ سنت ہے. [۴]

۲۲۵۔ ہم داڑھی رکھتے ہیں

کتاب فقیہ میں آنحضرتؐ سے مروی ہے: مجوسیوں نے اپنی داڑھیوں کو تراش دیا وہ مونچھیں رکھنے لگے لیکن ہم مونچھیں بناتے (اور انھیں) کاٹتے ہیں اور داڑھی رکھتے ہیں. [۵]

۲۲۶۔ ناخن اور بالوں کو دفن کرنا

اسی کتاب میں مروی ہے: بالوں، ناخن اور خون کو دفن کرنا سنت ہے. [۶]

۲۲۷۔ناخن تراشنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ناخن تراشنا سنت ہے. [۷]

۲۲۸۔سر کا خضاب

فقیہ میں محمدؒ بن مسلمؒ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خضاب کے بارے میں پوچھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ خضاب لگاتے تھے اور ان کا موئے مبارک خضاب شدہ ہمارے پاس موجود ہے. [۸]

۲۲۹۔خضاب کا رنگ

اسی کتاب میں ہے: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ''کتم'' نام کے ایک خاص رنگ سے خضاب کرتے تھے اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام مہندی اور رنگ سے خضاب کرتے تھے. [۹]

۲۳۰۔نورہ لگانا

مکارم الاخلاق میں ہے: آنحضرتؐ نورہ استعمال کرتے تھے لنگی کی حد تک کوئی دوسرا آپ کے جسم مبارک پر نورہ لگاتا تھا اور لنگی سے چھپے ہوئے حصہ میں آپ خود ہی نورہ لگاتے تھے. [۱۰]

۲۳۱۔بدن پر نورہ لگانا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ ہر جمعہ کو زیر ناف اور الیین کے نیچے کے غیر ضروری بالوں کو صاف کرتے تھے. [۱۱]

۲۳۲۔ نورہ کی سنت

روضۃ الواعظین میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ہر پندرہ (۱۵) دن پر نورہ لگانا سنت ہے، اگر بیس (۲۰) دن گزر جائیں اور کسی کے پاس پیسے نہ ہوں تو وہ قرض لے، خدا قرض کو ادا فرمائے گا اگر چالیس (۴۰) دن گزر جائیں اور اپنے بالوں کو صاف نہ کرے تو نہ وہ مومن ہے اور نہ کافر اس کے لئے کرامت و عزت نیز کوئی حصہ نہ ہوگا۔ [۱۲]

۲۳۳۔ سنت پاکیزگی

فقیہ میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے: بغل کے بالوں کو صاف کرنے سے بدبو دور ہوتی ہے یہ صفائی کی ایسی سنت ہے جس کا حکم آنحضرتؐ نے دیا ہے۔ [۱۳]

۲۳۴۔ سوتے وقت سرمہ لگانا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جب آنحضرتؐ سونے لگتے تھے تو ''اثمد'' نامی پتھر کا سرمہ لگاتے تھے اور اس کا عدد طاق رکھتے تھے۔ [۱۴]

۲۳۵۔ تعداد سرمہ

اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ سونے سے پہلے داہنی آنکھ میں چار (۴) اور بائیں میں تین (۳) سلائی سرمہ لگاتے تھے۔ [۱۵]

۲۳۶۔ ہر رات سرمہ لگانا

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرتؐ داہنی آنکھ میں تین (۳) اور بائیں آنکھ میں دو (۲) سلائی سرمہ لگاتے تھے، حضورؐ اپنی سرمہ دانی سے ہر رات سرمہ لگاتے اور آپ

کا سرمہ ''اثمد'' پتھر کا سرمہ ہوتا تھا۔ [۱۶]

۲۳۷۔ ہر رات تین سلائی سرمہ

طب الائمہ (علیہم السلام) میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: آنحضرتؐ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی ہر رات سوتے وقت تین تین سلائی لگاتے تھے۔ [۱۷]

سرمہ کے متعلق مختلف روایات کو نقل کرنے کے بعد علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: آنحضرتؐ کے سرمہ لگانے کے متعلق جو روایات میں مختلف تعداد ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ مختلف اوقات میں مختلف طریقوں پر عمل کرتے تھے لہٰذا سوتے وقت خود سرمہ لگانا سنت ہے اس کی تعداد کوئی اہم چیز نہیں ہے۔ [۱۸]

۲۳۸۔ انبیاء کی چار (۴) خصلتیں

فقیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: چار (۴) چیزیں انبیاء (علیہم السلام) کے اخلاق سے ہیں: عطر لگانا، سر کے بال تراشنا، نورہ کے ذریعہ بالوں کو صاف کرنا اور عورتوں سے زیادہ نزدیکی کرنا۔ [۱۹]

علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا: اس سلسلہ میں بہت زیادہ روایات موجود ہیں بعض گزر چکیں اور بعض آئندہ آئیں گی۔

۲۳۹۔ وضو کے بعد عطر لگانا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کے پاس ایک عطر دان تھا ہر وضو کے بعد فوراً عطر لگاتے تھے جب آپ بیت الشرف سے باہر نکلتے تو

لوگ خوشبو سے سمجھ جاتے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں. [۲۰]

۲۴۰۔عطر کی صفت

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرتؐ کو عطر پیش کیا جاتا تو لگا کر فرماتے تھے: ''خوشبو اچھی ہے اس کا ساتھ رکھنا بھی آسان ہے.'' اگر آپ کو استعمال کرنے میں کوئی عذر ہوتا تو صرف انگلی کا سرا اس پر رکھ دیتے تھے. [۲۱]

۲۴۱۔بخور کی کیفیت

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ عود قماری کو جلا کر خوشبو کا بندوبست کرتے تھے. [۲۲]

توضیح: قُمار: ہندوستان میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں ''اگر'' بہت عمدہ پیدا ہوتا ہے اور اسی شہر کی طرف منسوب کر کے ''عود قماری'' کہتے ہیں. (لغات کشوری: ص ۵٦۸؛ فرہنگ عمید: ۱۵۸۸/۲)

۲۴۲۔سب سے زیادہ پسندیدہ عطر

ذخیرۃ المعاد میں مروی ہے: آنحضرتؐ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عطر ''مشک'' تھا. [۲۳]

۲۴۳۔عطر کا خرچ

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ کھانے سے زیادہ عطر پر پیسے خرچ کرتے تھے. [۲۴]

۲۴۴۔مونچھوں پر عطر لگانا

اسی کتاب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: مونچھوں پر عطر لگانا نبیوں اور کرام

الکاتبین فرشتوں کا اخلاق ہے. [۲۵]

۲۴۵۔ ہر جمعہ کو عطر لگانا

نیز کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ہر مکلّف پر فرض ہے کہ ہر جمعہ کو اپنی مونچھیں اور ناخن کاٹے، عطر لگائے اس کے بعد فرمایا: جب کسی جمعہ کو آنحضرتؐ کے پاس عطر موجود نہیں ہوتا تھا تو اپنی کسی زوجہ کا دوپٹہ لے کر اسے پانی میں بھگو کر اپنے چہرہ پر رکھ لیتے تھے اس طرح اپنے کو معطر کر لیتے تھے. [۲۶]

۲۴۶۔ ہر جمعہ کو عطر لگانا ضروری ہے

فقیہ میں مروی ہے: جب کسی جمعہ کو آنحضرتؐ کو عطر نہیں ملتا تھا تو جو کپڑا زعفران سے رنگا ہوا ہوتا تھا اس پر پانی چھڑک کر اپنے ہاتھوں اور چہرہ مبارک پر مل لیتے تھے.

۲۴۷۔ خواتین کو عطر پیش کرنا

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: عید فطر کے موقع پر جب لوگ آنحضرتؐ کے لئے عطر لاتے تھے تو پہلے آپ اپنی بیویوں کو دیتے تھے.

۲۴۸۔ عطر اور حلوا کو واپس نہ کرنا

اسی کتاب میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے: آنحضرتؐ عطر اور حلوا واپس نہیں کرتے تھے.

۲۴۹۔ عطر کی محبوبیت

احیاء العلوم میں مروی ہے: آنحضرتؐ عطر کو دوست رکھتے تھے اور بدبو سے نفرت کرتے تھے.

اس کے بعد علامہ طباطبائیؒ نے فرمایا:
احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ آنحضرتؐ مختلف قسم کے عطر استعمال کرتے تھے.

۲۵۰۔غم واندوہ کو دور کرنے والا

مکارم الاخلاق میں مروی ہے: آنحضرتؐ کو اپنے بدن مبارک پر تیل کی مالش پسند تھی اس سلسلہ میں سستی کو ناپسند کرتے اور فرماتے تھے: بدن پر تیل کی مالش کرنے سے رنج وغم دور ہوتا ہے.

۲۵۱۔سر پر تیل لگانا

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ کئی قسم کے تیل استعمال فرماتے تھے اور تیل لگاتے وقت داڑھی سے پہلے سر پر تیل لگاتے اور فرماتے تھے: سر کا نمبر داڑھی سے پہلے ہے.

۲۵۲۔بہترین تیل

نیز مکارم الاخلاق میں ہے: آنحضرتؐ اکثر اوقات روغن بنفشہ لگاتے اور فرماتے تھے: "یہ سب سے اچھا تیل ہے."

۲۵۳۔تیل لگانے کی ترتیب وطریقہ

اسی کتاب میں ہے: آنحضرتؐ پہلے اپنی بھوؤں پر پھر مونچھوں پر اس کے بعد ناک کے اندر لیجا کر سونگھتے تھے پھر آخر میں سر مبارک پر تیل لگاتے تھے.

۲۵۴۔سر درد کے لئے شفا

اسی مکارم میں ہے: آنحضرتؐ سر درد سے شفا کے لئے اپنی بھوؤں پر تیل لگاتے تھے اور مونچھوں پر وہ تیل لگاتے تھے جو داڑھی کے علاوہ ہوتا تھا. [بغیر حوالہ]

ضمیمہ، نظافت

۲۵۵۔ صفائی کی اہمیت

تحف العقول میں حضرت امام علی رِضا علیہ السلام سے مروی ہے: نظافت، انبیاء (علیہم السلام) کا اخلاق ہے۔ [۲۷]

۲۵۶۔ پاکیزہ کرنے والی چار (۴) خصلتیں

فقیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: چار (۴) چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں: عطر لگانا، مسواک کرنا، عورتوں سے ہمبستری کرنا اور مہندی سے خضاب لگانا۔ [۲۸]

۲۵۷۔ سر اور داڑھی پر عطر کا اثر

دعائم میں منقول ہے: آنحضرتؐ بہت زیادہ عطر استعمال فرماتے تھے اس کا اثر آپ کی داڑھی اور سر مبارک میں رہتا تھا۔ [۲۹]

قرب الاسناد میں تقریباً یہی مضمون مروی ہے۔ [۳۰]

۲۵۸۔ کنگھی کی پابندی

مکارم الاخلاق میں ہے: آنحضرتؐ "مِدرٰی" نامی مخصوص کنگھی سے سر مبارک کو آراستہ کرتے تھے اور اکثر اوقات محاسن شریف کو دن میں دو بار جھاڑتے تھے کنگھی کرنے کے بعد آپ اسے تکیہ کے نیچے رکھ دیتے تھے۔ [۳۱]